کلامِ اقبالؒ میں حیوانات کا تذکرہ

ڈاکٹر اکبر حسین قریشی

کلام اقبال میں مختلف حیوانات اور پرندوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ڈاکٹر اکبر حسین قریشی کی جودت طبع نے تحقیق و تدوین کرتے ہوئے ان تمام حیوانات اور پرندوں کے بارے مفصل معلومات اکٹھی کر دی ہیں جس سے اقبالیات کے شائقین کے لیے دلچسپی کا ایک نیا دبستان کھل گیا ہے

(ادارہ)

"شیر" Lion شیر کو اکثر جنگل کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ ہر قوم اور ہر زبان کے ادب میں اسے پیکر شجاعت و قوت مانا گیا ہے۔ یہ اپنی گرجدار دہاڑ کے لیے مشہور ہے۔ یہ ایک عظیم جانور ہے تین فٹ اونچا، دس فٹ لمبا اور پانچ سو پونڈ وزنی۔ اس کے سر اور کاندھوں پر بڑے بڑے ایال ہوتے ہیں۔ اس کی مادہ شیرنی کہلاتی ہے۔ شیر سے کسی قدر چھوٹے قد کی بغیر ایال کے۔ شیر زیادہ تر افریقہ اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ شیر کھلی فضا اور گھاس پھونس کے میدانوں میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ یہ شکاری ہے کہ دوسرے جانوروں کا شکار کرتا ہے۔ غذا کے لیے یہ اپنے شکار کے لیے ہرن اور زیبرا کو خاص طور پر نشانہ بناتا ہے۔ بلی کے خاندان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے شیر بھی عام طور پر رات میں شکار کرتا ہے۔ اس کے پیر گدگدے ہوتے ہیں اور خاموشی سے چلتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے میں چالیس میل فی گھنٹے کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ اس کے مضبوط پٹھے اسے تیز رفتاری میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اپنے شکار پر پنجے اور دانتوں سے حملہ کرتا ہے۔

برعکس دوسرے افراد خاندان کے یہ محبت کرنے والا جانور ہے۔ یہ چھوٹے گروہ میں رہتا ہے۔ یہ گروہ جاہ و جلال کا حامل ہوتا ہے۔ شیر کا جاہ و جلال اس وقت قابل دید ہوتا ہے۔ جب وہ کئی شیرنیوں، ایک یا زیادہ شیر اور کچھ نوخیزوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض اوقات شیر مل کر شکار کرتے ہیں اور شکار کو وہاں تک گھسیٹ کر لے جاتے ہیں جہاں شیرنی کمین گاہ میں منتظر ہوتی ہے۔ شیر جب شکار کرتا ہے تو یہ کئی روز تک اسے کھاتا ہے۔ جب وہ کل کھا لیتا ہے تو پھر شکار کرتا ہے۔ وہ صرف غذا کے لیے شکار کرتا ہے یا اپنے دفاع میں۔

شیرنی تین یا چار بچے دیتی ہے اور شیر ان کی پرورش میں شیرنی کی مدد کرتا ہے۔ وہ شیرنی کے لیے غذا فراہم کرتا ہے جبکہ وہ بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ بعد ازاں وہ تمام افراد خاندان کے لیے غذا کی بہم رسانی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ شیر تقریباً تمام چڑیا گھروں میں ہوتے ہیں اور اکثر سرکسوں میں۔ وہ اپنے خاندان کے دوسرے افراد کے مقابلے میں زیادہ دوستانہ رویہ

رکھتا ہے اور اس لیے اسے تربیت دینا نسبتاً آسان ہے۔ بہت لوگوں کو اس کے کرتب پسند نہیں آتے لیکن سرکس اس کے باوجود مقبول ہیں۔

عہد عتیق و عہد جدید دونوں میں شیر اور شیرنی کا ذکر کثرت سے آیا ہے۔ بعض نے اسے مقدس جانور سمجھا ہے اور پرستش کی ہے۔ جنوب عرب اور یمن میں اس کی پوجا کا رواج تھا۔[۱۲]

"روباہ" Fox

لومڑی ریڈ فاکس کتے کے خاندان کی سب سے معروف فرد ہے۔ یہ چالاک، عیار اور حالات کو سازگار بنانے میں مہارت رکھتی ہے اور ہر جگہ رہتی ہے۔ جہاں کہیں اور جب تک اس کی خوراک کی فراہمی میں خلل واقع نہ ہو۔ عام رنگ لومڑی کا سرخی مائل ہے لیکن ان میں کچھ کالے رنگ کی بھی ہیں۔ شمالی امریکہ میں یہ روپہلی رنگ کی بھی ہے۔ لیکن ان سب کی کھال سرخ رنگ ہی کی ہے۔

لومڑی بہت متنوع غذا کھاتی ہے۔ اس کی مرغوب غذا چوہے، خرگوش وغیرہ ہیں۔ لیکن مینڈک، انڈے، کیڑے مکوڑے، مچھلی اور چڑیوں کو بھی غذا بناتی ہے۔ جب کبھی موقع ملے تو یہ مرغ پر بھی وار کرتی ہے۔ اب یہ موقع بہت کم ہاتھ آتا ہے کہ مرغ عام طور پر ڈربوں میں ہوتے ہیں۔ بعض لومڑیاں میمنے پر حملہ کرتی ہیں اور کسان انہیں گھیر کر مار ڈالتے ہیں۔ لیکن کسی کو نہیں معلوم کہ لومڑیاں کتنے اور کیسے بکری کے بچوں کو واقعتہً شکار کرتی ہیں۔

لومڑی اپنی کھال کی وجہ سے بھی شکار کی جاتی ہے۔ لیکن زیادہ تر ایسی لومڑیاں مویشی خانوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ نر اور مادہ لومڑی کا ملاپ سال کے آغاز میں ہوتا ہے اور بچے اپریل یا مئی میں۔ اس کے بچے پیدائش کے وقت سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں بعد ازاں ہلکے نیلے اور پھر سرخ رنگ کے۔ مادہ لومڑی اپنے بچوں کے ساتھ رہتی ہے اور نر غذا فراہم کرتا ہے۔ آخر کار دونوں کھانے کی فراہمی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ لومڑی بچوں کی پرورش کے لیے کونے کھدرے میں رہتی ہے۔ اس کے علاوہ انکا سال کا زیادہ وقت کھلی فضا میں گزرتا ہے لیکن موسم سرما یا برف باری کے زمانے میں یہ پناہ گاہ تلاش کرتے ہیں۔

یہ کتے کے خاندان کے افراد سے مختلف ہوتی ہے کہ اس کی آنکھیں بلی جیسی ہوتی ہیں۔ اس کا وزن، جگہ، موسم اور غذا کی فراہمی پر موقوف ہے۔ وزن ۹ سے ۱۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ گو لومڑی شام کے دھندلکے یا رات کے اندھیرے میں شکار کرتی ہے یہ دن میں بلکہ عین دوپہر کے وقت بھی شکار میں مصروف ہوتی ہے لیکن اس کا تعاقب مشکل ہوتا ہے کہ اس کی تیز سماعت، خوبصورت آنکھیں اور حساس ناک اس کے فرار میں مدد دیتی ہے۔ جہاں کہیں غذا ہوگی یہ پہنچ جائے گی اور برطانیہ میں تو آج کل شہری لومڑیاں بڑی تعداد میں ہیں۔

لومڑی کی چالاکی اور عیاری کی بہت سی کہانیاں زبان زد ہیں کہ شکاری کتوں سے کس طرح بچتی بچاتی صاف نکل جاتی ہے، شکاری کتے کی خوشبو سونگھتے ہی رفو چکر ہو جاتی ہے۔ اگر موقع ملے تو یہ پانی میں گھس کر بھی جان بچا لیتی ہے، اگر شکاری

کتا اس کے پکڑنے کی انتہائی کوشش کرے یہ تمام کہانیاں درست ہیں۔ آخرکار زیادہ لومڑیاں ماری جاتی ہیں۔ جان بچانے کے مقابلے میں شکاری بڑے منظم انداز میں اس کا شکار کرتے ہیں گو یہ بڑی عیاری سے ان کو جل دیتی ہے۔

قطب شمالی کی لومڑی امریکہ کے دور دراز علاقے، یورپ اور ایشیا میں دیکھنے میں آتی ہے۔ اس نوع کی لومڑی دو رنگوں میں ملتی ہے۔ ایک ہلکے بھورے رنگ کی گرمی میں اور سفید رنگ کی سردی میں۔ دوسری بھورے نیلے رنگ کی پورے سال۔ دوسرے قسم کی لومڑی نیلی لومڑی کہلاتی ہے اور اس کا سمور بہت قیمتی ہوتا ہے۔

قطب شمالی کی ہزاروں لومڑیاں شمالی امریکہ میں ہر سال شکار کی جاتی ہیں اپنے سمور کے لیے۔ اٹھارہ ہزار سفید اور چار ہزار نیلے رنگ کی۔ یہ لومڑی دودھ پلانے والے چھوٹے جانوروں اور چڑیوں کا شکار موسم گرما میں کرتی ہے۔ یہ انڈے اور گوندنی کے پھل بھی کھاتی ہے۔ لیکن سردی میں یہ سب کچھ کھا لیتی ہے۔ بشمول رنگ ماہی کا بچا کھچا حصہ یا ریچھ کی کھائی ہوئی غذا کا فضلہ حتیٰ کہ ضائع شدہ مچھلیوں کے ٹکڑے پر بھی گذارا کر لیتی ہے۔ یہ سمندر کی سطح پر آئی ہوئی مچھلیوں کا برف باری کے موسم میں شکار کرتی ہے۔ موسم کے شدائد سے بچنے کے لیے برف میں ٹھکانہ بنا لیتی ہے۔ غار کی صورت میں یا گڑھا کی شکل میں۔ سرخ لومڑی بڑی شرمیلی ہوتی ہے۔ لیکن قطب شمالی کی لومڑی بالکل بے جھجک۔ یہ انسانوں کا تعاقب کرتی ہے اور ان پر کھو نکتی ہے اور جہاں کہیں بھی کھانے کا سامان ملا، اسے چرا لے جاتی ہے۔ بعض لومڑیاں درختوں پر چڑھ جاتی ہیں۔ ان میں یورپ کی سرخ لومڑی نسبتاً یہ مرحلہ آسانی سے طے کر لیتی ہے۔

شمالی امریکہ میں پائی جانے والی لومڑیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں بعض بہت چھوٹی جن کا وزن چار سے پانچ پونڈ ہوتا ہے ان میں کچھ مغربی میدانوں میں اور کچھ جنوب مغرب کے صحراؤں میں رہتی ہیں۔

خوبصورت ترین لومڑیوں میں سے ایک شمالی افریقہ کے بیابانوں میں رہتی ہے۔ یہ کتے کے خاندان کا سب سے چھوٹا جانور ہے جو سولہ انچ لمبی اور دو سے چار پونڈ وزنی ہوتی ہے۔

خامشی را شورش محشر کند
پائے کبک از خون باز احمر کند (ص ۸)

۱۸ ''کبک'' Partridge

پرندوں کا یہ خاندان خاصا بڑا ہے۔ یہ کبوتر، تیتر اور فاختہ وغیرہ پر مشتمل ہے۔ کبک اور چکور تقریباً ایک نوع کے پرندے ہیں۔ اس کے پیر سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کا شمار خوبصورت پرندوں میں ہوتا ہے۔ یہ نقل مکانی نہیں کرتا۔ دو یورپی جنس خاکستری تیتر اور سرخ پیروں والے تیتر (کبک) کو شمالی امریکا میں متعارف کرایا گیا کسی قدر کامیابی کے ساتھ۔ خاکستری تیتر ریاست ہائے متحدہ امریکا میں ہنگری یا ہی کہلاتا ہے اور ہر دلعزیز شکاری پرندے کے طور پر مقبول ہوا ہے بالخصوص مڈل ویسٹ میں۔ یہ اس خاندان کا بڑا پرندہ ہے۔ اس خاندان کے بعض پرندے اٹھارہ انچ تک لمبے اور ۲½ پونڈ وزنی

ہوتے ہیں۔ یہ عادات و اطوار اور شکل و صورت میں تیتر سے بہت ملتا جلتا ہے۔ یہ عام طور پر سادہ رنگ جھاڑیوں اور گھاس کے میدانوں میں قیام کرنا پسند کرتا ہے۔ ان کو جھنڈ کی صورت میں اڑانا آسان نہیں لیکن جب وہ پرواز کرتے ہیں تو تیز اور سیدھی اڑان کے ساتھ۔ اس کی ایک اعلیٰ قسم کبک دری ہے جو برصغیر میں بہت ہر دلعزیز ہے۔ یہ پرندہ خوبصورتی کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ ایشیائی شاعری میں اس کا ذکر جابجا ہے[۲]

"باز" Hawk

باز میں کم و بیش وہی صفات ہیں جو شاہین کے لیے مختص ہیں۔ اس کا خاندان ایک مختلف الخصائل گروپ سے تعلق رکھتا ہے یہ پرندہ نہایت چھوٹا یعنی ۱/۲ ۹ انچ سے لے کر ۲۷ انچ تک کا ہوتا ہے۔ اور دنیا کے بلند ترین مقامات پر سکونت پذیر ہے۔ یہ نہایت تیز پرواز پرندہ ہے۔ اس کے لمبے اور نکیلے پر صاف پیر اور قد و قامت کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ یہ دنیا کے مختلف خطوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ میکسیکو میں "قومی پرندہ" کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعض خصائص اپنی قبیل کے دوسرے پرندوں سے مختلف ہیں۔ یہ ایک وقت میں دو انڈے دیتا ہے جو چار سے پانچ ہفتے میں بار آور ہوتے ہیں۔ اس کا بچہ دس ہفتے تک گھونسلے میں رہتا ہے قبل اس کے کہ وہ پرواز کرے۔ اس کے لمبے اور مضبوط پر اس کی تیز پروازی میں اس کے معاون ہوتے ہیں۔ اس کی محبوب غذا، مرغ، چھوٹی چڑیاں، رینگنے والے چھوٹے جانور اور کیڑے مکوڑوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ درختوں میں اپنا آشیانہ بناتا ہے[۳]

حسن شیریں عذر درد کو کن!
نافۂ عذر صد آہوئے ختن (ص ۱۳۰)

"آہو" Antelope, Deer

یہ کھر والا جانور ہے، عام طور پر خوبصورت اور دل کو لبھانے والا۔ دنیا میں اس کی تقریباً ایک سو اقسام پائی جاتی ہیں۔ کچھ ان میں بہت چھوٹے اور کچھ انسان جیسے قد آور جثے میں ان کی سب سے بڑی قسم ایلانڈ کہلاتی ہے جو جنوبی افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کا قد کوئی چھ فٹ کا ہوتا ہے۔ اور وزن اس کا نصف ٹن۔ اور سب سے چھوٹی قسم اس کی رائل ہرن کہلاتی ہے جو مغربی افریقہ میں ہوتی ہے اور جس کا قد ایک فٹ سے بھی کم ہوتا ہے۔ ہرن کی باقی اقسام چھ اور ایک فٹ کے درمیان ہوتی ہیں۔ ان کی بڑی تعداد اپنے وطن اصلی یعنی گھنے جنگل، دلدلی علاقے، میدان یا پہاڑ یا تپتے ہوئے صحراؤں میں ملتی ہے۔ ان میں سے کچھ ہرن بڑے ریوڑ میں جبکہ بعض چھوٹے گروہوں میں بلکہ تنہا رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہرن کی تمام اقسام قدیم دنیا (یورپ، ایشیا و افریقہ) میں پائی جاتی ہیں۔

مویشیوں کی طرح تمام ہرن نباتات خور ہیں۔ یہ اپنی غذا جلد جلد نگل لیتے ہیں، پھر چباتے ہیں بعد ازاں جنگل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ نگلی ہوئی غذا کو دوبارہ منہ میں لا کر چبانا اور ہضم کرنا گویا ان کا معمول ہے۔ اس طریقہ کار کو جگالی کہا جاتا ہے۔ جو جانور

غذا کو چباتے ہیں انہیں جگالی کرنے والا جانور کہا جاتا ہے۔

تمام ہرنوں کے سینگ ہوتے ہیں جو کھوکھلے اور سخت ہوتے ہیں اور ان کی کھوپڑی پر اُگتے ہیں۔ ہرن کے سینگ اس کی عمر کا ساتھ دیتے ہیں۔ یہ بارہ سنگھے کے سینگ کی طرح نہیں ہوتے جو ہر سال نئے اُگتے ہیں۔ ہرن کی بعض اقسام ایسی بھی ہیں جن میں نر اور مادہ دونوں کے سینگ ہوتے ہیں۔ دوسری اقسام میں صرف نر کے سینگ ہوتے ہیں۔ یہ مختلف انداز کے ہوتے ہیں، کچھ سیدھے اور کچھ بل کھائے ہوئے۔ غزال چھوٹے خوبصورت ہرن ہیں جو جنگلوں میں پائے جاتے ہیں ان کے سینگ چھلے دار ہوتے ہیں۔ یہ شمالی اور مشرقی افریقہ میں پائے جاتے ہیں اور مغربی ہند اور وسطی ایشیا میں بھی۔

اس کی آریکس قسم صحرا میں پائی جاتی ہے جس کے سینگ بھالے کی طرح ہوتے ہیں۔ عربی آریکس کمیاب ہے بلکہ اس کے وجود ہی کو خطرہ لاحق ہے۔ کچھ آریکس شمالی امریکا میں پہنچائے گئے جہاں وہ "پرورش" کیے جاتے ہیں اور موجود ہیں۔ ان کی محفوظیت کے لیے ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ سے مدد کی جاتی ہے۔

اس کی ایک خوبصورت قسم افریقہ کے جنگلات میں ہے جو نہایت کمیاب ہے۔ افریقہ کے میدانوں میں بہت سی اقسام کے ہرن دیکھنے میں آتے ہیں۔ ایک زمانے میں ختن کا ہرن اپنی خوبصورتی کے لیے مشہور تھا۔

ہرن دنیا کے بیشتر ممالک میں پایا جاتا ہے۔ یہ جنگل، صحرا، دلدلی علاقے اور کھلے میدان میں یا انتہائی سرد خطوں میں رہتا ہے۔ سرخ ہرن Red Deer کو اسکاٹ لینڈ سے نیوزی لینڈ لے جایا گیا اور وہاں اس کی افزائش اس کثرت سے ہوئی کہ یہ ایک ضرر جانور بن گیا جو گھاس چرتا اور چراگاہوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

ہرن کی پچاس اقسام دنیا میں ہیں۔ ان میں بعض نہایت چھوٹے کتے کی طرح کے اور بعض اتنے بڑے کہ گھوڑے جیسے۔

اکثر ہرن ان دو حدوں کے اندر ہوتے ہیں۔

تیندوا اور گوشت خور جانور ہرن کا شکار کرتا ہے۔ انسان بھی اس کا شکار کرتا ہے اور اس کے بڑے شکاریوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ دنیا کے بعض حصوں مثلاً برطانیہ میں جہاں تیندوا اور گوشت خور جانور اس پر حملہ نہیں کرتے وہاں انسان اس کا شکار کرتے ہیں، اور اس کی افزائش کو مناسب حد تک رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اگر یہ معاملہ نہ ہو تو ان کی افزائش اس کثرت سے ہوتی ہے کہ ان پر قابو پانا ممکن نہیں بلکہ یہ فاقوں کا شکار ہونے لگتے ہیں اور غذا کی قلت ہو جاتی ہے۔ یہ انسانی عمل ہے کہ ان کی تعداد اور غذا کا معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہوتا رہتا ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا ہرن ایلک Elk بارہ سنگا ہے۔ یہ اس کا یورپی نام ہے۔ شمالی امریکا میں اسے موس Moose کہا جاتا ہے۔ یہ یورپ اور یورپی روس کے جنگلات میں پایا جاتا ہے۔ تحفظ کے نتیجے میں یہ پولینڈ میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ امریکی موس الاسکا، کینیڈا، اور شمالی ریاستوں میں ملتا ہے۔

بھاری بھرکم ایلک ۷ فٹ لمبا اور اٹھارہ سو پونڈ وزنی ہوتا ہے۔ صرف اس کے سینگ پچاس پونڈ وزنی ہوتے ہیں

اس کی ٹانگیں ۳/۴ فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ جب ٹرس اپنے پچھلے پیروں پر کھڑا ہوتا ہے تو زمین سے بارہ فٹ اونچی شاخوں کو چٹ کر جاتا ہے۔ یہ تیراک بھی ہے اور آبی پودوں کو اپنی غذا بھی بناتا ہے۔ کنول اس کی پسندیدہ غذا ہے۔

افزائش نسل کے زمانے میں صرف اس کا ایک ساتھی ہوتا ہے۔ اس دوران یہ کسی بھی بیل سے بیجا مداخلت پر نبرد آزما ہوتا ہے۔ جب یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے دائرہ کار میں کوئی گھس آیا ہے تو یہ اپنے سینگوں کو کام میں لا کر دشمن کا تعاقب کر کے اسے درختوں کے پیچھے دھکیل دیتا ہے۔ دوسرے الک کی طرح یہ بھی لڑتے ہوئے اپنے سینگ استعمال کرتا ہے۔ اس کی شدید لڑائی کبھی کبھار ہوتی ہے۔

یورپی ریڈ ڈیر شمالی امریکا میں الک کہلاتا ہے۔ بعض اوقات یہ اپنے ہندی نام سے بھی پکارا جاتا ہے یعنی واپتی Wapiti واپتی بہت بڑا جانور ہے پانچ فٹ لمبا اور چھ سو پونڈ وزنی ماضی میں اسے برطانیہ لے جایا گیا افزائش نسل کے لیے۔ برطانیہ کا سرخ ہرن اس کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہوتا ہے اور اس کا وزن بھی اس کی غذائی حالت پر موقوف ہے۔

اسکاٹ لینڈ میں یہ بڑی تعداد میں ہے۔ کوہستانی بارہ سنگا اسکاٹ لینڈ کا چار فٹ لمبا اور اوسطاً ۲۵۰ پونڈ وزنی ہوتا ہے یہ مشرقی یورپ اور جرمنی کا سب سے وزنی ہوتا ہے۔ اس کا وزن ۵۶۰ پونڈ ہوتا ہے اور یہ امریکا کے واپتی کا حریف خیال کیا جاتا ہے۔

جسمانی وزن کے ساتھ ان کے سینگ بھی وزنی ہوتے چلے جاتے ہیں اور اپنی کمین گاہوں میں پرورش پاتے ہیں۔ بارہ سنگا اپنے سینگوں سے اپنی قدر و قیمت پاتا ہے۔ سب سے بہتر بارہ سنگا وہ کہلاتا ہے جس کے سینگوں پر بارہ کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کی مادہ کے سینگ نہیں ہوتے۔ اس کے نئے سینگ ہر سال نکلتے ہیں۔ پرانے سینگ مارچ سے مئی تک زائل ہو جاتے ہیں اور نئے سینگ اگست سے ستمبر تک نکل آتے ہیں۔ سینگوں کی افزائش کے دوران ان پر فر ہوتی ہے اور جوں ہی سینگ پورے طور پر نکلے یہ ختم ہو جاتی ہے۔

ریڈ ڈیر کی بڑی تعداد جنگلات میں رہتی ہے۔ لیکن اسکاٹی ریڈ ڈیر بالعموم چٹیل پہاڑوں پر قیام کرتا ہے۔ ہرن جھنڈ میں رہنا پسند کرتا ہے اور وہ بھی صرف مادہ یا نر کی صورت میں سال کے بیشتر حصے میں۔ اسی طرح بارہ سنگوں اور ان کی مادہ کے جوڑ ہوتے ہیں۔ ان کی افزائش موسم خزاں میں ہوتی ہے۔ ستمبر اور اکتوبر میں۔ ان کی افزائش کا موسم یا زمانہ ان کی مستی کا دور کہلاتا ہے۔ پھر نر بارہ سنگا مادہ کو زیادہ سے زیادہ مدت تک اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ بچے ان کے آنے والے جون میں پیدا ہوتے ہیں۔ ہر مادہ پیدائش کے وقت ایک بچہ جنتی ہے۔

شمالی امریکا میں رین ڈیر کو کیری بو Caribou کہتے ہیں۔ لیپ لینڈ میں صدیوں سے یہ گھریلو خدمات انجام دیتا رہا ہے۔ شمالی امریکہ کے جانور خونخوار ہوتے ہیں۔ رین ڈیر کے پنجے چوڑے ہوتے ہیں یہ آسانی سے برف پر چل سکتا ہے شمالی امریکہ کا کیری بو موسم گرما انتہائی شمال میں گزارتا ہے اور ہر موسم سرما میں بڑی تعداد میں نقل مکانی کرتا ہے۔

سوز بہیم قسمت پروانہ ہا

شمع عذر محنت پروانہ ہا

"پروانہ" Moth (ص ۴۳)

وہ پردار کیڑا جو شمع پر عاشق ہے۔ اس کی بابت دنیائے شاعری میں طرح طرح کی روایتیں مشہور ہیں یہ موسمی کیڑا ہے۔ اور گرم ملکوں کا مکین۔ موسم سرما میں اس کی بہتات ہوتی ہے۔ جہاں اندھیرا ہوا اور اس کی آمد آمد کا غلغلہ بلند ہوا۔ اس کثرت اور ہجوم کے ساتھ آتا ہے کہ زندگی کا کاروبار معطل سا ہو جاتا ہے۔[۱]

خود فرود آ از شتر مثل عمرؓ

الحذر از منت غیر الحذر

"شتر" Camel (ص ۲۳)

دو قسم کے اونٹ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ایک باختری جس کے دو کوہان ہوتے ہیں۔ دوسرا عربی اونٹ یا ناقہ یا سانڈنی ایک کوہان والی۔ اب بھی باختری جنگلی اونٹ موجود ہیں۔ لیکن تمام سانڈنیاں گھریلو جانور خیال کی جاتی ہیں۔

ایک کوہان کا عربی اونٹ صحرائی جانور ہے جسے صحرا کا جہاز کہا جاتا ہے۔ اس کے نتھنے میں محض ایک سوراخ ہے جو ریت اور مٹی کو باآسانی روک لیتا ہے۔ یا مٹی اور ریت کے وقت اپنے نتھنے بند کر لیتا ہے۔ اس کے موٹے چھپے ریت کو دور رکھنے میں بڑی مدد کرتے ہیں، اس کے چوڑے کھر، نیچے کی طرف گداز، ریت پر چلنے کے لیے نہایت موزوں ہیں۔ اونٹ صحرائی درختوں میں سے ہر چیز کھا سکتا ہے اور طویل وقفے تک بغیر پانی کے رہ سکتا ہے لیکن یہ پیتا ضرور ہے۔ یہ محفوظ کیے ہوئے پانی کو پیتا رہتا ہے۔ اس کی پشت پر کوہان چربی کا ذخیرہ ہوتا ہے اور اس چربی سے یہ پانی حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح کا جسم سے حاصل کردہ پانی کیمیائی عمل سے جسم سے حاصل کردہ پانی مشہور ہے استحالی پانی۔

عربی اونٹ کئی کئی من کا وزن لے کر گھنٹوں چل سکتا ہے۔ کچھ عربی اونٹ سواری کے لیے پالے جاتے ہیں۔ کچھ عرب گھوڑے کو خشک سالی کا جانور خیال کرتے ہیں۔ اس سے دودھ، گوشت اور کھال حاصل کی جاتی ہے۔

عربی اونٹ، مشرق قریب، مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ باختری اونٹ وسطی ایشیا کا جانور ہے جہاں کی آب و ہوا بہت سرد ہے۔ اس سے لمبا اور گرم فر حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ ایک پستہ قد اور بھاری بھر کم جانور ہے۔ عربی اونٹ کے مقابلے میں چونکہ اس کے دو کوہان ہیں اس لیے باآسانی سواری کے کام آتا ہے۔

مزاج کے اعتبار سے وہ عام طور پر بڑا حلیم اور شائستہ جانور ہے۔ اس کا حلم ضرب المثل کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن جب کسی وجہ سے اس کا غصہ بھڑک اٹھتا ہے تو وہ سخت خطرناک بھی ہو جاتا ہے۔

باربرداری کے علاوہ جنگ میں بھی اس کی افادیت مسلم ہے۔ ہندوستان میں ریاست بیکانیر کی "اونٹ پلٹن" ایک زمانے

میں نہایت مشہور رہ چکی ہے۔ گوشینی دور میں اس کی وہ حیثیت نہیں رہی ہے

کبک پا از شوخیٔ رفتار یافت
بلبل از سعی نوا منقار یافت

"بلبل" Bulbul or Nightingale

(ص ۱۶)

جنوبی ایشیا اور افریقہ میں بلبل کو ایک خوش الحان پرندے کی حیثیت سے عام طور پر جانا پہچانا جاتا ہے۔ ان میں ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو دیہات، شہروں، باغات اور سبزہ زاروں میں اپنا مسکن بناتے ہوئے ہے۔ ان میں بعض ایسی بھی ہیں جو شہر کے پارکوں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بلبل عام طور پر کوئی خوبصورت پرندہ نہیں جہاں تک اس کے ظاہر کا تعلق ہے۔ لیکن اس نے اپنی حرکات و سکنات سے اپنا تشخص تسلیم کرا لیا ہے۔ یہ طنسار، جفاکش اور متجسس ہیں اور خاصی جرأت مند اور شور کرنے والی۔ ان کی مسلسل اور پیہم خوش الحانی قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ بعض تو بہت ہی خوش الحان ہوتی ہیں۔

بلبل کا خاندان خاصا بڑا ہے۔ اس کی ۱۱۹ انواع ہیں اور ہر ایک معروف۔ اس کی نمایاں خصوصیت گو بعض اوقات نظروں سے اوجھل ہوتی ہے۔ اس کے پروں کے مختلف رنگ ہیں۔ اس کی گردن اور بازو چھوٹے ہیں، اس کی دم متوسط بعض اوقات لمبی۔ اس کی چونچ قدرے پتلی، کسی قدر نیچے کی طرف جھکی ہوئی اور بعض کی چونچ کانٹے کی طرح ہوتی ہے۔ عام طور پر بلبل خوش رنگ نہیں۔ کہیں سیاہ، کہیں ہلکی سبز، کہیں خاکستری، کہیں سرخ، کہیں زرد سر پر۔ ان میں بہت سی اقسام بلبلوں کی ایسی ہیں جن کی کلغی ہوتی ہے۔ مادہ چھوٹی اور نر قدرے بڑا ہوتا ہے۔

بلبل پرندوں کے قدیم خاندان سے متعلق ہے۔ اس کی متعدد اقسام ہیں اور ہر قسم دوسری سے ممتاز۔ بلبل کا رنگ جاذب نظر نہیں۔ اس کے باوجود اس میں ایسی بات ضرور ہے کہ وہ اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ بلبل عام طور پر جنگلوں میں رہتی ہے۔ گو ان کی قابل لحاظ تعداد ایسے مقامات پر بھی سکونت پذیر ہوتی ہے جہاں سبزہ اور باغات ہوں اور جہاں انہیں پناہ مل سکے۔ بلبلوں نے اپنی قدرتی سکونت کے ساتھ، انسانوں کی بنائی ہوئی عمارتوں کو بھی منتخب کیا ہے۔ بلبل ہمالیہ میں دس ہزار فٹ کی بلندی تک اپنا مسکن بناتی ہے۔ بلبل کی نشو و نما افریقہ اور مڈغاسکر کے علاقوں میں خوب ہوتی ہے۔ اس کی بیشتر اقسام یہیں پائی جاتی ہیں۔

سرخ رنگ کی بلبل، اس کی عام ایشیائی قسم، ہندوستان سے چین اور جنوب میں ملائیشیا تک پائی جاتی ہیں۔ بڑی زندہ دل اور متحرک! انسانی آبادی، جنگلوں کے مقابلے میں زیادہ پسند ہے۔ خوش مزاج اور خیابان اور باغوں میں رہنے والی، ایک جگہ سے دوسری جگہ پھلوں کی تلاش میں سرگرداں اور کیڑے مکوڑوں کی خواہاں، ادھر اُدھر گھومتی پھرتی ہے۔ سرخ مونچھوں والی بلبل سائی اور میل برن میں بھی بہت مقبول ہے۔ اس کی خوراک عام طور پر پکے پھل اور گھاس پھوس ہی ہے لیکن اسے اپنی خوراک کی تلاش میں سرگرداں رہنا پڑتا ہے۔

جہاں تک معلوم ہے بلبلیں اپنا گھونسلا درختوں کی شاخوں یا سبزہ زاروں میں بناتی ہیں۔ وہ اپنا گھونسلا بڑی احتیاط سے بناتی ہیں جسے آسانی سے تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں مادہ بلبل تین سے پانچ (عموماً چار) انڈے دیتی ہے ایک وقت میں۔ نر اس کی کفالت کرتا ہے اور بچوں کی پرورش اور نگہداشت اپنے ذمے لیتا ہے۔

صوتی اعتبار سے اس نام میں کوئی کشش نہیں لیکن بلبل کا لفظ ان پرندوں پر کب اور کیونکر استعمال ہوا اس کی بابت تحقیق سے کچھ کہنا آسان نہیں، بلبل قدیم عربی لفظ ہے جو ان چھوٹے پرندوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور شاید سب سے پہلے نہیں استعمال ہوا۔ عمر خیام کی بارہویں صدی کی شاعری میں اس کا نام اکثر آتا ہے۔ انگریزی ترجموں میں بلبل کو Nightingale کہا گیا ہے جو غالباً صحیح ترجمہ نہیں۔ فی الواقع Nightingale ایک یورپی چھوٹی چڑیا ہے جو ایران میں سیاحت کی غرض سے آتی ہے۔ لیکن یہ بلبل کی طرح گاتی نہیں۔ عمر خیام جس بلبل کا ذکر بکثرت کرتا ہے وہ سفید رخسار والی بلبل ہے اور عام طور پر وادئ دجلہ و فرات اور مغربی ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔[۵]

آں شنیدستی کہ در عہدِ قدیم
گوسفنداں در علف زارے مقیم

"گوسفند" Sheep (ص ۲۸)

صدیاں گزریں کہ انسان بکریوں کی نگہداشت ان کی اون کھال اور گوشت کے لیے کرتا ہے۔ ان کی چالیس اقسام آج دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی لمبی دم اور گھنی اون ہوتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ گھریلو بکری کسی خاص جنگلی قسم کی بھیڑ کی پرورش کا نتیجہ ہو۔ ایشیا کی موفلن Mouffon اس کی مورثِ اعلیٰ خیال کی جاتی ہے۔ ایشیائی موفلن کثرت سے پھیلی ہوئی ہے اور اس کی بہت سی نوعیں ہیں جو ہند سے لے کر ایشیائے کوچک اور روسی ترکستان میں پائی جاتی ہیں۔ یہ قبرص میں بھی موجود ہے۔ یورپی موفلن (پہاڑی بکری) بلند و بالا پہاڑوں اور کوہستانی علاقوں سارڈینیا اور کارسیکا میں پائی جاتی ہے۔ اب یہ اتنی کمیاب بلکہ نایاب ہے کہ محفوظ جگہوں میں اسے حفاظتی عملے کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔

پہاڑی بکری آسانی سے نئے حالات میں ڈھل جاتی ہے اور نئی غذا سے مانوس ہو جاتی ہے۔ ان میں سے نمونے کے جانور وسطی یورپ میں بھیجے گئے۔ جہاں وہ جنگلات اور پہاڑوں اور پہاڑی میدانوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ پودے اور گھاس اس کی غذا ہیں لیکن سردی میں درختوں کا چارا، رس بھری جھاڑیوں اور بلیک بیری پہ گزارا کرتی ہے۔ خزاں میں یہ مختلف جھاڑیوں اور درختوں کے پھل پھلاریوں سے کام چلاتی ہے۔

ارگالی Argali سب سے بڑی جنگلی بکری ہے۔ یہ چار فٹ اونچی، چھ فٹ لمبی اور ۳۵۰ پونڈ یا اس سے زیادہ وزنی ہوتی ہے۔ یہ سائبیریا، منگولیا اور تبت میں پائی جاتی ہے۔ امریکی پہاڑی بکری Bighorn ارگالی سے چھوٹی ہوتی ہے لیکن اس کے سینگ بڑے اور بھاری ہوتے ہیں جو ۲۷ انچ تک ہوتے ہیں لیکن مڑے ہوئے۔ یہ مغربی پہاڑوں میں

کینیڈا سے میکسیکو تک دیکھنے میں آتی ہے۔

یہ جنگلی بکریاں سیدھی اور ڈھلوان چٹانوں پر رہتی ہیں جہاں وہ آسانی سے چلتی پھرتی ہیں۔ وہ ایک وقت میں ڈھلوان چٹانوں پر بیس فٹ تک کود جاتی ہیں۔ وہ پہاڑ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بغیر روک ٹوک آ جاتی ہیں۔ ان کے نوکیلے کھر انہیں پھسلنے سے بچاتے ہیں۔ آج کی گھریلو بکری اپنے جنگلی مورث اعلیٰ سے کسی طرح بھی مشابہ نہیں۔

جنگلی بکری جنگلی بھیڑ کی طرح سنگلاخ پہاڑی علاقوں میں رہتی ہے۔ بکری کو بھیڑ سے الگ کرنا آسان نہیں۔ اکثر یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ بکری کون ہے اور بھیڑ کون۔ اس کی بہترین شناخت داڑھی ہے۔ بکرے کے داڑھی ہوتی ہے جبکہ نر بھیڑ کے داڑھی نہیں ہوتی۔

یورپی سانبھر یورپ اور ایشیا کے نہایت بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہنے والا یہ چھوٹا سا جانور ہے۔ یہ بہت خوبصورت، بے ضرر اور مضبوط کھر والا جانور ہے۔ جب انہیں کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے تو یہ پہاڑوں میں اس طرح کود کر چلے جاتے ہیں کہ شکاری حیرت زدہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

آئی بیکس Ibex پہاڑی بکرا یورپ اور ایشیا کی جنگلی نسل کا جانور ہے۔ الپائن کا پہاڑی بکرا ایک جنگلی جانور ہے جو ۳۰ سے ۴۰ انچ لمبا ہوتا ہے جو الپس میں پایا جاتا ہے۔ ۱۹۵۲ء میں اس کی تعداد کوئی ساڑھے تین ہزار تھی۔

گھریلو بکری کی متعدد اقسام ہیں جن سے دودھ، گوشت اور کھال حاصل کی جاتی ہے۔ یہ کسی ایک نسل کی نہیں بلکہ مخلوط النسل ہے۔ ایک عمدہ نسل کی بکری ۱ سے ۲۰۰ گیلن تک سالانہ دودھ دیتی ہے۔ بعض سفید نسل کی بغیر سینگوں کی بکریوں سے ۳۰۰ گیلن تک دودھ حاصل ہوتا ہے۔ دوسری اقسام کی بکریوں کو بالوں اور کھالوں کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ بکری کے بالوں سے کپڑا بنایا جاتا ہے۔ کشمیر، مہیر اور انگورا عمدہ اون بکری کے بالوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

پہاڑی بکری الاسکا کے جنوب میں پائی جاتی ہے اس کے گدگدے مضبوط پیر اس کو پہاڑی علاقوں میں بڑی مدد دیتے ہیں اور برف اور پہاڑوں پر بآسانی آجا سکتی ہے۔

اسی طرح ہسپانوی پہاڑی بکرا ۲۹ انچ لمبا، ہسپانیہ کے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے، لیکن یہ پیرینیز Pyrenees میں نایاب ہے۔ برطانیہ کا جنگلی بکرا قدیم نسل کا جانور ہے اور آسانی سے اسے پالتو جانور بنا لیا جاتا ہے۔ اگر اسے چھوٹی عمر میں سدھا لیا جائے۔

گوسفندے زیرکے فہمیدہ

کہنہ سالے گرگ باراں دیدہ

"گرگ" Wolf

ص ۲۹

کسی جانور کے بارے میں اتنی غلط بیانی سے کام نہیں لیا گیا جتنا کہ بھیڑیے کے باب میں، کسی مجرم کے بارے میں

اتنی کہانیاں نہیں بیان کی گئی ہیں۔ کسی جانور کے متعلق اتنا مواد نصف صداقت اور جھوٹ کا نہیں ملے گا جتنا کہ گرگ کے بارے میں۔

بھیڑیے نہ انسان کو کھاتے ہیں اور نہ دیہات پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ بھیڑیا آدمی کے لیے خطرناک نہیں ہے۔ ایک مثال بھی ایسی نہیں کہ کسی جنگلی بھیڑیے نے انسان پر حملہ کیا ہو۔ فی الواقع بھیڑیے میں کتے کی بہت سی خصوصیات ہیں اور یہ کتے کا جدِ امجد ہے ممکن ہے اور بھی ہوں۔

یہ شمالی امریکا، یورپ اور ایشیا میں پایا جاتا ہے اور اس کی بہت سی اقسام ہیں جو قد، شکل اور رنگ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ شکل و صورت اور قد و قامت میں بھیڑیا جرمن شیپرڈ کتے سے بہت مشابہ ہے جسے برطانیہ عظمیٰ میں السیشن کہا جاتا ہے۔ تمام خاکی رنگ کے بھیڑیے ایک نوع سے ہیں جو شمالی امریکا میں ٹمبر بھیڑیے Timber Wolf کہلاتے ہیں۔ بہت سے بھیڑیے خاکی بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ٹنڈرا کے علاقے کے خاکی سفید ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس جنگلی بھیڑیے گہرے رنگ کے اور بھوری آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ پختہ عمر کا بھیڑیا پانچ فٹ لمبا اور ۱۰۰ پونڈ وزنی ہوتا ہے۔

جہاں بھی انسان نے قدم رکھا ہے وہاں اس نے بھیڑیوں کا قلع قمع کیا ہے محض خوف کی وجہ سے۔ مغربی یورپ میں بہت کم بھیڑیے ہیں۔ شمالی امریکا میں ان میں سے اکثر کو مار ڈالا گیا جبکہ کینیڈا اور الاسکا کے دور افتادہ علاقوں میں بچ گئے ہیں۔ نام نہاد سرخ بھیڑیا بھی مغربی ریاست ہائے متحدہ امریکہ، لوزیانا کے جنگلات، مشرقی ٹیکساس Texas اور ارکن ساس Arkansas میں اب بھی پایا جاتا ہے۔ یہ خاکی بھیڑیے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ عام طور پر سرخی مائل ہے لیکن یہ کالا بھی ہو سکتا ہے۔ کالے بچے اور سرخ بچے ایک ہی طرح پیدا ہوتے ہیں۔

خاکی بھیڑیا طاقتور اور تیز فہم ہوتا ہے یقیناً اس کا جسم ساتھی۔ بھیڑیے کے بچے موسم بہار کے آغاز میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کی تعداد عام طور پر چار سے چھ ہوتی ہے۔ مادہ اور بچے کی قیام گاہ غار یا بھٹ ہو سکتی ہے۔ نر غذا فراہم کرتا ہے خاندان کے لیے اور قیام گاہ کے باہر حفاظت کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ جب بھیڑیے کے بچے ایک ماہ کے ہو جاتے ہیں تو یہ اپنی قیام گاہ سے باہر نکل کر کھیلتے ہیں۔ جلد ہی وہ گوشت غذا کے طور پر کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ ان کے لیے شکار میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ موسم خزاں تک وہ خود شکار کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ عام طور پر دو یا تین سال قیام کرتے ہیں۔

بھیڑیے بہت ملنسار ہوتے ہیں۔ ان کا کنبہ مادہ کے ساتھ جوان بچوں ایک یا دو پر مشتمل ہوتا ہے۔ موسم سرما میں دوسرے جانور اس کنبے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح یہ بڑا کنبہ بن جاتا ہے۔ کنبے کی قیادت سب سے توانا بھیڑیے کے ذمے ہوتی ہے اور اس کو قیادت کے لیے، اکثر اپنی برتری جتانے کے لیے، لڑنا پڑتا ہے۔ لیکن ان میں شدید جنگ شاذ

ہے۔ بجز انسانی واہمے کے کہ اس نے ان کے بارے میں بہت کچھ اپنے ذہن میں بٹھا رکھا ہے۔ یہ قدرت کا نظام نہیں ہے کہ ایک طاقتور دوسرے کو تباہ و برباد کرے۔ کتے کے دوسرے افراد اپنے سردار کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ ایک طریقہ اظہار تعظیم یہ ہے کہ جب کبھی وہ اپنے سردار سے ملتے ہیں تو اس کا منہ چومتے ہیں۔ کتے بھی اپنے مالک کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہیں۔ چومنا ایک علامت ہے محکومیت کی نہ کہ عقیدت و احترام کی۔

بھیڑیے بڑی تعداد میں شکار کرتے ہیں۔ مختلف النوع اشیا، افراد بھیڑیے کے مطلوبہ شکار ہیں۔ ان کے شکم کے معائنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مچھلی، چڑیاں، چوہے، مینڈک اور دوسرے دودھ پلانے والے جانور ان کا شکار ہیں۔ یہ کترنے والے جانوروں کا بڑی تعداد میں شکار کرتے ہیں اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ بڑے جانوروں کو بھی نشانہ بناتے ہیں۔ مثلاً ہرن لیکن وہ کمزور یا زخمی یا بہت بوڑھے یا نوخیز کو منتخب کرتے ہیں۔ کبھی یہ مویشیوں کے لیے بلائے جان بن جاتے ہیں۔[۵۲]

با پلنگاں ساز گار آمد علف
گشت آخر گوہر شیری خزف

"پلنگ" Leopard (ص ۲۱)

پلنگ کے بارے میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بلا دھوکے باز ہے اپنی نسل کے دوسرے جانوروں کے مقابلے میں یہ دوسرے شکاری جانوروں کی طرح یہ بھی انسان سے دور رہتا ہے لیکن جب زخمی کر دیا جائے یا اطاعت کیلئے مجبور کیا جائے تو اپنا دفاع کرتا ہے۔ اس وقت یہ خطرناک ہو جاتا ہے۔

یہ شیر اور چیتے سے چھوٹا ہوتا ہے بلکہ بڑی بلی کی طرح۔ ایک توانا پلنگ آٹھ فٹ لمبا مع اپنی دم کے ہوتا ہے جو تین فٹ ہوتی ہے۔ اور وزن ۱۰۰ سے ۱۷۵ پونڈ تک۔ اکثر پلنگ چمکدار پیلے رنگ کا سیاہ دھبوں والا ہوتا ہے لیکن ایک سیاہ رنگ کا بھی ہوتا ہے جسے سیاہ چیتا کہتے ہیں۔ لیکن اس کی پیدائش بھی پلنگ کی طرح ہوتی ہے۔ محض رنگ کی وجہ سے سیاہ چیتا کہلاتا ہے۔

پلنگ ہرن کا شکار کرتا ہے۔ آہو، بندر، چڑیا اور چوہا اس کی زد میں ہیں۔ یہ بعض مویشی اور بھیڑیوں کا بھی شکار کرتے ہیں۔ بندر جب پلنگ کو دیکھتا ہے تو شور مچاتا ہے اور بعض اوقات اس پر درخت کی ٹہنیاں پھینکتا ہے۔ افریقی پلنگ بن مانس کا خوب شکار کرتا ہے۔

مادہ پلنگ ایک سے لے کر چار تک بچے جنتی ہے جو تین سال میں پورا پلنگ بن جاتا ہے۔ پلنگ افریقہ میں بکثرت اور ایشیا کے بعض حصوں میں پایا جاتا ہے۔ سائبیریا اور چین کا پلنگ زیادہ گھنے بالوں والا ہوتا ہے گرم علاقے کے جانوروں کے مقابلے میں۔[۵۳]

رخش او در ظلمت معقول گم
در کہستان وجود افگندہ سم

"رخش" Horse (ص ۳۲)

رستم کا مشہور گھوڑا۔ گھوڑا دنیا کا ایک معروف ترین جانور ہے۔ خوبصورت، خوشنما، جسم کا سڈول، انسانی ضرورتوں کے لیے نہایت کارآمد اور حیوانی دنیا میں انسان کا بہترین رفیق۔ صحرائی یا جنگلی قسم کا گھوڑا اب صرف منگولیا کے دشت در گزار میں پایا جاتا ہے۔ باقی دنیا کے ہر حصے میں اہلی یا پالتو ہی گھوڑے کے انواع و اقسام ملتے ہیں۔ جہاں تک سواری کا تعلق ہے، گھوڑا انسان کی سواری کا کام بھی دیتا ہے اور اس کی طرح طرح کی گاڑیاں بھی گھسیٹتا ہے۔ باربرداری کے کام بھی آتا ہے اور بعض ملکوں میں بیل اور اونٹ کے بجائے زراعت کے کاموں میں مصروف نظر آتا ہے۔

گھوڑے جسامت کے لحاظ سے مختلف اقسام کے ہیں۔ بعض بڑے قد آور اور قوی ہیکل اور بعض بہت چھوٹے قد کے جو ٹانگن اور ٹٹو کہلاتے ہیں۔ قد و قامت کی طرح ان کے رنگ میں بھی نہایت درجے تنوع پایا جاتا ہے۔ سیاہ، نیلیا، سفید، ابلق، سرخ، بادامی سب ہی رنگ کے پائے گئے ہیں۔ اصطلاحی نام سبزہ، مشکی، نقرہ وغیرہ ہیں۔ معمولی قسم کے گھوڑے لدو کہلاتے ہیں۔ گھوڑے کا قابل ذکر وصف اس کی تیز رفتاری ہے۔

گھوڑے کی اوسط عمر ۱۸۔۲۰ سال ہے اور اس کی عمر کا اندازہ اس کے دانتوں سے ہوتا ہے۔ گھوڑا انسان کا بہترین رفیق شاید تاریخ کے ہر دور اور ہر ملک میں رہا ہے۔ اس علوم میں عرب کو ایک خصوص حاصل ہے۔ عربوں کا بہترین رفیق اونٹ کے بعد اگر کوئی جانور ہے تو یہی گھوڑا ہے۔ اور عربی گھوڑا آج تک مشہور چلا آ رہا ہے۔ دانت اس کے ۴۰ سے ۴۴ تک شمار کیے گئے ہیں۔ اس کی مرغوب غذا اچھی اور تازہ گھاس ہے۔ گھاس کے علاوہ یہ غلہ بھی کھاتا ہے۔ برصغیر میں عام رواج چنے کا دانہ دینے کا ہے۔ یورپ میں دوسرے غلے دیے جاتے ہیں۔

متعدد قوموں میں گھوڑا مقدس سمجھا گیا ہے خصوصاً یونان اور ایران اور ہندوستان میں۔ اس کی قربانی بہت اہم خیال کی گئی ہے۔ برصغیر میں اس کی قربانی کا بڑا جشن منایا جاتا تھا۔ اور سفید گھوڑا ایران وغیرہ میں صرف بادشاہ کی سواری کے لیے مخصوص رہا ہے۔

جنگ میں گھوڑوں کی اہمیت ہمیشہ سے مسلم ہے اور کہا جاتا ہے کہ سواروں کے دستے سے سب سے پہلے کام اسکندر نے اپنی فوج میں لیا۔ اب بھی گھوڑ چڑھی فوج کی اہمیت و افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ مسلمانوں کی تاریخ کا کوئی دور بھی سوار دستوں سے خالی نہ تھا۔

می رباید ذوق رعنائی ز سرو

جرأت شاہین از دم سرد تدرو ص ۴۱

"جرہ شاہین" Falcon

نر شاہین جس تیز رفتاری سے شکار کرتا ہے۔ وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ سیکڑوں فٹ کی بلندی سے اپنے شکار پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ اس کی جھپٹ کی تیزی کا اندازہ ۱۷۵ میل فی گھنٹہ ہے جیسا کہ جہاز کے تعاقب سے پتہ چلتا ہے۔ عام طور پر شاہین اپنے شکار کی کمر توڑ دیتا ہے یا حملے سے اپنے شکار کو اس درجے بیکار کر دیتا ہے کہ وہ حرکت کرنے پر قادر نہیں رہتا۔ شاہین اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ شکار کو سکون اور اطمینان سے جزو بدن بناتا ہے۔

ایک زمانے میں شاہین صرف حاکمان وقت کی دلچسپی کی چیز خیال کیے جاتے تھے۔ دولت مند کے علاوہ اور کوئی انھیں خرید نہیں سکتا تھا کیونکہ ان کی قیمت اتنی زیادہ ہوتی کہ دوسروں کے لیے اس کا خریدنا ناممکن ہو جاتا۔ سفید شاہین عام طور پر پسندیدہ خیال کیا جاتا اگرچہ گہرے خاکی رنگ میں بھی دستیاب تھا۔ جاپان میں یہ بڑی قدر و منزلت سے رکھا جاتا۔ یہ ایک مدت تک شاہی خاندان کی آبرو خیال کیا جاتا رہا۔ ابھی سو سال قبل تک جاپان میں اس کی بڑی پذیرائی تھی۔ بعض کا یہ محبوب مشغلہ رہا کہ اسے سدھا کر ہاتھ پر بٹھاتے اور اس کے ذریعے چھوٹے پرندوں کا شکار کرتے۔ آج بھی بدلے ہوئے حالات میں یہ شوق عام ہے۔ برصغیر اور جزائر کے علاوہ بھی۔

شاہین رہنے کے لیے "مکان" نہیں بناتا۔ کھلی فضا میں رہنا پسند کرتا اور انڈے بھی کھلی فضا میں دیتا ہے۔ بالعموم بلندی پہ رہنا اسے پسند ہے۔ عام طور پر شاہین دو سے چار انڈے دیتا ہے۔ اس میں چھوٹے پرندے تین سے پانچ تک انڈے دیتے ہیں۔ ان کی نگہداشت اور پرورش کی ذمہ داری زیادہ تر مادہ کی ہے اور یہ مدت بالعموم چار ہفتے کی ہوتی ہے۔ عام طور پہ مادہ انڈوں پر بیٹھتی ہے لیکن نر بھی کبھی کبھی انڈے سیتا ہے۔ چار سے چھ ہفتے میں اس کے بچے پرواز کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بچوں کی پرورش اور تربیت کی تمام تر ذمہ داری نر اور مادہ دونوں قبول کرتے ہیں تا آنکہ ان میں پرواز کی اپنی صلاحیت پیدا ہو جائے۔[۳]

"تدرو" Cock Pheasant

تدرو کی عجیب و غریب پچاس اقسام ہیں۔ پرندوں کی دنیا کے خوبصورت ترین پرندے ہیں۔ یہاں خوبصورت پرندے نر کے ہوتے ہیں جبکہ مادہ عام طور پہ سادہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اصل تدرو صاف ستھرے پیروں والے پرندے ہیں۔ بالعموم کلغی دار ممتاز ہیں خوشنما لمبی دم کے لیے جو ہمیشہ دو شاخہ ہوتی ہے۔

تدرو کی جائے پیدائش وسطی اور جنوبی ایشیا اور جنوبی ملائی مجمع الجزائر ہے۔ صرف ایک جنس 'کانگو کا مور' اپنے کو مغربی افریقہ کے دریائی جنگلات میں روپوش کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ حال ہی میں اس کی دریافت نے پرندوں کے مطالعے کے ماہرین کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ انسان ان پرندوں کی غیر معمولی خوبصورتی سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے ان کے آرام میں خلل ڈال دیا ہے۔ شکر ہے تدرو بلاشبہ تمام پرندوں سے زیادہ عام ہیں۔ اس لیے کہ تمام گھریلو پرندے اسی

خاندان سے متعلق ہیں۔

"اصلی" تدرو اور فی الواقع سب سے زیادہ مشہور اور پایا جانے والا گردن میں حلقے والا تدرو ہے۔ جب تک انسان اس کی زندگی میں دخیل نہیں ہوا تھا یہ ایشیائے کوچک سے لے کر جنوبی اور وسطی ایشیا ہوتا ہوا چین اور کوریا تک پہنچتا تھا۔ مصدقہ روایت کے مطابق کچھ پرندے جن کی گردن میں سفید حلقہ نہیں ہوتا" کہ پیز" Colchis سے یونان لائے گئے۔ ارگونٹس کے ذریعے اور ان کو گولڈن فلیس حاصل کرنے کے مطابق تیار کیا گیا۔ Pheasant نام انگریزی میں بگڑا ہوا لاطینی لفظ Phasianus کی ایک شکل ہے جو یونانی Phasianomis سے لیا گیا ہے جس کے معنی میں Phasis کا پرندہ۔ فاسس Phasis پرانا نام تھا ایک دریا کا قدیم کالچز کے صوبے کا جو بحر اسیاہ کے مشرقی جانب قریب تھا۔ یہاں یونانی ارگونانس نے انہیں پایا اور وہ انہیں اپنے ملک میں لے لیا۔ اس خاندان کی جدید تقسیم اس کا ثبوت فراہم کرتی ہے یا کم سے کم اس کے بارے میں شبہات کا ازالہ کرتی ہے۔ یہ امتیاز رومیوں کو ہے کہ وہ تدرو کو انگلستان لائے۔

تدرو کے تقریباً ۴۰ قبیلے بیان کیے جاتے ہیں۔ یہ گہرے رنگ کی گردن والا، سفید گردن کے بغیر حلقے والا ۱۷۹۰ء میں انگلستان سے لا کر ریاست ہائے متحدہ امریکا میں متعارف کرایا گیا۔ پھر نیوجرسی اور بعد میں بحر اوقیانوس کے ساحلی علاقوں میں۔ چین اور منگولیا سے مشرقی نسل کا تدرو ۱۸۵۵ء میں کیلیفورنیا میں لا کر بسایا گیا۔ ۱۸۸۰ء میں بڑی تعداد میں ارگن Oregan میں لائے گئے۔ اس وقت سے تدرو نے رفتہ رفتہ یہاں کے ماحول کو اپنے لیے سازگار بنا لیا اور اب یہ کینیڈا اور شمالی ریاستوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور تین ریاستوں میں تو یہ شکاری کے پرندے کے طور پر جانا جاتا ہے۔

براعظم ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا موجودہ تدرو ایک مخلوط النسل پرندہ ہے بہت سے جنگلی جانوروں کا ملغوبہ۔ گردن میں سفید حلقے والا تدرو تو موجود ہے البتہ گہرے حلقے والا مفقود ہے۔ یورپ میں یہ اب بھی عام طور پر دستیاب ہے۔ اس کی جنس کامیابی کے ساتھ متعارف کرائی گئی ہے نیوزی لینڈ، ہوائی اور سینٹ ہلینا میں۔

ہمالیہ کی بلندیوں کو عبور کرتے ہوئے مشرقی جانب چین سے جاپان تک، فارموسا اور ہند چینی میں خوبصورت اور فرحت بخش تدرو پائے جاتے ہیں جنہیں اکثر چڑیا گھروں میں دیکھا جاتا ہے۔ ان میں سب سے مردِ عزیز اور جرأت زا سنہری، نقرئی اور لیڈی ایمہرسٹ تدرو ہیں۔ دلکش و دلربا ریوز تدرو ناقابل یقین حد تک لمبی دم کا ہے۔ یہ آج ملنے قریبی پرندوں میں سے ہے۔ پوری پانچ فٹ لمبی دم سے چونچ تک۔

کوپہ تدرو جنگلی اور ہوشیار یا چوکس شاذ قید کیا جاتا ہے۔ جاپان کے بلند و بالا علاقوں کا باسی، دنیا کے بہترین عجیب الخلقت پرندوں میں سے ہے۔ یہ سنگلاخ پہاڑی علاقوں عام طور پر سرد کے جنگلات میں تیزی کے ساتھ اڑتا اور غوطہ لگاتا ہے، بلندیوں سے نیچے شکاریوں کے سر پر سے گزرتا ہوا مغالطہ آمیز رفتار کے ساتھ۔ کوپہ تدرو بڑی تعداد میں اپنے پیدائشی علاقے میں پایا جاتا ہے۔ اس کو آسانی سے سدھایا نہیں جا سکتا۔ حال ہی میں اسے قید و بند سے آشنا کیا گیا ہے۔ تدرو کی ایک قابل لحاظ تعداد اتنی شرمیلی اور دشوار گزار علاقوں میں ہے کہ فی الوقت دریافت کے مراحل سے دور ہے۔ ۱۹۰۰

کے لک جنگ ایک انگریز پرندوں کے شائق نے دو عجیب لمبے کالے پروں والے جنگلی پرند فارموسا کے پہاڑوں سے حاصل کیے۔ چند سال کے بعد، ایک مکمل نمونہ حاصل ہوا، اور جلد ہی زندہ پرند پکڑے اور قید کیے گئے۔ یہ مشہور و معروف مکاڈو تدرو Mikado تھا۔ کالا چمکدار اور نمایاں سفید دھاریوں والا، ایک متوجہ کرنے والا تدرو، دوسرے حاصل کیے گئے تدرو سے مختلف۔

ہمالیہ کی بلندیوں اور اس سے ملحقہ ہند اور چین کے پہاڑوں پر بھاری بھرکم چھوٹی دم کے تدرو پائے جاتے ہیں جنھیں ایمپین Empeyan یا مونل Monal تدرو کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں نہایت خوبصورت کلغی والے مشرق کے باسی ہیں۔ اسی جنس میں شاخ دار دراج (جس کی دم گولائی لیے ہوتی ہے۔) دوسرے تیتروں سے مختلف تیتروں کا یہ گروہ ان معنی میں ممتاز ہے یا اس معنی کر یہ سب درختوں پر رہتے ہیں جبکہ شاخ دار دراج درختوں میں گھونسلا بناتا ہے۔ ایمپین تیتر (تدرو) نہایت بلند و بالا پہاڑوں میں رہتا ہے۔ عام طور پر برفانی خطوں کے قریب اور نہایت دلکش صد رنگ اور شوخ رنگوں سے مزین ہوتا ہے دوسرے تدرو کے مقابلے میں۔

جزیرہ نما ملایا، سماترا اور بورنیو کے اندرون میں گریٹ آرگس تدرو Great Argus Pheasant چھ سے سات فٹ لمبا، دم دار قیام پذیر ہے۔ اس کے پر کچھ اس انداز کے ہیں کہ یہ پرواز کے وقت ان کو دراز کرتا، پھیلاتا، اور نیچے کی طرف کرتا، اس طرح ایک سلسلہ سا بنتا جو اس کے نام کا جواز پیش کرتا ہے۔ دوسرے تیتروں کی طرح یہ شوخ رنگ نہیں، تقریباً بھورا اور خاکستری، لیکن ان میں کا لانگ خوبصورتی سے آمیز ہے۔ یہ اتنے شرمیلے اور بزدل تیتر ہیں کہ ان کی بابت بہت کم معلومات ہیں۔ ان کی عادات و اطوار کے بارے میں بعض ماہرین کا گمان ہے کہ گریٹ آرگس اور اس کے رشتے دار رین ہارٹ آرگس تدرو Reinhart's Argus Pheasant "قدیم مصری اور ایشیائی قصص و روایات کا حامل ققنس کا نظر آغاز یہی تیتر ہے۔ اکثر ماہرین کا گمان یہ ہے کہ یہ شہرۂ تدرو یہی تھا جسے ققنس کہا جاتا تھا۔"[۵۱]

گر خردمندی فریب او مخور
مثل حربا ہر زماں رنگش دگر (ص ۵۰)

"حربا" Chameleon

گرگٹ کلیتہً شجری جانور ہے جو کیڑے مکوڑوں پر گزر بسر کرتا ہے۔ یہ مضبوط جسم کا گرفت کرنے والی لمبی دم والا جانور ہے۔ محتاط چلنے والا، آہستہ سے حرکت میں آنے والا، خاموشی سے اپنے شکار پر حملہ کرتا ہے۔ یہ شکار میں اپنی آنکھوں کو بڑی خوبصورتی سے کام میں لاتا ہے اور اس کا نشانہ شاذ ہی خطا کرتا ہے۔ جب یہ اپنے شکار کے قریب ہوتا ہے تو اپنی زبان تیزی سے نکالتا ہے اور کیڑے کو نہایت تیزی سے پکڑ لیتا ہے۔ گرگٹ رنگ بدلنے میں بہت مشہور ہے۔ گو اور بھی جانور رنگ بدلتے ہیں۔[۵۲]

آبِ حیواں از دمِ خنجر طلب
از دہانِ اژدہا کوثر طلب ص ۴۹

"اژدہا" Snake

سانپ کی ان گنت اقسام ہیں۔ زہریلے اور ڈسنے والے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جن کا زہر کم اثر کرتا ہے۔ کوبرا سانپ متعدد اقسام پر مشتمل ہے اور یہ قدیم دنیا کا باشندہ ہے۔ اور یہ صرف ایشیا اور افریقہ میں پایا جاتا ہے ان میں ایک مشہور قسم مصری کوبرا کی بھی ہے۔ یہ مصر میں قوت کا سرچشمہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور یہ سانپ ہی تھا جو قلوپطرہ کی موت کا سبب بنا۔ دوسرے کوبروں کی طرح یہ بھی نہایت زہریلا کوبرا ہے لیکن یہ ہندی کوبرا کی طرح بدنام نہیں جس کے جارحانہ عزائم بڑے مبالغے سے بیان کئے گئے ہیں۔ ہندوستانی کوبرے کی سپیروں سے دوستی بڑی قدیم بتائی جاتی ہے۔ سپیرے اس کے کرتب دکھا کر سامعین کو مسحور کرتے ہیں۔ یہ پورا اکھڑا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت میں دیکھنے والے حیرت زدہ رہ جاتے ہیں یہ ایک طرف سے دوسری طرف لہراتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس کے پھن بڑے خوفناک ہوتے ہیں۔ اس کی مادہ دس سے بارہ انڈے دیتی ہے۔ غذا اس کی رینگنے والے جانور، چڑیاں، چھپکلی اور مینڈک ہیں۔ ہندی کوبرا ۲۵ سے ۶۸ انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ یہ وسطی اور جنوبی ہند میں پایا جاتا ہے۔ کوبرے کی سب سے بڑی جنس جسے شاہ کوبرا کہتے ہیں، ۱۲½ فٹ سے ۱۵ فٹ تک قد و قامت کی ہوتی ہے یہ بھی ایشیائی جانور ہے۔ اس کی غذا دوسرے سانپ ہیں۔

کوبرے کا قریبی عزیز ممبا Mamba سانپ بھی ہے۔ یہ کوبرے کی طرح نہایت زہریلا ہوتا ہے۔ سبز چمک دار۔ یہ صرف افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ جنگلات یا اکثر دریائی کنارے پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ کلیتہً شجری ہے۔ درخت کی شاخ پر چمٹا رہتا ہے اور وہیں سے اپنے شکار چڑیوں، چھپکلی اور چھوٹے جانوروں پر حملہ آور ہوتا ہے نہایت تیزی اور ساحرانہ صحت کے ساتھ۔ سبز ممبا کا ایک عزیز کالا ممبا بھی ہے جو افریقی سانپوں میں سب سے بڑا اور زہریلا سانپ خیال کیا جاتا ہے۔ اس سانپ کا انداز بہت جارحانہ ہے اور اپنے شکار کرنے والے کا استقبال کھلے منہ اور اٹھے سر کے ساتھ کرتا ہے جس سے اس کے عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ سبز ممبا کے برخلاف یہ زمین پر اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ جبکہ یہ اپنا گھر پہاڑ کے شگاف یا جانوروں کے چھوڑے ہوئے سوراخوں میں بناتا ہے۔

اس کی ایک قسم گراس سانپ Grass Snake ہے جو زہریلا نہیں ہوتا۔ یہ سانپ بکثرت یورپ، ایشیا اور شمالی امریکا کے درختوں، زمینی حصوں اور پانی کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ گراس سانپ قدیم دنیا کا باسی ہے اور یورپ اور ویلز کے اکثر علاقوں میں ملتا ہے گو اس کا نام اس کے زمینی تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن یہ ماہر پیراک ہے اور دلدلی علاقوں دریاؤں اور جھیلوں کے قریب ساتھ ہی خشک جگہوں میں بھی ملتا ہے۔ یہ مختلف رنگوں کا ہے اور کالے رنگ سے لے کر بھورے رنگ تک۔ عام طور پر یہ سبزی مائل، گردن کے اطراف زرد رنگ، سیاہ اور سپید پیٹ کا جانور ہے۔ جب اس پر حملہ کیا

جائے تو یہ نہایت تیز بدبو خارج کرتا ہے اور اپنا سر نکال کر تحفظ کا سامان کرتا ہے۔

سانپ کی حیثیت دنیا کے اکثر جاہلی مذہبوں میں ایک دیوتا کی مانی گئی ہے اور اس کی پوجا بڑی کثرت سے کی گئی ہے یہاں تک کہ مغربی فاضلوں کا خیال ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی اور جانور کی پرستش نہیں ہوئی ہے۔ ہندوستان میں بھی ساون کی ۵ تاریخ کو ناگ پنچمی، ناگ دیوتا کی پوجا کا دن، ایک مشہور تہوار ہے اور شیش ناگ ہندوؤں کا ایک مشہور دیوتا ہوا ہے قدیم مصری مذہب میں بھی اس کی پوجا ہوتی تھی۔ اور اس کی مورتیاں جا بجا رکھی رہتی تھیں۔

اژدہا یا چیت (چھوٹا اژدہا) افریقہ، ایشیا اور آسٹریلیا تینوں براعظموں کے گرم حصوں میں پایا جاتا ہے۔ گو اس کا خاص وطن ہندی چینی اور جزائر ملایا کے علاقے ہیں۔ اس کی جلد چکیلی ہوتی ہے جس پر خوشنما چتیاں پڑی رہتی ہیں اور تیس تیس فٹ تک کا پایا گیا ہے۔ یہ جنگل میں عام طور پر چپ چاپ پڑا رہتا ہے اور جہاں کوئی چھوٹا چوپایہ، بکری، ہرنی وغیرہ یا پرندہ قریب آگیا، بس دفعۃً اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور بجائے کاٹنے کے اسے اپنے حلقے میں لے کر اس زور سے دباتا ہے کہ اس کی ہڈیاں، پسلیاں چور چور ہو جاتی ہیں۔ اسے یوں مار کر پھر اسے اطمینان سے آہستہ آہستہ کھاتا رہتا ہے۔ اس کی عمر خاصی طویل بتائی گئی ہے اور اس کی مادہ سو سو انڈے دیتی رہتی ہے اور انہیں دو دو مہینے تک سیتی رہتی ہے۔

سانپ ہندوستان اور پاکستان کا ایک معروف ترین جانور ہے جس کا نام ہی دلوں میں دہشت اور ہیبت پیدا کر دیتا ہے۔ تمام دنیا میں اس کی کوئی ڈھائی ہزار اقسام پائی جاتی ہیں۔ ان میں سخت زہریلی صرف ۲۵۰ ہیں اور باقی میں سے ۲۰ نیم زہریلی ہیں۔ ان کے علاوہ جتنے سانپ ہیں سب بے ضرر ہیں۔ سانپ کی آنکھیں ہمیشہ کھلی رہتی ہیں اس لیے کہ اس کے پپوٹے نہیں ہوتے اور سانپ کی نظر میں ایک خاص کشش ہوتی ہے۔ اس کے کان بھی نہیں ہوتے۔ اس کے پیر نہیں ہوتے اور یہ اپنی پسلیوں کے بل زمین پر بڑی تیزی سے پیچ کھاتا ہوا چلتا ہے۔ یہ گوشت خور ہے اور اس کی عام غذا چوہے، مینڈک، چھپکلی اور چھوٹے سانپ وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس کے کاٹنے سے جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس کا زہر ان گلٹیوں یا غدودوں میں ہوتا ہے جو اس کے دانتوں کی جڑوں میں ہوتی ہیں۔ اس کے ڈستے ہی انسان کے حواس اور قوت گویائی سلب ہونے لگتی ہے، جسم سُن اور خون جمنے لگتا ہے۔ ہندوستان میں اس کے زہر کا بہترین علاج اب تک تمباکو کو سمجھا گیا ہے خصوصاً حقے کی کیٹ۔

سانپ کی اکثر قسمیں انڈے دیتی ہیں لیکن بعض سنپولے بھی جنتی ہیں۔ عام طور پر یہ ایک زمین پر رینگنے والا جانور ہے لیکن اس کی بعض قسمیں درختوں پر رہتی ہیں، پانی میں تیرتی ہیں اور بعض ہوا میں اڑتی ہیں۔[۵۱]

رموزِ بیخودی

کلیات اقبال، فارسی، اشاعت چہارم ۱۹۸۱ء

باز چوں با صعوہ خوگر می شود
از شکار خود زبوں تر می شود ص ۱۲۷

"صعوہ" Wagtail

ممولا چھوٹا سا پھرتیلا پرندہ ہے۔ اسکی غذا کیڑے مکوڑے ہیں۔ یہ پرندے زیادہ تر چشموں، جھیلوں اور ساحلی علاقوں میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ ممولا اپنی دم اوپر نیچے کرتا رہتا ہے اور یہ کیفیت ہر وقت دیکھنے میں آتی ہے۔ ممولا مزاجاً نقل مکانی کرتا ہے۔ ممولے یوریشیا اور افریقہ کے معتدل علاقوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ان کی بعض اقسام جنوب مشرقی ایشیا میں سردی کا موسم گزارتی ہیں۔ ممولوں کی ایک قسم ایسی بھی ہے جسے مچھلیاں بہت پسند ہیں گویا مچھلیاں ان کی مرغوب غذا ہیں۔ یوریشیا کا ممولا بالعموم اپنی دم کو حرکت نہیں دیتا۔ اس کا مزاج عام طور پر دوسرے ممولوں سے قدرے مختلف ہوتا ہے اور اگر جنبش بھی دے تو اوپر نیچے کے بجائے کسی قدر گول دائرے میں حرکت کرتا ہے۔ افزائش نسل سے قبل ممولا غول پسندی کا ثبوت دیتا ہے۔ موسم سرما میں ان کی نقل مکانی ایک ساتھ اور بڑی تعداد میں ہوتی ہے۔ ممولا اپنا گھونسلا زمین پر بناتا ہے اور یہ زم و نازک گھاس پھوس، پر اور بالوں کا ہوتا ہے۔ یہ دوسرے پرندوں کا گھونسلا بھی استعمال کر لیتا ہے۔ یہ چار سے سات تک انڈے دیتا ہے۔ ممولوں میں نر بھی بطور انڈے نکالنے میں مدد کرتا ہے۔

دلدل اندیشہ ات طوطی پرست
آنکہ گامش آسماں پیما و راست ص ۱۴۲

"دلدل"

حضرت علیؓ کی سواری کا جانور جسے رسول کریم صلعم نے عطا فرمایا تھا۔ بعض روایات میں اسے خچر کہا گیا ہے اور کہیں اسے گھوڑا بتایا گیا ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہ رسول کریم صلعم کا عطا کردہ جانور تھا۔ وہ سفید مائل بہ سیاہی خچری جو حاکم اسکندریہ نے رسول مقبولؐ کو نذر میں دی تھی اور آپؐ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی۔

"طوطی" Parroquet

توتی ایک خوش آواز چھوٹی سی چڑیا کا نام ہے۔ جو توت کے موسم میں اکثر دکھائی دیتی اور شہتوت کمال رغبت سے کھاتی ہے، چنانچہ اسی وجہ سے اس کا نام توتی رکھا گیا ہے۔ عرب نے اسکا املا طوطی کر لیا ہے۔

پیام مشرق

(کلیات اقبال، فارسی، اشاعت چہارم ۱۹۸۱ء)

عقاباں را بہائے کم نہد عشق
تذرواں را بباز اں سر دہد عشق ص ۱۹۶

عُقاب Eagle

بڑے شکاری پرندے جنہیں عقاب کہا جاتا ہے، ان کی تقسیم اس نوع کی ہے کہ ان کے ہم جنس ایسے ہی پرندوں پر مشتمل ہیں، ان میں سب سے زیادہ شاہانہ انداز گولڈن (سنہری) عقاب کے ہیں جو قطب شمالی میں قیام پذیر ہوتا ہے اور کبھی کبھی یوریشیا اور شمالی امریکا کے بڑے پہاڑی علاقوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کی نایابی کی اصلی وجہ تمام نہاد شکاریوں کی اندھا دھند شکار کی ہوس ہے۔ سنہری عقاب بلاشبہ ایک بڑا شکاری ہے جو اپنے طاقتور پنجوں سے خرگوش، مختلف قسم کی گلہریاں مارموٹ Marmot وڈچک Woodchuck اور عام گلہری کا شکار کرتا ہے۔ ایشیا میں اسے شکار کے لیے سدھایا جاتا ہے اور اس سے بہت شکار کیا جاتا ہے بغیر باز شکرے کے۔ سنہری عقاب رومیوں کے اقتدار کی علامت خیال کیا جاتا تھا۔ اس کا وجود فتح کی نشانی پر منتج ہوتا ہے ہر رومی جم غفیر میں۔ رومی اسے عقیلا Aquila کہتے ہیں اپنی اصلی کی وجہ ہے۔

سنہری عقاب طویل العمر پرندہ ہے۔ اور جہاں یہ ایک مرتبہ اپنا گھونسلا بنا لیتا ہے، وہاں سالہا سال قیام کرتا ہے۔ گو یہ بعض اوقات درختوں میں گھونسلا بنا لیتا ہے۔ لیکن اس کا پسندیدہ آشیانہ ڈھلوان چوٹی پر ہوتا ہے۔ جہاں پہنچنا آسان نہیں ہوتا۔ عقاب اپنا گھونسلا بڑا اور بھاری بھر کم بناتے ہیں۔ شاخوں سے اور اس کی ہر سال دیکھ بھال کر کے اس کو مضبوط تر کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک جھول میں دو انڈے دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایک بھی۔ دوسرے شکروں کی طرح اس کے انڈے عام طور پر سفید ہوتے ہیں مختلف رنگوں کے بھورے دھبوں کے ساتھ۔ مادہ زیادہ تر انڈے نکالنے کا کام کرتی ہے لیکن نر بھی اس میں مختصر وقفوں کے لیے اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔ یہ عمل چھ ہفتے جاری رہتا ہے۔ دونوں نر اور مادہ اپنے بچوں کو غذا فراہم کرتے ہیں۔ لیکن اس میں غالب حصہ نر کا ہوتا ہے مادہ کے مقابلے میں۔ وہ بسا اوقات اپنے بچوں کی پرورش میں لگا رہتا ہے۔ اس کے بچے کم سے کم گیارہ ہفتے گھونسلے میں رہتے ہیں۔ تب کہیں جا کر پرواز کے قابل ہوتے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا قومی پرندہ بالڈ عقاب Bald Eagle ہے جو سنہری عقاب کے مقابلے میں کم تر ہے عادات و اطوار میں لیکن دیکھنے میں کم تر نہیں۔ یہ بھی شکار کرتا ہے اپنے لیے خرگوش وغیرہ کا۔ سنہری عقاب کی طرح یہ بڑے جانوروں کے شکار پہ قادر نہیں لیکن بڑے شکاروں میں ہر قرنا تک اس کی رسائی ہوتی ہے لیکن اس کی خاص غذا مچھلی ہے۔ بالڈ عقاب کی ایک پسندیدہ شاطرانہ چال یہ ہے کہ وہ ماہر ماہی گیر کو پریشان کر دیتا ہے اور مجبور کرتا ہے کہ وہ پانی سے اپنا جال باہر کرے جس پہ عقاب اکثر جھپٹتا ہے قبل اس کے کہ مچھلی پانی میں داخل ہو۔

اگرچہ بالڈ عقاب کی پرورش پورے شمالی امریکا میں ہوتی ہے لیکن اب یہاں تقریباً نایاب ہے اور رائج بکثرت الاسکا اور فلوریڈا میں پایا جاتا ہے۔ فلوریڈا میں گزشتہ سالوں میں اس کی افزائش بہت متاثر ہوتی ہے۔ لیکن اس کی وجوہ نامعلوم ہیں یقینی طور پر (یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کیوں ہے؟) اگرچہ اس کو وہاں تحفظ حاصل ہے اور بہت کم شکار کیا جاتا ہے

گو یہ طویل عمر ہے اور دو انڈے دیتا ہے مگر سالانہ شرح اموات کی تلافی کی طرف اس کا دھیان نہیں جاتا۔ درخت کی بلند شاخوں میں اپنا آشیانہ بناتا ہے۔ اور سال بہ سال وہاں جوڑے کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ آبادی کے بڑھنے درختوں کو اکھاڑ پھینکنے کی وجہ سے اس کا آشیانہ تباہی کی زد میں آجاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی افزائش پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ مزید براں ڈی ڈی ٹی کا چھڑکاؤ بھی اس کے لیے ضرر رساں ثابت ہوا ہے۔ نوجوان سال عقابوں کو شمال کی جانب پرواز کرتے دیکھا گیا ہے کینیڈا کے لیے اپنے گھونسلے چھوڑ کر۔

اسی جنس میں بالڈ عقاب کے ساتھ ساتھ ایک بڑی تعداد دوسرے عقابوں کی بھی ہے جنہیں عام طور پر دریائی عقاب کہا جاتا ہے۔ یہ سب ملتے جلتے ہیں۔ یہ سفید سر یا دم کے لحاظ سے بہت زیادہ مشابہ ہیں۔ بعض اقسام ان کی سفید سر یا سفید دم سے بے نیاز ہیں۔ بعض کے صرف سفید دم ہوتی ہے۔ ایک افریقہ میں ہے تو دوسرا مڈغاسکر میں اور تیسرا ملائی علاقوں اور سلیمان جزائر میں۔ ایک چوتھا سفید دم کا بحری عقاب ہے جو گرین لینڈ اور آئس لینڈ سے ہوتا ہوا سائبیریا تک پہنچتا ہے۔ یہ عقاب کے شائقین کے لیے ایک معما بنا ہوا ہے عقاب بحری کے طور پر، ایک ایسی اصطلاح ہے جو مدت سے متروک ہے اور کہیں استعمال بھی نہیں کی گئی۔ حالانکہ یہ ہے کہ پرندوں کے مطالعے کے ماہرین نے بھی اسے استعمال نہیں کیا۔

یہاں قابلِ ذکر ایک اور عقاب بھی ہے جسے ہارپی عقاب Harpy Eagle کہتے ہیں۔ یہ غارت گر جنگل کا باسی ہے، جنوبی میکسیکو سے ہوتا ہوا، ایمیزن کے جنگلات سے گزرتا ہوا جنوبی برازیل تک پہنچتا ہے۔ یہ قدآور اور کلغی دار پرندہ اپنے قبیلے میں سب سے مضبوط پنجوں کا جانور ہے۔ یہ طوطے کی قسم کے پرندوں کو کھاتا ہے۔ اس کی خاص غذا ایک سحافی باسی آئی Al ہے یا تین انگوٹھوں کا، ایک قسم کا دودھ پلانے والا جانور جس کے پیر پنجوں کی طرح ہوتے ہیں اور جو زیادہ تر درختوں پر رہتا ہے۔

اگر بینی نداری بحر و صحرا ست
اگر تری بہر موجش نہنگ است

نہنگ Crocodile (ص ۲۲۷)

اصلاً رینگنے والے جانوروں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مگرمچھ، کچھوے، چھپکلی اور سانپ۔ چھپکلی اور سانپ کو ایک گروپ میں کیوں رکھا گیا ہے۔ یہ ایک الگ کہانی ہے۔ گھڑیال ان سب میں لمبا اور مضبوط ترین ہے۔ بعض ان میں بیس فٹ تک لمبے ہوتے ہیں، چھوٹے اپنے پیشرو ڈائنو کے مقابلے میں جن کی لمبائی ۸۰ فٹ تک ہوتی تھی۔ تمام مگرمچھ اتنے بڑے قد و قامت کے نہیں ہوتے۔ ان کی تقریباً بیس اقسام ہیں اور ان میں سے کچھ چھ یا سات فٹ سے ہرگز آگے نہیں بڑھتے اور یہ بھی ایک طویل مدت میں۔ ان کا آغاز بالکل معمولی طریقے پر ہوتا ہے۔ ان کی ابتدا بطخ کے ایک انڈے کے مانند ہوتی ہے۔ مادہ مگرمچھ بڑی تعداد میں انڈے دیتی ہے ایک گھونسلے میں جسے وہ بناتی ہے اور یہ گھونسلا بھی کیا ہوتا ہے گویا پتیوں کا ایک ڈھیر

اور جب یہ ڈھیر ڈھے جاتا ہے یا منہدم ہوتا ہے، تو یہ باغبان کے کام آتا ہے کہ وہ اس کو سبزی اُگانے کے کام میں لاتا ہے۔ یہ یہ اپنے گھونسلے میں انڈے سیتی ہے کوئی دو ماہ تک، بعض اوقات، ہمیشہ نہیں۔ بوڑھا مگرمچھ قرب وجوار پر نظر رکھتا ہے کہ اس میں کوئی خلل نہ ہو۔ ایسے موقع پر مادہ مگرمچھ اپنے نر پر سب سے زیادہ کڑی نگاہ رکھتی ہے جو شبہ سے بالاتر نہیں ہوتا کہ وہ اس کو لقمہ نہ بنالے۔ مگرمچھ کے بچے پیدائش کے بعد آٹھ یا دس انچ کے ہوتے ہیں اور جب وہ پیدا ہوجاتے ہیں تو اپنی دیکھ بھال خود کرتے ہیں، وہ اپنی ضروریات خود پوری کرتے ہیں اور کیڑے اور چھوٹی مچھلیوں کو اپنی غذا بناتے ہیں اور اگر ان کو کافی مقدار میں غذا ملے تو یہ جلد بڑھ جاتے ہیں۔ ان کے قدوقامت کا انحصار وافر غذا اور گرمی پر ہے۔ اگر ایک بچے کو چھوٹے سے تالاب میں رکھا جائے جو زیادہ گرم نہ ہو تو اس کی افزائش بہت کم ہوگی۔ شاید ایک انچ یا اس سے کم ایک سال کی مدت میں، بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک فٹ یا زیادہ بڑھے ایک سال میں۔ تمام رینگنے والے جانور گرم خطوں کے باسی ہیں اور ان کی نقل وحرکت اور غذا گرم موسم پر موقوف ہے۔ اگر ان کو گرمی نہ ملے تو یہ نقل وحرکت نہیں کرسکتے۔ حد یہ ہے کہ جامد ہوجائیں گے تا آنکہ ان پر موت واقع ہوجائے۔ یورپ کے سرد علاقوں میں یہ جانور سردی کے پورے موسم میں سوتے رہتے ہیں اور جوں ہی موسم گرم ہوتا ہے ان کی آنکھ کھلتی ہے اور ان میں زندگی کے آثار پیدا ہوجاتے ہیں۔ ٹھنڈے علاقوں میں انہیں گرم رکھنے کے لیے مصنوعی گرمی کے انتظامات کرنے پڑتے ہیں۔

ایک مگرمچھ کے چار پیر ہوتے ہیں چھپکلی کی طرح، وہ بہت مضبوط نہیں ہوتے جو اس کو تیز اور دور تک جانے میں مدد دیں وہ زیادہ وقت پانی میں گزارتا ہے۔ اس کی دم بالعموم سادہ ہوتی ہے، لیکن خاصی گہری شروع سے آخر تک۔ اس طرح اس کو تیرنے میں مدد ملتی ہے اور یہ مچھلی کی طرح تیر سکتا ہے۔ یہ اپنے شکار کے لیے زیادہ زحمت گوارا نہیں کرتا بلکہ آسان ترین طریقہ اختیار کرتا ہے۔ اس کی آنکھیں اور اس کے کان اس کے سر کے بہت قریب ہوتے ہیں، جب یہ بھوکا ہوتا ہے تو یہ پانی میں جاتا ہے۔ اس کے کان، ناک اور آنکھ کا حصہ برائے نام سطح سے اوپر رہتا ہے اور اس طرح یہ اپنے شکار کا انتظار کرتا ہے۔ بمشکل ہی یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں کوئی گھڑیال چھپا ہوا ہے۔ یہ اتنی خاموشی اور ہوشیاری سے اپنے شکار کے پاس پہنچتا ہے کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا کہ یہاں کوئی مگرمچھ موجود ہے اور اسی خاموشی سے شکار کو پکڑتا ہے کہ اس کا صید حیران رہ جاتا ہے۔ اور پھر اتنی شدت اور تیزی سے اس کو لے کر غائب ہوجاتا ہے۔ گوشت پھینک کر بھی اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل کچھوے کے ساتھ بھی جاری رہتا ہے اور یہ منظر لطف سے خالی نہیں ہوتا کہ کس طرح یہ ان کے سر کو پکڑتا ہے۔ گھڑیال بڑی خاموشی سے، ان جانے انداز میں، کچھوے پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور کچھوا بھی بڑی بے نیازی سے پیش آتا ہے تا آنکہ وہ حملہ کرے اور یہ اپنا سر اندر چھپالے۔ پھر گھڑیال یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اس کی تلاش میں نہیں تھا! یہ بڑا مکار اور پُرفریب جانور ہے، اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا پالتو ہونے کے باوجود۔

سب سے لمبے گھڑیال جزائر شرق الہند، ملایا اور آسٹریلیا میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی لمبائی کوئی تیس فٹ تک ہوتی ہے اور یہ ہمیشہ دریا یا دلدلی علاقوں ہی میں نہیں رہتا بلکہ کبھی کبھار ان سے باہر بھی نکل آتا ہے۔ یہ خطرناک ترین گھڑیال ہے اور افریقی گھڑیال بھی اس سے کم نہیں جو دریائے نیل میں ہوتا ہے۔ شمالی امریکہ کا گھڑیال جو جنوب مشرقی علاقوں میں رہتا ہے، اتنا طویل ثابت نہیں ہوتا۔ نسبتہً "خوبصورت" ہوتا ہے اور ذہین بھی۔ اسے آسانی سے سدھایا جاتا ہے اور اس میں کچھ اس کے آثار بھی پائے جاتے ہیں، لیکن مالک یا خدمت گزار کے لیے اس کے یہاں جذبۂ شکر گزاری نہیں ملتا۔ اس کی کھال بڑی قیمتی شے ہے۔ اس سے خوبصورت صندوق (سوٹ کیس) اور جوتے بنائے جاتے ہیں۔ دو گھڑیال قابلِ ذکر ہیں ایک جنوبی چین کا، جو نسبتہً غیر اہم ہے سب سے عمدہ گھڑیال، ایک چھوٹا سا افریقی گھڑیال ہے، یہ چھ فٹ سے زیادہ لمبا نہیں ہوتا اور دیکھنے میں بھی گھڑیال کا بچہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ عام طور پر گھڑیال خاکستری رنگ کا ہوتا ہے۔ مضبوط قد و قامت کا، چوڑے سر اور نمایاں گردن کا۔ اس کی آنکھ میں بڑا حسن پایا جاتا ہے، بڑی اور سیاہ مسکراتی ہوئی۔ اس میں رنگ بدلنے کی بڑی صلاحیت ہے، ایک دن پیلا ہے تو دوسرے دن گہرے بادامی رنگ کا، اور ایک مرتبہ بالکل ہی گہرے خاکی رنگ کا۔[۱۵] دوسرے رینگنے والے جانوروں سے مختلف اس کی آواز زیر و بم کے درمیان کی چیز ہے۔

قبائے زندگانی چاک تا کے؟
چو موراں آشیاں در خاک تا کے؟ (ص ۲۴۵)

"مور" Ant

چیونٹی اپنی فہم و فراست، زیرکی و دانائی کے لیے ضرب المثل کا درجہ رکھتی ہے۔ چیونٹیاں چھوٹی بھی ہوتی ہیں اور بہت چھوٹی بھی اور بڑی بھی ہوتی ہیں، اور بڑے بڑے چیونٹے بھی ہوتے ہیں۔ ان کی اوسط عمر ۱ سال ہوتی ہے۔ اکثر سیاہ رنگ کی، بعض سادہ ہوتی ہیں اور آدھی سرخ اور بعض بالکل لال چیونٹے، بعض چیونٹیاں پردار بھی ہوتی ہیں۔ جانوروں میں ان کی ہمت اور مشقت معیاری خیال کی جاتی ہیں۔ ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے جس کے حکم کے تابع سب ہوتے ہیں۔ زیادہ تر چیونٹیاں مادہ ہوتی ہیں اور کارکن اور سپاہی۔ ان کے نر زیادہ نہیں ہوتے۔ تھوڑی سی عمر پا کر مر جاتے ہیں اور ان کی ملکائیں اور کارکنائیں البتہ چھ چھ سات برس کی عمر پاتی ہیں۔ مٹھائی اور نمکین غذاؤں سے لے کر مُردار تک یہ سب کچھ کھا لیتی ہیں، اور اپنی زندگی بڑی سلیقہ مندی اور باقاعدگی کے ساتھ گزارتی ہیں۔ ان کے بل زمین دوز ہوتے ہیں اور اندر ہی اندر بہت دور تک پھیلے ہوتے ہوتے ہیں اور ماہرین کا بیان ہے کہ ان کے اندر سڑکیں بنی ہوتی ہیں، نالیاں بنی ہوتی ہیں، پل بنے ہوتے ہیں اور صفائی کا پورا انتظام رہتا ہے ان کے اندر فوجی نظام بھی ہوتا ہے اور بہت سی چیونٹیاں سپاہ کا کام کرتی ہیں۔ ان کی اقسام اب تک پانچ ہزار سے زیادہ شمار کی جا چکی ہیں۔[۱۶]

زندگی سوز و ساز، بہ ز سکونِ دوام
فاختہ شاہیں شود، از تپشِ زیر دام (ص ۲۵۱)

"فاختہ" Dove

جنگلی فاختہ کا ذکر دلچسپی سے خالی نہیں۔ اس کی پندرہ اقسام یوریشیا اور افریقہ میں پائی جاتی ہیں۔ یورپ کی جنگلی فاختہ شاعری اور عوامی گیتوں کی جانی پہچانی "شخصیت" ہے اور بڑی تعداد میں ہے۔ گو عام طور پر شکار کی جاتی ہے۔ چین کی فاختہ اب دنیا کے دوسرے خطوں میں بھی پائی جاتی ہے خاص طور پر ہوائی اور آسٹریلیا میں۔ بحر روم کے خطے کی ایک فاختہ ایسی ہے جو شمالی اور مغربی یورپ میں باغوں میں اپنا گھونسلا بناتی ہے اور جس کا شکار ممنوع قرار دیا گیا ہے [۲۲]

مست ترنم ہزار طوطی و دراج و سار (ص ۲۶۱)

"دُراج" Partridge

تیتر کا خاندان خاصا بڑا ہے۔ اس میں عام مرغیاں، کبوتر، تیتر، فاختہ وغیرہ شمار کیے جاتے ہیں۔ اس کی ۲۰۸ اقسام کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ یہ سلسلہ منقش ہوے بٹیر جو شکل کوریا (کنجشک خاد) سے بڑا ہوتا ہے سے لے کر قوی الجثہ آرگس تدرو اور مور جو اس قبیلے کے پرندوں کا سرخیل ہے تک پہنچتا ہے۔

یورپ، ایشیا و افریقہ کے بٹیر اور تیتر اور اسی نوع کے دوسرے پرندے ۹۵ اقسام پر مشتمل ہیں۔ یہ اتنے مختلف النوع ہیں کہ ان میں امتیاز کرنا مشکل ہے زیادہ تر یہ اوسطاً سادہ رنگ، چھوٹے سے درمیانہ قد و قامت کے پرندے، چھوٹے تر مضبوط از زور آور، زیادہ بہتر امریکی نوعوں کے مقابلے میں۔ ان کے دانت دندانے دار نہیں ہوتے۔ ان کے جبڑے کے اوپر یا نیچے کا حصہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ ان میں زیادہ تر، اگرچہ سب نہیں، ساق کی پچھلی طرف پر رکھتے ہیں۔ یوریشیا کے زیادہ تر حصے افریقہ، آسٹریلیا ملائی خطوں میں منڈلاتے نظر آتے ہیں، ایک قسم کے تیتر کے ساتھ جو چکور سے مشابہ ہوتا ہے۔

تیتر خوش رنگ پرندہ ہے۔ بعض خوش رنگ نہیں ہوتے۔ اسے پالا جاتا ہے اور اسے لڑاتے بھی دیکھا گیا ہے۔ پالنے والے اس کی لڑائی میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اس کا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور موسم سرما میں اس کو لوگ کھاتے ہیں۔ تیتر کی خوش آوازی مسافر کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے [۲۳]

"سار" Starling

سار کو عرف عام میں مینا کہا جاتا ہے۔ یہ ایک کالا پرندہ ہے۔ پنجرے والے پرندوں میں مینا کا نام سرفہرست ہے جو اپنی "باتوں" سے دل لبھاتی ہے۔ یہ ایشیائی پرندوں میں نہایت مقبول ہے اور برصغیر ہند و پاک اور لنکا میں بکثرت ملتی ہے پہاڑی مینا قدرے مختلف ہے۔ رنگ روپ اور قد و قامت میں۔ پہاڑی مینائیں غول در غول جنگلوں میں شور مچاتی ہوئی روزی کی تلاش میں گھومتی ہیں اور پھلوں پر عام طور پر گزارہ کرتی ہیں۔ اس کی آواز کہیں کم سنائی دیتی ہے اور کہیں زیادہ۔ بعض اوقات اس کی آواز دوسرے پرندوں سے مشابہ ہوتی ہے اور کبھی کبھی ان سے مختلف بھی۔ مینا جب پنجرے میں ہو تو انسانی آواز کی نقل خوب کرتی ہے اور کوئی دوسرا اس کا مقابلہ نہیں کرتا۔

جنوبی ایشیا کی عام مینا دس انچ قد وقامت کی ہوتی ہے۔ خاکی اور سیاہ، اس کے بازوؤں پر دھبے ہوتے ہیں اور ایک چھوٹی سی کلغی۔ اور اس کی آنکھوں کے اردگرد زعفرانی رنگ ہوتا ہے۔ یہ بہت شور مچاتی ہے اور اپنی عادات واطوار کے اعتبار سے بولنے والی مینا سے مختلف ہے۔ اس لیے لوگ اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں اور اگر اسے پنجرے میں مقید کیا جائے تو یہ نہ باتیں کرتی ہے اور نہ صاحب خانہ سے مانوس ہوتی ہے اور اس میں پہاڑی مینا جیسی کشش وجاذبیت نہیں ہوتی۔ یہ دنیا کے مختلف ملکوں میں متعارف کرائی گئی ہے۔ اور وہاں اسٹارلنگ کے نام سے جانی جاتی ہے۔

اسٹارلنگ کی ۱۱۱ اقسام قدیم دنیا سے متعلق ہیں جن کے بڑے مراکز حبشہ اور ایشیائی خطے ہیں۔ ان میں بعض خاندان ایسے ہیں جو پورے طور پہ جانے پہچانے ہیں مگر ان کی خاندانی قدامت متعین نہیں۔ سار غالباً ترغد Thrush کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ قدیم ترین عنصری ڈھانچے اور سار اور ترغد کے مابین کا تعین میں مدد دیتے ہیں۔

یہ سال میں ایک مرتبہ کریز کرتا ہے۔ بچوں کو جنم اور تربیت دینے کے فوراً بعد۔ لفظ اسٹارلنگ (سار) کے معنی چھوٹے ستارے کے ہیں اور ان میں زیادہ چھوٹے اسٹارلٹ Starlet کہلاتے ہیں۔ ان کے تازہ پروں کے سروں پر پیلے رنگ کے دھبے بتدریج موسم سرما میں رخصت ہوجاتے ہیں۔ بہار میں جاکر یہ چمک دار سیاہ رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ چونچ کا رنگ بھی عام سار میں بدلتا ہے۔ جب وہ موسم بہار میں بچوں کی پرورش اور تربیت کرتے ہیں۔

اگرچہ سار اپنی پیدائش کے اعتبار سے جنگلی پرندہ ہے لیکن ان میں بہت کم جنگلی علاقے میں رہتے ہیں۔ اکثر شہروں کی کھلی فضا میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی عام جنس انسانوں سے مانوس ہے اور بکثرت زرعی علاقوں میں رہتے ہیں۔ ان کی خاص غذا کیڑے مکوڑے اور پھل ہیں لیکن جو انسانی آبادی کے قریب رہتے ہیں وہ اپنی غذا کے انتخاب میں محتاط ہیں اور متنوع غذا کے شائق ہیں جس میں چڑیوں کے انڈے اور باورچی خانے کا استعمال شدہ سامان شامل ہے۔

معروف مینا گزشتہ صدی میں دنیا کے مختلف علاقوں میں متعارف کرائی گئی۔ اس نے اپنے قدم مضبوطی سے جمائے جنوبی افریقہ، ہوائی، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور بہت سے جزائر بحرالکاہل، ہند اور جنوبی اوقیانوس کے جزائر میں۔ ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ کلغی والی مینا جنوب مشرقی ایشیا کی، متعارف ہوئی وینکوور اور برٹش کولمبیا میں۔ اس وقت برٹش کولمبیا میں تقریباً بیس ہزار مینائیں موجود ہیں اور ان کی تعداد میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ میناؤں کا ہجوم کیلیفورنیا کے باغات کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔

سار خاندان میں گھونسلا بنانے کی عادت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ لیکن ان میں اکثر کا مطالعہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ نر اور مادہ میں تعلق خاطر بہت ہوتا ہے۔ اور دونوں مل جل کر فرائض گھونسلا بنانے میں ادا کرتے ہیں۔ ان کے انڈے عام طور پر سبزی مائل ہوتے ہیں اور بعض کے سفید بھی۔ بہت سے خاندانوں میں یہ انڈے بھورے دھبے والے ہوتے ہیں ان کا چھول دو سے لونگ ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر تین سے پانچ بچے دیتے ہیں۔ زیادہ تر سار اپنے گھونسلے سوراخوں میں بناتے ہیں

اور بعض درختوں میں سوراخ بنا کر رہتے ہیں یا تو قدرتی طور پر بنے ہوئے سوراخ یا دوسرے پرندوں کے چھوڑے ہوئے ٹھکانے ہد ہد وغیرہ کے۔ کچھ ڈھلوان چٹانوں میں رہتے ہیں یا دیواروں کے طاقچوں میں۔ کچھ بند اور پشتوں میں سکونت اختیار کرتے ہیں۔ وہ سار جن کا تعلق بنی نوع انسان سے ہے وہ عمارتوں میں اپنی قیام گاہ بناتے ہیں جہاں کہیں موقع ملتا ہے۔ یہ ماہر ہیں اپنا آشیانہ بنانے میں گرجے گھر کے گھنٹے، مینار اور اٹیک میں۔ بعض سار اپنا گھونسلا بیا جیسا بناتے ہیں[۵۱]

تن نرم و نازک بہ تیہو گذار

رگ سخت چوں شاخ آہو بیار[۵۲]

"تیہو" Quail

تواہ لووں کا خاندان اس قدر متنوع ہے کہ اس کی قدرتی تقسیم ایک مسئلہ بنی ہوتی ہے۔ لیکن تین ایک ہی طرح کے ایسے خاندان ہیں جنہیں بعض خصوصیات کی بنا پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ امریکا کے لوے، امریکا، افریقہ اور یورپ کے لوے اور تیتر اور خالص تدرو اور مور۔

امریکا کے لوے درمیانے اور چھوٹے قد کے پرند ہیں جو شکل میں مرغ سے بڑے۔ ان پر تدرو اور تیتر جیسے پر نہیں البتہ دندانے دار ہوتے ہیں۔ جو دوسرے دو خاندانوں میں مفقود ہیں۔ اس کی ۳۳ اقسام دس قبیلوں میں منقسم جنوبی کینیڈا سے شمالی ارجنٹینا تک پائی جاتی ہیں۔

امریکا کے اصل لوے جو ان میں بہت معروف ہیں، باب وائٹس Bobwhites ہیں۔ مشرقی اور جنوبی جھاڑی دار علاقوں میں گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں اور کیلیفورنیا کے کلغی دار لوے بحرالکاہل کے ساحل تک دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ دونوں (خاندان) اقسام دوسرے لووں کی طرح شکار کے ہر دلعزیز پرند ہیں کتے ان پر حملہ آور ہوتے ہیں لیکن یہ تیز رفتاری سے سیدھے اڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور اس طرح شکاری کے لیے بڑی آزمائش ثابت ہوتے ہیں۔ یہ اندرون ملک رہتے ہیں اور حقیقتہً ایک عمدہ غذا ہیں۔

ان پرندوں کی قیام گاہ کا شہری آبادیوں میں تبدیل ہونا، اور ان کا انسانوں سے مانوس ہونا، ایک خوش آئند علامت ہے یہ زیادہ آسانی اور سہولت سے کم آباد علاقوں میں رہتے اور اڑتے پھرتے ہیں۔ اور انھوں نے خوش الحان پرندوں کا درجہ حاصل کر لیا ہے اور بعض تو شہری پارکوں میں بھی آجاتے ہیں۔ باب وائٹ لوے سیٹی کی آواز سے متوجہ کرتے ہیں، گویا اپنی آمد کا اعلان کرتے ہیں۔ امریکا کے مشرقی اور جنوبی شہروں میں اتنی کثرت سے ہو گئے ہیں کہ ان کا شکار ممنوع قرار دیا گیا ہے اس طرح سے کے لوے جھنڈ کے جھنڈ باغوں میں آتے ہیں گو کم ہو جاتے تھے۔ سان فرانسسکو کے باغات اور مغربی ساحلی شہروں کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔

کیلیفورنیائی لوا اور باب وائٹ لوا دونوں کو نیوزی لینڈ میں متعارف کرایا گیا، حیرت زدہ نتائج کے ساتھ۔

پہلے کیلیفورنیائی لوے کو ۱۸۹۵ء میں شمالی جزائر میں بھیجا گیا اور اس عمل کو آئندہ سالوں میں برابر جاری رکھا گیا۔ یہ پرندے وہاں کے سازگار ماحول میں خوب پھلے پھولے اور صدی کے ختم ہوتے ہوتے اتنا کثیر تعداد میں ہو گئے کہ اس علاقے میں ان کا شکار کر کے بازار میں فروخت کیا گیا اور بیشتر انگلستان کو درآمد کیے گئے۔ آج بھی یہ لوا بکثرت دیکھا جاتا ہے شمالی جزائر کے خاردار جھاڑی کے علاقوں میں، ان کے جھنڈ کے جھنڈ آکلینڈ اور سان فرانسسکو کے خوبصورت پارکوں میں منڈلاتے نظر آتے ہیں۔ شمالی جزائر میں باب وائٹ لوے ۱۸۹۸ء اور ۱۹۰۵ء کے درمیان بھیجے گئے۔ یہ پرندے وہاں پروان چڑھ سکے۔ اور آئندہ سالوں میں بتدریج کم ہوتے گئے۔ اکا دکا ادھر ادھر دیکھنے میں آ جاتے ہیں، بمشکل اپنے وجود کا ثبوت دینے کے لیے۔

امریکا کے لوے نقل مکانی نہیں کرتے اور وہیں رہتے ہیں جہاں پائے جاتے ہیں۔ بجز مغرب کے ان پہاڑی علاقوں کے پرندوں کے جو موسم کی تبدیلی کے ساتھ نقل مکانی کرتے ہیں، جبکہ کچھ لوے چند میل کا فاصلہ طے کرتے ہیں، اپنی جائے پیدائش سے، اپنی پوری زندگی میں، اس لیے ان میں مقامی اثرات کا پایا جانا ایک فطری بات ہے۔ ان کے رنگ روپ اور قد و قامت میں، جب یہ صورت مستحکم اور نمایاں ہو جائے تو ان کا اپنا ایک مستقل مقام بن جاتا ہے۔ باب وائٹ کی چار اقسام ریاست ہائے متحدہ امریکا میں تسلیم شدہ ہیں اور چودہ اقسام مزید کیوبا، میکسیکو اور گوئٹے مالا میں موجود ہیں۔ یہ سب رنگ روپ اور قد و قامت میں ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہیں۔

مختلف قیام گاہوں، مغربی میدانوں اور پہاڑی علاقوں کے لوے خاکستری رنگ کے ہیں اور ان کے قبیلے یا خاندان کے دیگر لوے کلغی دار اور سیاہ دھاریوں یا نشانات سے مزین ہوتے ہیں ان میں سب سے بڑا اور سب سے خوبصورت پہاڑی لوا ہے، بعض وقت کلغی دار لوا کہلاتا ہے۔ بکثرت ملتا ہے۔ متوسط بلندیوں میں جنوبی را کی پہاڑوں میں۔ انہیں جیسے دوسرے پرندے ہیں جو مشرقی پہاڑیوں، فلوریڈا اور لوئیڈا کے میدانوں میں پائے جاتے ہیں۔ سفید سر اور بازو والے یہ چار ہزار سے نو ہزار فٹ کی بلندی پر اپنا آشیانہ بناتے ہیں۔

لوا ایک زوجی پرندہ ہے اور سب زمین پر گھونسلا بنا کر رہتے ہیں۔ یہ بڑی تعداد میں بچے دیتے ہیں۔ ایک جھول میں بارہ سے پندرہ انڈے دیتے ہیں۔ بعض گرم علاقوں میں ان کی افزائش اس سے بھی زیادہ ہے۔ سرد علاقوں میں ان کی افزائش نسبتاً کم ہے۔ تمام لوے زمین پر مضبوط قیام گاہ بناتے ہیں۔ عام طور پر سبزے میں چھپی ہوئی۔ تعمیرِ آشیاں اور بچوں کی پرورش کا فریضہ مادہ انجام دیتی ہے لیکن نر مدد کرتا ہے اور بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری سنبھالتا ہے۔ انڈے سینے کی مدت مختلف اقسام کے پرندوں میں مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ۲۱ سے ۲۵ دن تک۔ بعض بچے تیزی سے بڑھتے ہیں اور بہت جلد اپنی خوراک فراہم کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ان کے بازوؤں کے پر اتنی تیزی سے بڑھتے ہیں کہ ایک ہفتے کی قلیل مدت میں تھوڑا تھوڑا فاصلہ طے کرنے لگتے ہیں۔

لوے عموماً قبیلوں میں رہتے ہیں جوں ہی بچہ جوان ہوتا ہے قبیلے آپس میں مل جاتے ہیں۔ بعض اوقات اچھا خاصا قافلہ بن جاتا ہے۔ وہ خزاں اور موسم سرما میں غول کی شکل میں رہتے ہیں۔ باب وائٹ مشہور ہے اپنی اس عادت میں کہ قافلوں کے ساتھ رات میں بسیرا کرتا ہے چھوٹے تنگ حلقے میں۔ یہ پرندے آپس میں گھل مل جاتے ہیں زمین پر جن کی دم اندر اور سر باہر ہوتے ہیں۔ مغربی لوے زیادہ تر جھاڑیوں میں رات بسر کرتے ہیں یا نچلے درختوں میں زمینوں کی بجائے۔ یہ مغربی لوے قابل اعتماد پرند نہیں ہوتے کہ خطرے کے وقت تیز دوڑ کر اڑ جاتے ہیں۔ ان میں بہتوں کو خوراک کے لیے پکڑا جاتا اور بازار میں فروخت کیا جاتا تا آنکہ قانون نے یہ صورت حال بدل ڈالی۔

اصلی لووں میں سب سے چھوٹا لوا، چھوٹے منقش لوے ہیں جنہیں بعض اوقات تنیلا لوا کہا جاتا ہے۔ ایک جنس پورے جنوبی افریقہ میں پائی جاتی ہے اور دوسری نوع جنوبی ایشیا سے لے کر ہندوستان سے چین، ارکی نادا، فلپائن، انڈونیشیا سے آسٹریلیا تک دیکھنے میں آتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی چڑیاں جو شکل گوریا سے بڑی ہوتی ہیں۔ منقش لوے کشادہ میدانوں اور گیاہستان میں رہتے ہیں اور اتنی بڑی تعداد میں کہ انہیں ان جگہوں سے خارج کرنا آسان نہیں۔ تاہم جب وہ جھنڈ کی شکل میں تیزی سے اڑتے ہیں تو ان کی یہ پروازیں بڑی ناہموار اور لغزش سے معمور ہوتی ہیں۔ ان میں زیادہ مقامی پرندے ہیں۔ لمبی مسافت طے کر کے غذا کی تلاش میں جاتے ہیں۔

کوٹرنکس Coturnix جنس کے لوے اپنی بعض خصوصیات کی بنا پر نہایت ممتاز ہیں۔ اس قبیلے کے معروف ترین پرندے یوریشیا کے نقل مکانی کرنے والے لوے ہیں۔ ایک چھوٹا بھورے رنگ کا لوا جو باب وائٹ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے قابل ذکر ہے۔ جن پرندوں کی پرورش یورپ اور مغربی ایشیا میں ہوتی ہے وہ نقل مکانی کرتے ہیں جنوب سے بحرِ روم کو عبور کرتے ہوئے شمالی افریقہ میں۔ پہلے پہلی نقل مکانی برائے نام تھی تقریباً نہ ہونے کے برابر۔ اس کا ثبوت انجیل سے ملتا ہے کہ ایک ایسی نقل مکانی صحرائے سینا میں ہوئی جہاں بنی اسرائیل نے انہیں دو دن اور ایک رات رکھا۔ ایک محقق نے انجیل کے حوالے سے بتایا ہے کہ بنی اسرائیل نے کوئی نوے لاکھ بٹیر (لوے) موت کے گھاٹ اتاریں۔

بڑی تعداد میں لووں (بٹیروں) کی پروازیں انیسویں اور بیسویں صدی میں جاری رہیں۔ جہاں بازار میں ان کی فروخت اور عدم تحفظ کی وجہ سے کوٹرنکس تقریباً نایاب ہو گئے۔ اس صدی کے آغاز میں مصری انہیں بیس لاکھ کی تعداد میں برآمد کرتے رہے۔ یہ تعداد ۱۹۲۰ء میں تیس لاکھ تک پہنچ گئی۔ ۱۹۳۰ء تک بڑے جھنڈ ان کے ناپید ہو گئے۔ اسی طرح نقل مکانی دوسرے علاقوں میں بھی ہوئی۔ مشرقی ایشیا میں ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ بٹیروں کا قتل عام لاکھوں افراد کے ہاتھوں ہوا جہاں وہ جمع تھیں بندرگاہ آرتھر پر زرد دریا کو عبور کرنے کے لیے۔

جاپانیوں نے کوٹرنکس لووں کو کامیابی سے پالا اور ان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کیا۔ انڈے دینے والے پرندوں کی شکل میں، جاپانی انفرادی طور پر انہیں ان کے قد و قامت جیسے پنجروں میں رکھتے ہیں۔ اس طرح مفید انفرادی پرندے جال

میں دو سو انڈے دیتے ہیں۔ یہ خوبصورت چھوٹے انڈے، خوشنما دھبوں سے مزین، گہرے سرخ اور خاکی انڈے ٹرکیو کے بازاروں میں زیادہ ملتے ہیں مرغی کے انڈوں کے مقابلے میں۔

چونکہ انہیں آسانی سے حاصل اور مقید کیا جا سکتا ہے لہٰذا متعدد کوششیں کی گئی ہیں انہیں شمالی امریکہ میں متعارف کرانے کی۔ کاروباری نقطۂ نظر سے جدید ترین کوشش ۱۹۵۰ء کے وسط میں کی گئی جہاں ہزاروں کی تعداد میں بٹیریں جنوبی ریاستوں میں پہنچائی گئیں۔ گو کچھ پرندوں کو کامیابی سے پرورش کیا گیا آغاز کار میں، انجام کار ایسی ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ جن پرندوں نے خزاں میں نقل مکانی کی وہ پھر واپس نہ آئے جنہیں خلیجی ریاستوں میں بسایا گیا شاید وہ خلیج میکسیکو میں جاکر فنا ہو گئے۔

یوریشائی لوے کا قریبی عزیز نقل مکانی کرنے والا ہارلی کوئن لوا Harliquin Quail جنوبی افریقہ کا مکین جس کا سر، گلا اور سینہ چمکدار سیاہ سفید اور کتھئی رنگ کی دھاریوں سے مزین ہوتا ہے۔ یہ پرندے موسمی پروازوں میں بڑے بے اعتدال واقع ہوئے ہیں۔ بعض وقت یہ کسی علاقے میں بکثرت آجاتے ہیں، ہر جگہ بچے دیتے ہیں اور چند ہفتوں میں غائب ہو جاتے ہیں۔ ان کی پروازیں بارش کی رہین منت معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا ایک قریبی عزیز آسٹریلیا میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ ان کا ایک خاندان نیوزی لینڈ میں دیکھا گیا لیکن ۱۸۷۰ء سے وہاں بھی مفقود ہے۔

تمام دنیا میں لوے اپنی خوش الحانی کے لیے مشہور ہیں۔ یوں دیکھنے میں سادہ اور بے رنگ معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا گانا دل کو موہ لیتا ہے۔ یہی وہ پرندہ ہے جس نے شعراء سے لازوال، ابدی نغمے لکھوائے ہیں۔ ان میں شیلی، ورڈزورتھ اور ٹینی سن سرفہرست ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کے لیے موسم بہار کی ایک صبح گندم کے کھیت میں جاکر دیکھئے آپ دیکھیں گے کہ ایک چھوٹا سا پرندہ آپ کے قدموں کے قریب آتا ہوا دکھائی دے گا اور پھر آسمان کی بلندیوں میں پرواز کرتا ہوا نظر آئے گا اپنی خوش گلوئی کے ساتھ۔ یورپی اقوام نے اسے اپنا محبوب بنایا ہے اور اس کے نغمے اپنے ادبیات کے ذریعے پوری دنیا کو سنائے ہیں۔[۲]

عقاب دوربیں جوئے را نگفت
نگاہ ہم آنچہ می بیند سراب است ص ۲۷۸

جُرّہ / جوئینہ" Swan

راج ہنس۔ آبی پرندوں میں اس خاندان کی بڑی کثرت ہے۔ یہ پرندے پانی میں رہ کر بڑی عافیت محسوس کرتے ہیں اور وہیں آبی پودوں کو اپنی غذا بناتے ہیں اور جب پانی سے باہر ہوں تو گھاس اور غلہ ان کی محبوب غذا ہے۔ ان کا زمین پر چلنا خوشگوار اثر پیدا نہیں کرتا۔ ان کی سات معروف اقسام ہیں۔ ان میں پانچ سفید شمالی علاقوں میں رہتی ہیں کالی گردن کا راج ہنس جنوبی امریکا میں اور سیاہ راج ہنس آسٹریلیا میں۔ عام راج ہنس تالابوں کے ارد گرد دیکھنے میں آتا ہے یورپ اور

ایشیا کا ہمکن۔ سرخی مائل چونچ اور سر پر کالا دھبا اس کی نمایاں پہچان ہے۔ کالا راج ہنس خوبصورت ہوتا ہے اسے نیوزی لینڈ میں متعارف کرایا گیا۔ موسم سرما میں جھنڈ کی صورت میں رہتے ہیں لیکن بچے دیتے وقت یہ الگ ہو جاتے ہیں اور اس علاقے کی حفاظت بھی سخت گیری سے کرتے ہیں اس کے انڈے چار سے چھ تک ہوتے ہیں۔ انڈوں کو سینے کا فریضہ مادہ ادا کرتی ہے۔ اور دیگر ضروریات نر کے ذمے ہوتی ہیں اور بچوں کی حفاظت بھی اس کا کام ہے۔ بعض کی آواز بڑی سریلی ہوتی ہے [۴۷]

می تواں جبریل را گنجشک دست آموز کرد

شہپرش با موئے آتش دیدہ بستن می تواں (ص ۴۳)

"گنجشک" Sparrow

یہ کوئی خاص چڑیا نہیں ہے۔ معمولی اور عام چڑیا ہے۔ جہاں بھی انسانی آبادی ہے وہاں یہ موجود ہے۔ یورپ کے شمالی خطوں اور ایشیا میں عام ہے۔ بعد میں شمالی امریکا (۱۸۵۱ء) میں اور انگریزوں کی نوآبادیات میں اسے متعارف کرایا گیا۔ شجری اور پہاڑی دونوں طرح کی موجود ہیں۔ چین میں یہ چڑیا بڑی تعداد میں ہے۔ شہروں میں بھی اور دیہاتوں میں بھی۔ اس میں بعض خاندان ایسے ہیں جو موسم سرما میں نقل مکانی کر کے نسبتاً گرم اور معتدل علاقوں میں آ جاتے ہیں اور موسم کے خوشگوار ہونے پر واپس ہو جاتے ہیں [۴۸]

مرغابی و تدرو و کبوتر از ان من

ظل ہما و شہپر عنقا از ان تو ص ۴۸۵

"مرغابی" A water Fowl

یہ ایک آبی پرندہ ہے۔ سردی میں نقل مکانی کر کے گرم علاقوں میں آ جاتا ہے اور جوں ہی موسم بدلتا ہے اس کی ڈاریں واپس ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ برصغیر میں اس کا شکار زیادہ تر موسم سرما میں ہوتا ہے کہ یہ بڑی تعداد میں سرد ملکوں سے یہاں آ جاتی ہیں اس کا گوشت لذیذ اور قوت افزا ہوتا ہے۔ یہ اکثر پانی میں رہنا پسند کرتی ہے۔ اس کا شکار اتنا آسان نہیں جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے [۴۹]

"کبوتر" Pigeon

کبوتر دنیا بھر کے گرم ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی افزائش ایشیائی اور آسٹریلیائی علاقوں میں زیادہ ہے جہاں ان کے تقریباً دو تہائی خاندان (۲۸۹ میں سے) آباد ہیں۔ کبوتر انواع و اقسام کے ہوتے ہوئے بھی اپنے قد و قامت، رنگ اور عادات کی بنا پر آسانی سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ مضبوط جسم کے پرندے ہیں جو چھوٹی گردن اور چھوٹے سر کے ہوتے ہیں۔ یہ سب چھوٹی، پتلی، گول چونچ کے پرندے ہیں۔ عام طور پر ان کی چونچ آغاز میں موٹی اور درمیان میں پتلی ہوتی ہے۔ کبوتر عام طور پر گدگدے بھرتیلے اڑنے والے پرندے، گھرے پروں والے، ان کے جسم سے چمٹے ہوئے، شاید اس لیے کہ وہ آسانی سے نیچے اُڑ سکیں اور اپنے دفاع

تکنیکی نظام کے تحت شکاری سے نجات پاسکیں۔ ان کی آوازیں کم و بیش یکساں ہوتی ہیں جن میں حزنی کیفیت نمایاں ہوتی ہے ان میں سے بعض کی آوازیں سیٹی سے مشابہ ہوتی ہیں۔

کبوتر کی محبوب غذا سبزیات ہے جس میں بیج، گندم اور پھل وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ پرندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو سبزیات کے علاوہ کیڑے مکوڑے کھانا پسند کرتے ہیں اور غلیات کے خوگر بھی۔ یہ چسکی لے کر پینے میں مہارت رکھتے ہیں

کبوتروں میں رہنے سہنے کی عادات میں نمایاں مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ اپنے قیام کا بندوبست مختلف انداز سے کرتے ہیں۔ عام طور پر درختوں پر گھونسلے بناتے ہیں، بعض زمینوں پر رہنا پسند کرتے ہیں، کچھ اونچی عمارتوں میں اپنا آشیانہ بناتے ہیں اور بعض درختوں کے سوراخوں کو اپنی قیام گاہ۔ یہ تنکوں سے آشیانہ سازی کرتے ہیں اور وہیں ایک سے تین بالعموم دو انڈے دیتے ہیں۔ یہ انڈے عام طور پر سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ گرم ملکوں کے کبوتر زردی مائل انڈے بھی دیتے ہیں۔ ان کے نر اور مادہ دونوں انڈے سیتے ہیں۔ مادہ بالعموم رات میں اور نر دن میں۔ یہ مدت بارہ دن سے لے کر چار ہفتے تک ہوتی ہے۔ پیدائش کے وقت کبوتر کے بچوں کی آنکھیں بالعموم بند ہوتی ہیں اور ان کے ماں باپ ان کی پرورش کرتے ہیں تاآنکہ وہ اُڑنے کے قابل ہو جائیں۔ یہ بچے عام طور پر دو سے تین ہفتے میں پرواز کے قابل ہو جاتے ہیں۔

کبوتروں کی اقسام کا احاطہ آسان نہیں ان میں "جنگلی" اور "شہری" کبوتر بہت معروف ہیں اور یہ عام طور پر یورپ کے معتدل خطوں اور مغربی ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔

دنیا کی اقوام نے غالباً جنگلی پرندوں کو پالنے میں پہل کبوتر ہی سے کی ہے۔ ان پرندوں نے عوامی کہانیوں اور مذہبی داستانوں میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کا ذکر قدیم ترین صحیفوں میں آیا ہے۔ حضرت نوحؑ کے قصے میں کبوتر کا حال موجود ہے۔ صدیاں گزریں کہ کبوتر پیغام رسانی کا اہم فریضہ انجام دیتے تھے۔ قدیم یونانی کبوتروں سے سیزر کی فتوحات کا حال معلوم کرتے تھے۔ واٹرلو میں نپولین کی شکست کا پیغام بھی سب سے پہلے کبوتر ہی کے ذریعے انگلستان پہنچا چار روز قبل جبکہ تیز ترین رسل و رسائل کے ذرائع ناکام ہو چکے تھے (گھوڑے اور جہاز سے قبل) جنگ عظیم میں کبوتروں نے غیر معمولی کارنامے انجام دیئے آج جبکہ الیکٹرانک کا دور ہے کبوتروں کی کارکردگی پر اس سے بڑا اثر پڑا ہے۔ لیکن ان کی اہمیت آج بھی مسلم ہے۔

کبوتروں پر ماہرین حیاتیات نے جو تجربے کیے اور ان سے جو نتائج برآمد ہوئے ان سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ کبوتروں میں یہ صلاحیت یعنی دشوار گزار مراحل سے گزرنے کا حوصلہ ان میں ہے۔ ان تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ کبوتر سورج کی مدد سے "جہاز رانی" کے مراحل سے کس طرح گزرتا ہے اور دن کے اوقات کا تعین اور ستاروں کی گردش کو کیونکر معلوم کرتا ہے۔ گو یہ ابھی متعین نہیں ہو سکا کہ کبوتر یہ سب کچھ کیسے اور کیونکر کرتا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ کبوتر اپنے اڈے کے نشانات سے اپنا راستہ متعین کرتا ہے بہ نسبت جہازوں کی نقل و حمل کے۔

کبوتروں کی پرورش غذا کے طور پر بھی کی جاتی ہے۔ دنیا میں قابل لحاظ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو کبوتر کو بطور غذا استعمال

کرتے ہیں۔ مگر ان کی اکثریت کی پرورش (جو ہزاروں اقسام پر پھیلی ہوئی ہے) جمالیاتی ذوق کی تسکین کے لیے کی جاتی ہے۔ ان میں بعض اقسام کبوتروں کی بلاشبہ ایسی ہیں جو انسان کے جمالیاتی ذوق کو آسودگی بخشتی ہیں۔ بعض کبوتر اپنی سریلی آواز اور خوبصورت دل فریب رنگوں کی وجہ سے انسانوں کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ ان میں آسٹریلیا کے طوطے قابل ذکر ہیں۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ کبوتروں کی ان گنت انواع و اقسام ہیں۔ ان میں چھوٹے بھی ہیں اور بڑے بھی۔ نیوگنی کا کبوتر بطور خاص قابل ذکر ہے۔ یہ ۲۶ سے ۳۳ انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ اس کے سر پر خوبصورت تاج ہوتا ہے۔ پر اور دم خوبصورت نیلے رنگ جیسے ہوتے ہیں۔ یہ زمین پر اپنی روزی تلاش کرتا ہے لیکن خطرے کے وقت گھنے درختوں میں پناہ لیتا ہے۔ قدرت نے اسے سیدھا سادہ "جانور" بنایا ہے اس لیے اس کا شکار نسبتاً آسان ہے۔ ایک مرتبہ اڑتا ہے تو جھنڈ کی صورت میں دوبارہ کھلی جگہوں پر آموجود ہوتا ہے۔ جہاں اس کا شکار آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے اسے "بیوقوف" پرندہ کہا گیا ہے۔ اب جبکہ اس نے محسوس کیا کہ اس کی زندگی خطرے سے دوچار ہے تو اس نے گھنے جنگلوں میں جا کر پناہ لی۔ چنانچہ یہ نیوگنی کے جنگلوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔[۳۰]

"ہما" Phoenix

ایک مشہور پرندہ کا نام ہے جس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ جس کے سر پر سے گذر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔ یہ جانور ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا۔[۳۱]

"عنقا" A Fabulus Bird

عنقائے مغرب۔ اس طائر عظیم الجثہ کا عنقا نام اس لیے ہوا کہ اس کی گردن بہت لمبی تھی اور مغرب اس کی صفت اس لیے ہوئی کہ یہ بڑے بڑے جانوروں کو نگل جاتا تھا۔ یا یہ کہ عجیب الخلقت تھا یعنی ڈیل ڈول بہت بڑا، لمبی گردن، چار پاؤں، منہ مثل آدمی کے، پر بہت بڑے بڑے طرح بطرح رنگ کے۔ یہ طائر زمین اصحاب الرس میں پیدا ہوا تھا۔ آخر پیغمبر وقت کی دعا سے یہ بلا دفع ہوئی اور حق تعالیٰ نے اس کو کسی جزیرے میں ڈال دیا۔[۳۲]

زخون من چو زلو فربہی کلیسا را
بزور بازوئے من دست سلطنت ہمہ گیر
ص ۳۸۶

"زلو" Leech

جونک برصغیر پاک و ہند میں عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ تالابوں، دلدلی علاقوں اور ایسے ندی نالوں میں رہتی ہے جو سست روی سے بہتے ہیں۔ یہ مچھلیوں، مینڈکوں اور دوسرے اسی قبیل کے جانوروں کا خون چوستی ہے جو اس کی زد میں آجاتے ہیں۔ اس کے جبڑے ایسے دانتوں سے مزین ہیں جو اس کو خون چوسنے میں مدد دیتے ہیں۔ جب یہ کسی جانور پر خون چوسنے کے لیے حملہ کرتی ہے اس کے دانت اس جانور کی کھال میں پیوست ہو جاتے ہیں اور اس طرح اس جانور کا خون تیزی

سے باہر آنے لگتا ہے۔ ساتھ ہی یہ زخم میں ایک لعاب دار مادہ چھوڑتی ہے جس سے خون منجمد نہیں ہونے پاتا اور اس طرح خون جونک کے الگ کرنے پر بھی کچھ دیر جاری رہتا ہے۔ جونک تغذیہ کی نالی کے ذریعے اتنا خون جمع کر لیتی ہے جو اس کی کئی ماہ کی ضرورت کے لیے کافی ہوتا ہے۔ یہ خون اس کے پوٹے میں جمع رہتا ہے اور قطرہ قطرہ اس کے شکم میں گرتا رہتا ہے جہاں وہ ہضم ہوتا ہے۔ پوٹے سے ہضم شدہ خون اس کی آنتوں میں جا کر جزو بدن بن جاتا ہے۔

نافع امراض جونک کی اقسام برطانیہ میں عام ہیں۔ یہ دلدلی علاقوں، تالابوں اور آہستہ بہنے والے ندی نالوں میں دنیا کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ پانی میں تیز رفتاری سے مسافت طے کر سکتی ہے اپنے جسم کی ساخت کی بنا پر۔

طبی حیثیت سے مفید جونک کو پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ شکاری اس کی قیام گاہوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور جونک شکاری کے جسم کے عریاں حصوں پر چپٹ جاتی ہے۔ بعد ازاں یہ باہر نکل کر ان کو جسم سے الگ کر لیتے ہیں اور مٹی کے برتنوں میں تازہ پانی کے ساتھ انہیں بند کر لیا جاتا ہے۔ اور یہ پانی روزانہ بدلا جاتا ہے[۳۳]

بانگِ درا

(کلیاتِ اقبال، اردو، اشاعت ششم ستمبر ۱۹۹۴ء)

ہائے کیا فرطِ طرب میں جھومتا جاتا ہے ابر
فیل بے زنجیر کی صورت اڑا جاتا ہے ابر ص ۲۲

"فیل" Elephant

ہاتھی دودھ پلانے والے جانوروں میں سب سے بڑا جانور ہے دنیا میں۔ یہ گیارہ یا بارہ فٹ لمبا اور پانچ یا چھ ٹن وزنی ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں ستون معلوم ہوتی ہیں۔ اس کے کان پنکھے کی طرح ہوتے ہیں لیکن اس کی نمایاں خصوصیت اس کی سونڈ ہوتی ہے جو حقیقۃً اس کی ناک ہے۔

کسی بھی جانور کی ایسی ناک نہیں ہوتی۔ ہاتھی اپنی سونڈ سے غذا اٹھاتا ہے اور اپنے منہ میں رکھ لیتا ہے۔ جنگلی ہاتھی درختوں کی شاخیں اور گھاس کے گچھے وغیرہ سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔ ایک بڑے نر ہاتھی کی غذا تین سے پانچ سو پونڈ یومیہ ہوتی ہے ہاتھی سونڈ ہی سے پینے کا کام بھی لیتا ہے۔ یہ اپنی سونڈ سے پانی چوستا ہے اور پھر حلق میں پہنچاتا ہے۔ یہ پچاس گیلن تک یومیہ پانی پیتا ہے۔

یہ اپنی سونڈ سے کئی اور کام لیتا ہے۔ یہ سونڈ سے غسل بھی کر لیتا ہے۔ یہ اپنی سونڈ سے سونگھنے کا کام لیتا ہے اور اس سے نشیب و فراز معلوم کرتا ہے۔ اور سونڈ ہی سے تقریباً ایک ٹن وزنی لکڑی اٹھا لیتا ہے۔ یہ چھوٹی چیز بھی اس سے اٹھا لیتا ہے۔ گویا سونڈ ہاتھی کے لیے انگلی کا کام بھی دیتی ہے۔ یہ اپنی جنسی ضرورت سونڈ ہی کے ذریعے پوری کرتا ہے اور جفتی سے پہلے بھی

اسی کی مدد سے چنتی ہے ۔ ہاتھی کا بچہ تین فٹ لمبا اور تین سو پونڈ وزنی ہوتا ہے ۔ یہ بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے جو بعد ازاں اُتر جاتے ہیں ۔ ہاتھی کا بچہ اپنی ماں کی نگہداشت میں تقریباً دو سال گزارتا ہے اور چار برس یا اس سے زیادہ مدت اپنی ماں کے پاس رہتا ہے ۔ ہاتھی کی عمر ساٹھ ستر سال ہوتی ہے ۔

ہاتھی کے دو خاندان ہیں ایک افریقی اور دوسرا ایشیائی ۔ ایشیائی کو عام طور پر ہندوستانی ہاتھی کہا جاتا ہے ۔ دونوں ملتے جلتے ہوتے ہیں لیکن افریقی ہاتھی بڑے کان والا ہوتا ہے جس کی سونڈ کے کنارے دو انگلیاں بھی ہوتی ہیں ۔ ہندوستانی ہاتھی کے چھوٹے کان اور سونڈ کے کنارے پر ایک انگلی ہوتی ہے ۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ افریقی ہاتھی کو پالا نہیں جا سکتا ۔ فی الواقع یہ افریقی ہاتھی ہی تھے جب ہنی بال نے ایلپس کو اپنی فوج کے ساتھ عبور کیا رومیوں سے لڑنے کے لیے ۔ ہندوستانی ہاتھی عام طور پر کام کاج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔

ہاتھی کہا جاتا ہے بڑا ذکی الحس اور ذہین جانور ہے ۔ عموماً ایک جھول میں ہتھنی کے ایک ہی بچہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی دو بھی ۔ زمانۂ حمل ۲۱ مہینے سے کچھ اوپر ہوتا ہے ۔ ہاتھی کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں ۔ کان بڑے اور پنکھے کی طرح لٹکے ہوئے ہوتے ہیں ۔ گھوڑے کی طرح اس کو بھی سو جانے کی عادت ہے ۔ باوجود اس بھاری بھرکم جسامت کے ہاتھی بہت تیز بھی چل سکتا ہے اور دلدل میں تو بڑے ہلکے پھلکے قدم خوب ہوشیاری سے رکھتا ہوا چلتا ہے ۔ عام طور پر ایک حلیم، غیر جنگجو بزدل جانور ہے لیکن غصے کے وقت سخت خطرناک بن جاتا ہے ۔ اپنی جنگلی حالت میں دس دس ، بیس بیس ، سو سو کے غول بنا کر رہتا ہے ۔ اس کی سونڈ کی طرح اس کے بڑے بڑے غاشی دانت بھی اس کے خصوصی اعضا ہیں اور ہاتھی دانت کی بیسیوں صنعتی تجارت کی منڈیوں میں بڑی قابل قدر چیز سمجھی جاتی ہیں ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ افریقی نسل کے ۴۰ ، ۵۰ ہزار ہاتھی اس ہاتھی دانت کی خاطر ہلاک کر ڈالے جاتے ہیں ۔ ہاتھی پانی کا بہت شائق ہوتا ہے اور نہاتا بڑے شوق سے ہے ۔

اس کی جلد کا رنگ سیاہ ہوتا ہے ۔ سفید رنگ کا ہاتھی نادرۂ روزگار خیال کیا جاتا ہے اور ملک سیام میں اسے مقدس جانا جاتا ہے ۔ ہندو دیومالا میں گنیش جی جو علم و حکمت کا دیوتا ہیں ، ان کا چہرہ ہاتھی ہی کا ہوتا ہے ۔

ہاتھی سے ٹینک کا کام لینا سکندر اعظم نے شروع کیا اور اس کے بعد یہ جانور صدیوں تک اس کام آتا رہا ۔ قرطاجنہ والے اس فن میں ماہر تھے ۔ یہ سب کام افریقی ہی ہاتھی دیتے رہے اور کانگو کا جنگل ان ہاتھیوں کا خاص وطن تھا ۔

اک دن کسی مکھی سے یہ کہنے لگا مکڑا

اس راہ سے ہوتا ہے گزر روز تمہارا ص ۲۹

"مکھی" Fly

گھریلو مکھی جو ہر جگہ موجود رہتی ہے انسان کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے ۔ اپنے جلو میں مختلف امراض لے کر چلتی اور پھیلاتی ہے ، جیسے ہیضہ ، میعادی بخار اور پیچش ۔ ان مقامات پر جہاں حفظانِ صحت کے اصولوں کا بہت کم احترام کیا جاتا ہے ۔ یہ بچوں کی

کثرت اموات کا ایک بڑا سبب ہے۔ مکھی کی پرورش گھر کے فضلے اور بچے کھچے سامان سے ہوتی ہے۔ اس کے پیر اور منہ کے حصے جراثیم آلود ہوتے ہیں جنہیں وہ انسانی غذا تک بڑی آسانی سے پہنچا دیتی ہے۔ گرم اور سازگار ماحول میں مکھی بڑی تیزی سے پلتی اور بڑھتی ہے۔ یہ عموماً گھوڑے کی لید یا گوبر اور گلی سڑی سبزی پر انڈے دیتی ہے۔ تین ہفتے کی قلیل مدت میں یہ انڈے تیار ہو جاتے ہیں اور ان سے مکھیوں کی ایک پوری جوان نسل تیار ہو جاتی ہے جو سرگرمی سے اپنا فریضہ ادا کرتی ہے[۳۵]

"مکڑا" Spider

مکڑے کو غلطی سے حشرہ خیال کیا گیا ہے۔ حشرہ وہ کیڑا ہے جس کے جسم کے تین حصے (بالائی، درمیانی اور زیریں) ہوتے ہیں بالائی حصے پر چھ ٹانگیں ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ) دو یا چار پر ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بہت جلد ایسی جنس سے الگ کر لیا جاتا ہے۔ مکڑے کی کئی جنس معتدل علاقوں کے باغوں اور مکانوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ جالا پورتا ہے بڑے اہتمام سے اور یہ بہت نرم و نازک ہوتا ہے۔ جب کبھی کوئی کیڑا اس میں پھنس جاتا ہے تو یہ بہت تیزی سے اس کو پکڑ لیتا ہے اور اپنی آرام گاہ میں لے جاتا ہے اور پھر اس کو لقمہ بنا لیتا ہے۔ مکڑے بڑے غسل خانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں اکثر پانی کی تلاش میں رہتے ہیں یا نر مادہ کی۔ غسل خانوں میں پائے جانے والے مکڑے ٹیگی نیریا Tegenaria نسل کے ہوتے ہیں یا اس نسل سے تعلق رکھتے ہیں[۳۶]

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
تجھے ہو شرم تو پانی میں جا کے ڈوب مرے (ص ۳۱)

"گلہری" Squirrel

گلہری کترنے والے جانوروں میں ہے اور اسے تین بڑے گروپوں میں آسانی سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ شجری گلہری (درخت والی) زمینی گلہری اور اڑنے والی گلہری۔ درخت والی گلہری بکثرت دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ چھوٹا، لمبے جسم والا، جھاڑی دار دم کا جانور ہے۔ درخت والی گلہری کے لیے اس کی دم بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ شجری گلہری چڑھنے میں مہارت رکھتی ہے۔ یہ اپنا گھر درختوں میں بناتی ہے۔ اپنے گھر کے لیے یا تو یہ کھوکھلے تنوں کو منتخب کرتی ہے یا بڑا گھونسلا شاخوں میں بناتی ہے۔ یہ دن میں مصروف کار یعنی غذا جمع کرنے اور کھانے میں لگی رہتی ہے۔ یہ عام طور پر بیج، گری دار میوہ اور پھل کھاتی ہے لیکن ان میں سے کچھ کیڑے مکوڑے اور چھوٹے جانوروں کو کھانا پسند کرتی ہیں۔ ان میں بہت سی گلہریاں خوراک جمع کر کے رکھتی ہیں تاہم اس میں کچھ خوراک ضائع ہو جاتی ہے اور کچھ مل جاتی ہے۔ کسی کو پتہ نہیں کہ گلہری دوبارہ اپنی جمع کی ہوئی غذا کو کس طرح حاصل کرتی ہے یا وہ یاد رکھتی ہے کہ اسے کہاں چھپایا ہے۔ شاید وہ اس کی خوشبو سونگھ کر پتہ لگاتی ہے۔

یورپ کی سرخ گلہری برطانیہ میں پائی جاتی ہے اور یہ شمال کے صنوبری جنگلات کی عام گلہری ہے۔ سرخ گلہری عام طور پر سرخ ہی ہے۔ لیکن اس کا رنگ بھورے سے کالا بھی یورپ کے بعض حصوں میں پایا گیا ہے۔ سرخ گلہری عموماً غذا کھاتی ہے۔

اور یہ باغات کے بیے بڑا خطرہ بن سکتی ہے۔ جنگلات میں اناس کے بیج، صنوبر اور سرد قسم کے پودے اس کی زد میں آتے ہیں انڈے بھی کھاتی اور چھوٹی چڑیوں کو بھی اپنی غذا بناتی ہے۔ یہ گرمتا کی شائق ہے۔ کوکلا کی عمدہ فصل کی بھی۔ سرخ گلہری تقریباً اس کے بیجوں پر گزارہ کرتی ہے۔ جنگلات میں نئے پودے کے گلے اور ان کی چھال اس کی غذا بن جاتے ہیں اور اس سے جنگلات کو نقصان پہنچتا ہے۔ یورپی سرخ گلہری سال میں دو یا تین بچے دیتی ہے۔

امریکی خاکی گلہری، متحدہ ریاست ہائے امریکا اور کینیڈا میں پائی جاتی ہے۔ ۱۸۷۶ء اور ۱۹۲۹ء میں برطانیہ پہنچی اور اب مغرب میں یہ بے شمار تک پھیل گئی ہے۔ جہاں کہیں اس نوع کی گلہریوں نے قدم جمائے ہیں وہاں سے مقامی سرخ گلہری کی تعداد کم ہوئی ہے بجز صنوبری جنگلات کے۔ ان علاقوں میں اب بھی سرخ گلہری کا خاص عمل دخل ہے۔ خاکی گلہری سال میں دو مرتبہ بچے دیتی ہے۔ یہ سرخ گلہری بڑی اور بھاری بھر کم ہے۔

زمینی گلہری یورپ، ایشیا اور شمالی امریکا میں پائی جاتی ہے۔ ان میں سے کچھ گلہریاں شمالی امریکا کی Chipmunks سے مشابہ ہیں۔ لیکن ان پر چپ منکس کی سی دھاریاں نہیں ہیں۔ شمالی امریکہ کی یہ عام قسم کی گلہری ہے جسے پریرزمینی گلہری کہا جاتا ہے۔ بعض وقت اس کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ یہ شمال مغرب کے گیاہستان میں رہتی ہے۔ اکثر زمینی گلہری بھٹ بنا کر یا چٹانوں میں گھر بنا کر رہتی ہے۔ سردی کے موسم میں یہ گلہری لمبے عرصے کے لیے سوتی ہے۔

اڑنے والی گلہری اڑتی نہیں وہ صرف تیز رفتاری سے چلتی ہے۔ اس کے جسم کے دونوں طرف ملی کھال کے پر ہوتے ہیں۔ جب وہ اچھلتی ہے تو کھال کے پر پھیل جاتے ہیں اور ایک نوع کی چھتری کا کام دیتے ہیں۔ اڑنے والی گلہری ۱۲۵ فٹ تک تیز رفتاری سے چل سکتی ہے اور یہ کچھ اس کی دم اور پیروں کے متوازن ہونے کا نتیجہ ہے۔

جب ٹھہر کر ادھر اُدھر دیکھا

پاس اک گائے کو کھڑے پایا (ص ۳۲)

"گائے" Cow

گائے برصغیر ہند و پاکستان میں ایک خوب معروف و معلوم جانور ہے۔ اور اس کا نر بیل بھی کچھ کم مشہور نہیں۔ یہاں کاشت کاری کا اب بھی دارومدار اسی پر ہے۔ سفر کے لیے بیل گاڑی کا رواج ریل کے جاری ہونے سے پہلے عام طور پر تھا۔ اور دیہات و قصبات میں اب بھی اس کی عملداری ہے۔

گائے کا دودھ اپنے طبی فوائد کے لحاظ سے ایک بہت خاص چیز ہے۔ گائے کا گھی، مکھن، دہی پنیر سب کام میں آتے ہیں، بلکہ ہندوؤں کے ہاں تو اس کا فضلہ بھی کام کی چیز ہے۔ اور ایورویدک میں گائے کے پیشاب کے بھی صحت بخش خواص بیان کیے گئے ہیں۔ گائے کا گوشت طبی حیثیت سے زیادہ اچھا نہیں سمجھا گیا۔ تاہم اس کے نسبتاً ارزاں ہونے کی بنا پر اس کا استعمال برصغیر پاک و ہند میں بکثرت ہے۔ کم سن گائے یعنی بچھیا کا گوشت طبی لحاظ سے بہت مفید خیال کیا گیا ہے اور

ذائقہ بھی بہت لذیذ ہوتا ہے۔ گائے کا سکھایا ہوا اور مسالوں سے تیار کیا ہوا گوشت جسے انگریزی میں "بیف" کہتے ہیں، ررپ کے ملکوں اور امریکا اور آسٹریلیا کے شہروں میں بڑی کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا کاروبار بہت بڑے پیمانے ہے اور تجارت خوب زوروں پر جاری ہے۔ گائے کا چمڑا بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ اس سے جوتے، چپل اور ہر قسم کا می سامان تیار ہوتا ہے۔

گائے کا وجود دنیا کے اکثر ملکوں میں پایا جاتا ہے۔ گرم آب و ہوا کے ملکوں میں بھی اور سرد آب و ہوا کے خطوں میں بھی۔ ایوں کی قسمیں رنگ اور جسامت دونوں کے اعتبار سے بہت سی پائی گئی ہیں۔ بعض بڑے ڈیل ڈول والی اور خوب فربہ دیتار بعض بہت چھوٹی، دبلی، ہلکی پھلکی، کوئی سفید کوئی سیاہ، کوئی ابلق کوئی سرخ وغیرہ۔ دودھ کی مقدار کے اندازے بھی متعدد نلف ہیں۔ گائے بیل کی مجموعی تعداد دنیا میں ماہرین کی تحقیق کے مطابق تخمیناً ستر کروڑ ہے۔

گائے کا شمار جگالی کرنے والے جانوروں میں ہے۔ اس کے جوفِ شکم علاوہ اصل معدے کے تین معدہ نما تھیلیاں اور وقی ہیں۔ چرتے وقت گھاس یا دوسرا چارہ جسے وہ جلدی جلدی نگلتی جاتی ہیں پہلے اس کے معدہ نمبر ایک میں جاتا ہے اور ہاں سے پلپلا ہو کر معدہ نمبر دوم میں بھرا ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہی غذا تھوڑی مقدار میں دوبارہ اس کے منہ میں آتی ہے اور ب جگالی یا اگر کرنے کے بعد دوبارہ اندر جاتی ہے تو اب وہ پہلے معدہ نمبر ۳ میں جاتی ہے اور پھر وہاں سے اصل معدے ں پہنچ جاتی ہے۔

گائے کی تقدیس بہت سے ملکوں اور قوموں میں رہی ہے۔ مصر، یونان، ایران، کریٹ وغیرہ میں، اور ہندوستان میں تو بت اس کی پرستش تک آگئی ہے۔ اور اس کی حیثیت ایک مستقل دیوی یا دیوتا کی ہے۔ چنانچہ ایک ہندو عقیدہ یہ بھی ہے کہ رتے وقت اگر گائے کی دم ہاتھ میں آجائے تو مرنے والا اس کے سہارے سیدھا بیکنٹھ پہنچ جاتا ہے۔

عہدِ جدید میں تو گائے کا ذکر نہیں۔ عہدِ عتیق میں دو جگہ ملتا ہے [illegible]

سن کر بلبل کی آہ و زاری

جگنو کوئی پاس ہی سے بولا

جگنو "Glow-Worm" (ص ۳۵)

جگنو رات کا کیڑا ہے۔ اس کے اعضا روشنی سے منور ہوتے ہیں اور یہ تاریکی میں تیز روشنی پھیلاتا ہے۔ اس ہ روشنی پھیلانے والے اعضا اس کے پیٹ کے موخر حصے سے متعلق ہیں۔ نر جگنو کے پر ہوتے ہیں۔ جبکہ مادہ اس سے دم ہوتی ہے۔ بالغ جگنو برائے نام غذا کھاتا ہے۔ اس کو غذا ملتی ہے چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑوں سے جن کو یہ اپنے تیز رونکیلے جبڑوں سے پکڑتا ہے۔ جگنو کی بعض اقسام ایسی ہیں جو دونوں روشنی دیتے ہیں نر بھی مادہ بھی۔ جنوبی امریکا کا جگنو ت معروف ہے کہ وہ سرخ اور سبز و زردی مائل روشنی پھینکتا ہے۔ [illegible]

پچھلے پہر کی کوئل، وہ صبح کی موذن
میں اس کا ہمنوا ہوں، وہ میری ہمنوا ہو ص ۷۴

"کوئل" Cuckoo

کوئل اور اس کے ہم نسب پرندے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں جسمانی ساخت کے اعتبار سے طوطوں سے۔ کوئل اور طوطے دونوں کے دو انگوٹھے آگے اور دو پیچھے ہوتے ہیں۔ لیکن کوئل کے پیروں کی ساخت قدرے مختلف ہوتی ہے۔ کوئل کی چونچ کا اوپر کا حصہ طوطوں کی طرح کا نہیں ہوتا۔ طوطوں کی چونچ بہت مضبوط ہوتی ہے۔ کوئل کے نتھنوں میں کوئی موم جھلی نہیں ہوتی پتلے جسم کی کوئل کی لمبی دم ۸ سے ۱۰ پروں والی ہوتی ہے جبکہ طوطے کی دم میں ۱۲ سے ۱۴ تک پر ہوتے ہیں۔

کوئل کے ڈھانچے پچھلے طبقے کے بیچ کا Oligocene دور یاد دلاتے ہیں۔ اس خاندان میں دو نمایاں گروپ ہیں۔ ایک شوخ رنگوں والا، پھلوں پر گذارہ کرنے والا افریقی اور دوسرا کم جاذب نظر عام طور پر کیڑے مکوڑوں کو غذا بنانے والا، دنیا کے گرم اور معتدل علاقوں میں پایا جانے والا۔

اسی خاندان کا ایک اہم پرندہ ہے جسے ٹوراکو Touraco کہتے ہیں۔ ٹوراکو بڑی قسم کا افریقی پرندہ ہے جس کے پر ارغوانی اور سبز ہوتے ہیں اور سر پر اونچی سی کلغی ہوتی ہے۔ اس قبیل کے جنوبی افریقہ کے متعدد پرند خاکستری اور بھورے سفید دھاریوں والے "جاؤ پرے پرند" کہلاتے ہیں۔ ان کی اونچی آواز بالکل ایسی ہوتی ہے جس سے "پرے ہٹو" کا انداز پیدا ہوتا نظر آتا ہے۔ اور جب کوئی شکاری انہیں نظر آئے تو اس آواز میں اور شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

اکثر ٹوراکو گھنے جنگل میں رہتے ہیں۔ یہ نمایاں سبز یا نیلے جسم کے ہوتے ہیں اور ان کے بازو سرخ نشانات کے حامل۔ ان کے خوش نما شوخ رنگ کے پروں کو اگر پانی میں ڈالا جائے تو ان سے پانی کا رنگ بدل جاتا ہے لیکن یہ عجیب قدرت کا نظام ہے کہ جنگل کی موسلا دھار بارش ان کے رنگوں کو بے رنگ نہیں کرتی۔ عجائب گھروں میں ان کے نمونے عمر کے ساتھ اور سرخ ہوتے جاتے ہیں۔

یہ پرندہ لمبا ہوتا ہے ۱۵ سے ۲۵ انچ تک لمبی دم کے ساتھ۔ عام طور پر کلغی والا اور چمکدار چونچ والا۔ یہ اپنے انگوٹھوں کو بآسانی آگے پیچھے حرکت دیتا ہے الو کی طرح۔ ٹوراکو درختوں پر گلہری کی طرح گھومتا پھرتا ہے۔ کچھ زمین پر بھی دوڑتے ہیں۔ ان کی پرواز زیادہ لمبی نہیں ہوتی۔

ٹوراکو جوڑوں یا چھوٹے خاندانوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک پرشور اور سرگرم پرندہ ہے لیکن عام طور پر یہ گھنے پتوں میں چھپا رہتا ہے۔ یہاں وہ اپنے شوخ اور تیز رنگوں کے باوصف پہچانا نہیں جاتا۔ وہ پورے سال کہیں کہیں بڑے مگر نازک گھونسلے شاخوں سے بناتے ہیں۔ اکثر یہ اونچے جنگلی درختوں پر قیام کرتے ہیں۔ یہ دو سے تین تک انڈے عام طور پر سفید بعض وقت سبزی مائل اور بغیر نشان کے دیتے ہیں۔ دونوں نر اور مادہ انڈے نکالنے میں مدد کرتے ہیں اور اپنے بچوں کی پرورش

فرارے سے چھوڑے ہوئے پھلوں سے کرتے ہیں۔ بچے دس روز تک گھونسلے میں رہتے ہیں۔ اڑنے سے بہت پہلے یہ بچے قریب کی شاخوں پر رینگ رینگ کر پہنچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس حالت میں ان بچوں کے ماں باپ ان کی دیکھ بھال میں لگے رہتے ہیں تا آنکہ وہ پرواز کے قابل ہو جاتے ہیں۔

کوئل کی ۱۲۷ اقسام دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں خاص طور پر معتدل اور گرم خطوں میں۔ کوئل دبلا پتلا، لمبی دم کا، اوسط درجے کی چونچ مگر جھکی ہوئی مضبوط، چھوٹے پروں والا پرندہ ہے۔ یہ زیادہ تر جنگل میں رہتی ہے لیکن بعض لق و دق میدانوں میں بھی بسیرا کرتی ہیں۔ بعض کوئلیں چوہے اور چھوٹے دودھ پلانے والے جانوروں پر گزارہ کرتی ہیں، کچھ پھلوں اور سبزیوں پر، لیکن کیڑے مکوڑے ان کی خاص غذا ہے۔ یہ حشرات الارض بڑے مزے سے کھاتی ہیں۔ کوئل ان چند پرندوں میں سے ہے جو عام طور پر نرم روئیں دار تتلی یا پتنگے کے پھل روپ کو اپنی غذا بناتے ہیں۔

کوئل کے پانچ خاندان یورپ، افریقہ اور ایشیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ایسی کوئل ہے جو عام طور پر معروف و معلوم ہے اپنی آواز اور اطوار سے۔ اس کی آواز اتنی نمایاں ہے کہ دنیا کی مختلف زبانوں میں (ڈچ، جرمن، روسی اور جاپانی) تھوڑے سے تغیر و تبدل کے ساتھ اس کا نام اتنا ملتا جلتا ہے کہ اسے آسانی سے شناخت کیا جاتا ہے۔ اس کی آواز سے مشابہ گھڑیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ ان کا گھنٹہ بالکل کوئل کی آواز جیسا ہے۔ بعض اوقات ان کی آواز ناگوار حد کو پہنچ جاتی ہے یا مخل صحبت ہوتی ہے۔

قدما کوئل کے اس طریق کار سے بخوبی واقف تھے کہ یہ پرندہ اپنے انڈے دوسروں کے گھونسلوں میں رکھتا ہے اور طفیلی بن کر وقت گزارنا اس کا معمول ہے اور یہ بات کوئل کی ہی بابت نہیں کہی جاتی بلکہ افریقہ کے کچھ اور پرندے بھی ہیں جو اس باب میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ یہ بات ان پرندوں میں اتنی عام ہے کہ ان میں کوئی بھی اپنا گھونسلا نہیں بناتا اور اپنے بچوں کی پرورش نہیں کرتا بلکہ دوسروں پر انحصار کر کے اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہے۔

اگرچہ کوئل کا لاابالی پن یا آوارہ مزاجی غیر معتبر ثابت ہو چکی ہے۔ یہ پرندہ اپنے حسب و نسب کے تحفظ کے باب میں سختی سے اصولوں کا پابند ہے جو حیاتیاتی طور پر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں، قطع نظر اس کے کہ انسان یا دوسرے کوئل کے بارے میں آپس میں کیا رائے رکھتے ہیں یا کس طرح سوچتے ہیں۔ ان کے پرورش کے انداز اور طریق کار کی اچھی طرح تحقیق کی جا چکی ہے گزشتہ زمانے میں یا گزشتہ دہوں میں۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بعض پیچیدگیوں کے باوجود یہ حیرت انگیز امر ہے کہ دیگر طیری مخلوق سے ان کا رویہ بالکل مختلف نہیں ہے۔

ایک عام کوئل کے انڈے دیکھنے میں یا مطالعہ اور مشاہدے میں بڑی یکسانیت لیے ہوئے پائے گئے ہیں، لیکن دوسرے پرندوں سے رنگ میں کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں لیکن شکل اور طول و عرض میں نہیں۔ ہر مادہ کوئل بالعموم ۴ سے ۵ انڈے ۴۸ گھنٹے کے وقفے سے دیتی ہے، ہر ایک الگ گھونسلے میں اور صرف ان گھونسلوں میں دوسروں کے انڈے ملیں گے جن میں بہت بڑی مشابہت اور یکسانیت پائی جاتی ہے۔ جن مقامات پر دوسرے کے گھونسلے میں انڈے دینے کی روایت ہے وہاں

بھی کوئل نیلا ہٹ۔ مائل انڈے انہیں پرندوں کے گھونسلوں میں دیتی ہے جو خود اس رنگ کے انڈے دیتے ہیں اور اگر یہ انڈے زردی مائل ہوں تو کوئل یہ انڈے ایک ایسے پرندے کے گھونسلے میں دے گی جس کو پپٹ Papit کہتے ہیں کہ وہ بھی ایسے ہی انڈے دیتی ہے۔ یہ ابھی طے کرنا باقی ہے کہ یہ انداز ورثے میں ملا ہے یا نہیں۔ ایک کوئل کو بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس نے ۲۵ انڈے پچاس دن میں مختلف پپٹ کے گھونسلوں میں دیئے۔

مادہ کوئل اس بات کا خاص خیال رکھتی ہے کہ جس کے گھونسلے میں انڈے دینا چاہتی ہے دوسرا پرندہ اپنا گھونسلا کس طرح بناتا ہے اور یہ عمل ہر روز دوپہر کے بعد وقوع پذیر ہوتا ہے کہ خونی رشتے کے بغیر "والدین" کا معاملہ کیا ہے۔ گھونسلے میں سے ایک انڈا اپنی چونچ میں لیتے ہوئے یہ گھونسلے میں بیٹھتی ہے، اور اپنے انڈے دیتی ہے اور چوری کیے ہوئے انڈے کو لے کر اڑ جاتی ہے جو اوپر سے گرا دیتی ہے یا کھا لیتی ہے۔ چونکہ کوئل کے انڈے گنبد دار گھونسلوں میں اکثر پائے گئے ہیں جس کا راستہ تنگ ہوتا ہے جیسا کہ زمرپرواز پرندوں کا ہوتا ہے اتنا تنگ کہ اس میں کوئل کا گزر ممکن نہیں۔ مدت سے یہ گمان رہا ہے کہ کوئل نے اپنے انڈے زمین پر دیئے لیکن انہیں اپنی چونچ کے ذریعے یہاں پہنچا دیا۔ بغور مطالعے سے معلوم ہوا کہ ایسی بات نہیں ہے جب کوئل ایسا کرنا چاہتی ہے تو وہ اپنے بازو اور دم کو جنبش دے کر داخل ہو جاتی ہے گھونسلے (یعنی دیگر گھونسلے) میں اور اپنے انڈے براہ راست وہاں سے نکال دیتی ہے۔ یہ مکروہ عمل ہر حال میں کامیاب نہیں ہوتا اور اگر انڈا گھونسلے کے کنارے پر آجائے یا زمین پر گر جائے تو کوئل ایسی صورت میں کوشش کرتی ہے کہ صحیح جگہ رکھ دیا جائے۔

چونکہ کوئل کے انڈے دینے کی مدت ۱۲/۱۳ دن ہے اور یہ کم بھی ہو سکتی ہے۔ انڈوں کے سینے کی مدت ختم ہوتے ہی بچے باہر آنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں اور ساتھ دوسرے بچوں اور انڈوں کو باہر کر دیتے ہیں۔ وہ سب کچھ روند ڈالتا ہے جو کچھ گھونسلے میں ہوتا ہے۔ عام طور پر دو کوئل کے انڈے اس گھونسلے میں رہتے ہیں معمولاً مختلف ماداؤں کے اور اگر ایک دوسرے سے پہلے سینکی ہے، تو دوسرا انڈا گرا دیا جاتا ہے تاکہ وہ ٹوٹ پھوٹ جائے۔ بعض دفعہ دونوں مادہ ساتھ ساتھ انڈے سینکتی ہیں اور دونوں بچے غیر فیصلہ کن طور پر نبرد آزما ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو باہر نہیں نکال پاتے۔ تین یا چار دن کے بعد یہ صورت حال باقی نہیں رہتی اور دونوں کوئلیں امن و عافیت سے رہنے لگتی ہیں۔

اپنے رشتہ داروں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد چھوٹی کوئل کے لیے یہ بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ یہ تعلق ختم کرے، اس لیے کہ وہ اپنے غیر قانونی ماں باپ سے زیادہ قریب ہو جاتی ہے تھوڑے ہی عرصے میں۔ اسے اتنے ہی کھانے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی کہ اس کے غیر خونی رشتے کے ماں باپ اپنی اصلی اولاد کے لیے لاتے ہیں۔ یہ ایک عجیب مضحکہ خیز منظر ہوتا ہے کہ ایک چھوٹا سا جانور اپنے سے کئی گنا بڑے جانور کو غذا بہم پہنچا رہا ہے۔ لیکن بچے کی غذائی ضرورت کو پورا کرنا اتنی اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ غیر خونی رشتے کے والدین یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ یہ انہیں کا بچہ ہے یا وہ اس اجنبی یا غیر طبعی جانور کی بڑی توجہ سے دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ۲۰ سے ۲۲ دن تک۔ تاآنکہ وہ خود اڑنا سیکھ جائے اور اپنی غذائی ضرورت پوری کرنے لگے۔

کوئل کی فریب دینے کی شہرت اس پر موقوف ہے کہ وہ اپنے انڈوں کو دوسرے کے انڈے پر کس طرح ترجیح دیتی ہے ان انڈوں سے بہت سی کوئلوں کی مشابہت دوسرے پرندوں سے مصنوعی طور پر ہوتی ہے۔ ایک عام کوئل پرواز میں کیسٹرل Kestrel یا سپیرو ہاک Sparrow Hawk کے مشابہ ہوتی ہے، دوسرے پرندوں کو خوفزدہ کرنے میں گھونسلوں کے اندر۔ یہ مشابہت دوسرے پرندوں کے ساتھ محض اتفاقی ہے کہ واقعی اس کی کوئی اہمیت ہے کہ نہیں ابھی طے ہونا باقی ہے۔

ہر ایک کوئل کا ایک خاص انداز سے غذا کے حصول کا اور اس کے بارے میں ابھی بہت کچھ معلوم کرنا ہے۔ دھبے دار کوئل مثال کے طور پر ہمیشہ اپنے انڈے کوے اور اس جیسے پرندوں کے گھونسلوں میں دیتی ہے۔ اس کا ہندوستانی خاندان سرخ پروں والا، اس کی توجہ تمام تر چھوٹے پرندوں میں مرکوز رہتی ہے۔ افریقہ کی خوبصورت امیرلڈ کوئل Emerald Cuckoo بہت سے افریقی چھوٹے اقسام کے پرندوں کی طفیلی ہے (پرورش کرتی) خاص طور پر ان کے بیے جو درختوں میں بلندی پر گھونسلے بناتے ہیں۔ مثلاً بلبل اور اس قبیل کے دوسرے پرند۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کی چمکدار کوئل، سبزہ رنگ، سفید اور سیاہ نیچے کی طرف، مستقل طور پر فاختہ کبوتر اور گانے والی چھوٹی چڑیوں کے گھونسلے پامال کرتی رہتی ہے۔ گھونسلے کے چھوٹے سوراخ سے اس میں داخل ہونا اور دوسری طرف سے اپنا سر داخل کرنا اور پھر وہاں انڈے دینا اور وہاں کے اسی کو باہر نکال دینا گویا اس کا معمول ہے۔ مظلوم پرندہ جلد ہی موقع پا کر اپنے گھونسلے کی مرمت کر کے باقی ماندہ عمل انڈے سینے کا پورا کرتا ہے۔ معتدل علاقے کی کوئل نقل مکانی کرتی ہے کسی حد تک۔ اور بعض لمبے سفر اختیار کرتی ہیں۔ اصل کوئل یورپ سے نقل مکانی وسطی افریقہ اور ایشیا سے جزائر شرق الہند تک کرتی ہے۔ چمکدار کوئل کی نقل مکانی کی پرواز تمام سے سبقت لے گئی۔ نیوزی لینڈ سے دو ہزار میل شمال کی طرف انجانے راستے پر گامزن ہو کر جنوبی بحر الکاہل اور جزائر سلیمان تک جا پہنچتی ہے۔

یہ طویل نقل مکانی یوں بھی بہت اہمیت کی حامل ہے کہ اس سے ان کے بچوں کو کوئی رہنمائی نہیں ملتی گویا نقل مکانی ایک طور پر بچوں کے لیے بے معنی ہے۔ بڑی کوئل بہت پہلے گھونسلوں کو بچوں کے مقابلے میں چھوڑ دیتی ہے جو بعد میں اسی راستے کے ذریعے سرمائی قیام گاہوں کو بغیر غلطی کیے تلاش کر لیتے ہیں۔ اس طرح یہ چیز انہیں ورثے میں ملتی ہے کہ وہ سردی کو بہتر علاقے میں گذاریں اور یہ اہلیت بھی کہ اس تلاش میں کامیاب و کامران ہوں۔

سردی کی قیام گاہوں میں کوئل خاموش رہتی اور مشکل ہی سے درختوں کی ٹہنیوں پر نظر آتی ہے۔ جیسے ہی بہار کی آمد کا غلغلہ بلند ہوتا ہے یہ انتہائی پر شور ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر ان کے نر اور ہر جنس کی کوئل کی اپنی مخصوص آواز ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ پہچانی جاتی ہے اور جو اصل کوئل کی دو نالی پُر شور آواز کے ساتھ، اکثر اس لہجے کو دہراتی ہے، تکلیف دہ حد تک۔

کوئل کا دوسرا چھوٹا خاندان ۲۳ اقسام پر منحصر ہے جو اوسط درجے کے پرندوں پر مشتمل ہوتا ہے یہ امریکا، افریقہ اور ایشیائی خطوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس میں اور پہلے خاندان کے پرندوں میں یہ نمایاں فرق ہے کہ یہ خاندان ماقبل خاندان کی طرح طفیلی صفات سے یکسر مبرا ہے۔ یہ سب شاخوں کا گھونسلا بناتی ہیں۔ جہاں وہ انڈے نکالتی ہیں اور بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور دونوں فریق اس میں شریک رہتے ہیں۔ اس خاندان کے امریکی پرندے بھورے رنگ کے، سفید شکم کے

پر شور آواز والے ہوتے ہیں۔ اصل کوئل ان میں معروف پیپلی اور کالی چونچ والی جیسے نباتات اور ناپائیدار جنگلوں میں اضافی بستیوں میں اور شمالی امریکا کے پارکوں اور باغات میں ملتی ہے جہاں وہ ایک اہم فریضہ انجام دیتی ہیں کہ جھانجھوں کو تباہ و برباد کرتی ہیں۔ یہ دونوں خاندان موسم سرما میں جنوب کی طرف، وسطی اور جنوبی امریکہ میں چلے جاتے ہیں۔

ان کا تیسرا خاندان گیورا کوئل پر مشتمل ہے جس کے کلغی، پتلی چونچ ہے جو ارجنٹائن کے پلیپائی علاقوں میں اور امریکا کے گرم خطوں میں جزائر غرب الہند اور میکسیکو میں دیکھی جاتی ہیں۔ یہ تمام کوئلوں میں سب سے زیادہ عجول پسند ہیں اور اکثر چھوٹے جھنڈوں میں نظر آتی ہیں۔ کھلے علاقوں میں ٹنڈ منڈ درختوں کی شاخوں پر۔

دس اور زمینی یا ارضی کوئلوں کے خاندان امریکا میں ایری زونا اور نیو میکسیکو / جنوب جانب پیراگوئے اور برازیل تک پائے جاتے ہیں۔ دو اور (دوسرے) خاندان ملایا اور ہند چینی خطوں میں آباد ہیں۔ ملایا کی کوئل سب سے بڑی اور اپنے گروپ میں بہت نمایاں دو فٹ لمبی ہوتی ہے جس کا سر سیاہ، اوپر کا مجموعی حصہ سبزی مائل رنگ کے اور سیاہ و سفید زیریں حصے کے ساتھ۔

ان کا آخری خاندان کوکل Coucal کہلاتا ہے۔ یہ ایک قسم کی زمینی کوئل ہے جس کی ۲۸ اقسام ہیں اور جو متوسط سائز کی ہوتی ہیں، آہستہ رو۔ زیادہ تر ارضی کوئل افریقہ اور آسٹریلیا میں دیکھنے میں آتی ہے۔ اور مشرقی جانب جزائر سلیمان تک۔ ان کی دس اقسام میں سے مڈغاسکر کی کوئل کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہیں۔ بعض وقت ایک الگ ہی خاندان تصور کیا جاتا ہے۔

کوئل کا خاندان کاسہ لیس یا طفیلی نہیں ہے۔ یہ سب اپنے لیے گنبد نما بڑے گھونسلے بناتی ہیں زمین پر ایک جانب چھوٹے راستے کے ساتھ۔ وہ گھونسلے کو سبز پتیوں اور گھاس سے مزین کرتی ہیں اور مرجھانے سے قبل اس کی تزئین کرتی رہتی ہیں، کوئل تین سے پانچ تک گول انڈے دیتی ہے۔ یہ انڈے دونوں یعنی نر اور مادہ سیتی ہیں چھ دن تک

چرخ نے بالی چرا لی ہے عروس شام کی
نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیم خام کی (ص ۵۳)

"مچھلی" Fish

مچھلی مشہور ترین آبی جانور ہے۔ مچھلی متعدد مشرک قوموں میں مقدس مانی گئی ہے اور متعدد قوموں نے اس کی پرستش کی ہے۔ چنانچہ اہل فلسطین ریون Dayon کے نام سے مچھلی کی پرستش کرتے تھے۔

مچھلی دنیا کے مختلف دریاؤں اور سمندروں میں ہر قامت و جسامت کی موجود ہے۔ بعض اتنی چھوٹی کہ ان پر دھوکہ تنکے یا ٹکڑے کا ہو۔ اور بعض اتنی قوی ہیکل اور عظیم الجثہ کہ ہاتھی کو مات دے دے۔ وہیل مچھلی اور شارک مچھلی کی کشتیوں بلکہ جہازوں تک کے لیے خطرناک سمجھی گئی ہے۔ بعض مچھلیاں چربی سے لدی ہوتی ہیں اور بعض بالکل سوکھی ہوئی۔ ذائقے کے لحاظ سے بھی مچھلیوں کے گوشت مختلف ہوتے ہیں۔ ماہرین کا بیان ہے کہ مچھلی قوت سامعہ سے بڑی حد تک محروم

ہے۔ البتہ اس کے مقابلے میں اس کی قوت لامسہ غیر معمولی طور پر تیز ہوتی ہے۔

مچھلی کی غذائی اہمیت مسلم ہے اور لذیذ و مرغوب عام ہونے کے علاوہ مقوی بھی تسلیم کی گئی ہے۔ بعض بعض خطوں اور علاقوں ی تو اصل غذا مچھلی ہی ہے۔ دریائی اور سمندری علاقوں میں ان کی تجارت بڑے دور دراز ملکوں تک ہوتی رہتی ہے۔ شریعت اسلامی نے ٹڈی کی طرح مچھلی کا بھی بلا ذبح کھانا درست رکھا ہے۔ مچھلی کا شمار ان جانوروں میں ہے جن کا خون بجائے گرم کے سرد ہے مچھلی کی اقسام ماہرین کے شمار میں اب تک ۲۰ ہزار آچکی ہیں اور ان کی شکل و صورت میں تنوع کی کیا انتہا ہے کوئی حد ہی نہیں۔ بعض بالکل سانپ کی سی، بعض بالکل دوسرے جانوروں کی شکل کی اور یہی حال ان کے رنگ کا ہے۔ کوئی کسی رنگ کی کوئی کسی رنگ کی۔ ان ی بعض قسمیں اڑنے والی ہوتی ہیں اور بعض ایسی بھی جو خشکی میں آکر درختوں پر چڑھ جاتی ہیں۔ ان کی غذا پانی کے علاوہ نباتات ی ہے بعض مچھلیاں گوشت بھی کھاتی ہیں اور بعض کا گزارہ دوسری مچھلیوں کو کھا کر ہوتا ہے۔

غذا کے علاوہ بھی مچھلی انسان کے اور بہت کام آتی ہے۔ اس کا روغن مختلف طبی اور صنعتی مصارف میں آتا ہے اور ایک خاص قسم کی مچھلی (کاڈ) کے جگر کا تیل تو ایک مشہور ڈاکٹری دوا سینے کے امراض کے لیے ہے۔ مچھلی کا کاروبار اس دنیا کی عظیم ترین تجارتوں میں سے ہے۔[۱]

ہاں! نمایاں ہو کے برق دیدۂ خفاش ہو
اے دلِ کون و مکاں کے رازِ مضمر! فاش ہو (ص ۲۴)

خفاش Bat

دودھ دینے والے جانوروں میں چمگادڑ ہی ہے جو پرواز کے لیے مشہور ہے۔ دوسرے دودھ دینے والے جانور مثلاً اڑنے والی گلہری فی الواقع اڑتی نہیں، اچھلتی ہے تھوڑے فاصلے کے لیے اپنے پروں سے پیراشوٹ کا کام لیتے ہوتے ہیں۔ چمگادڑ کے پر کھال کے بنے ہوئے ہوتے ہیں جو ہاتھ اور بازوؤں کی ہڈیوں پر پھیلے ہوتے ہیں اور جو انگلیوں میں جڑے ہوتے ہیں۔ اس کی انگلیاں لمبی اور پتلی ہوتی ہیں، صرف اس کے انگوٹھے پروں کی زد میں نہیں ہوتے یا باہر ہوتے ہیں۔ یہ چھوٹے ہوتے ہیں اور عام طور پر مڑے ہوئے۔ چمگادڑ ان کو اڑنے میں استعمال کرتی ہے۔

تمام دنیا میں تقریباً ایک سو قسم کی چمگادڑیں پائی جاتی ہیں۔ یہ زیادہ تر رات کے شکاری ہیں جن کی اندھیرا ہونے سے صبح تک پرواز جاری رہتی ہے۔ گاہے گاہے آرام کا وقفہ بھی آجاتا ہے۔ ان کی پرواز کا اصل معاملہ ان کی مختلف اقسام پر موقوف ہے اکثر چمگادڑیں کیڑے مکوڑے کھاتی ہیں، لیکن کچھ ان میں سے پھلوں پر گزارہ کرتی ہیں اور پھل کھانے والی چمگادڑیں کہلاتی ہے رجب یہ خون چوسنے کے لیے نہیں اترتی ہیں ایک گیند کی طرح لٹکتی رہتی ہے اس کے تیز نوکیلے دانت ہوتے ہیں جو تیزی سے جانور کی کھال میں داخل ہو جانے ہیں ایک انچ کے آٹھویں حصے تک۔ جب خون جاری ہو جاتا ہے تو یہ چاٹنے لگتی ہے۔ یہ دن چوستی نہیں۔ سوتے ہوئے مویشی اس کا اصل شکار ہیں گو بعض وقت یہ سوتے ہوئے آدمی پر بھی حملہ کرتی ہے۔ ویمپایر

خاندان کی سب سے بڑی چمگادڑ کو فاکس و یمپائر کہتے ہیں۔ اس کے پروں کا پھیلاؤ دو فٹ سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ایک بدصورت چمگادڑ ہے لیکن خون چوسنے سے بالکل بے نیاز۔

جو چمگادڑیں کیڑے مکوڑے شکار کرتی ہیں وہ یا تو انہیں پرواز کے دوران کھاتی ہیں یا پھر اپنی کمین گاہوں میں لے جاتی ہیں یا پھر وہ ان کو اپنی کھال کی جیب میں اپنی دم کے قریب رکھ لیتی ہیں۔

چمگادڑ شکار کے وقت اپنی آنکھیں بند رکھتی ہے۔ یہ اپنا شکار آواز سے پہچانتی ہے۔ ایک چمگادڑ دو قسم کی آوازیں نکالتی ہے جو ایک آدمی سن سکتا ہے۔ اور دوسری وہ جو انسان کو سنائی نہیں دیتی۔ چمگادڑ اس تیزی سے آوازوں کا سلسلہ جاری رکھتی ہے کہ ان کا سننا ممکن نہیں۔ یہ آوازیں ان کے شکار، کیڑوں تک پہنچ کر چمگادڑ کے کانوں تک واپس آتی ہیں۔ یہ ان آوازوں کا کرشمہ ہے کہ جانوروں سے تصادم نہیں ہوتا اور وہ شکار ہو جاتے ہیں۔

چمگادڑیں خالی درختوں یا گپھاؤں میں رہتی ہیں۔ یہ دس بارہ کی تعداد میں قیام کرتی ہیں جبکہ غاروں میں ہزاروں کی تعداد میں ہوتی ہیں۔ یہ اپنی قیام گاہ پر لٹکی رہتی ہے۔ چمگادڑیں موسم سرما کو گذارنے کے لیے سیکڑوں میل کا سفر کرتی ہیں۔ ان کے بچے موسم گرما کے آغاز میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بچے شکار کے وقت ساتھ رہتے ہیں اور جب یہ بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کی ماں انہیں گھر پر غذا مہیا کرتی ہے صبح کے وقت۔ چمگادڑوں کے دشمن بہت کم ہیں اور یہ طویل العمر ہوتی ہیں۔[۴۲]

ملک یمین و درہم و دینار و رخت و جلس

اسپ قمر سم و شتر و قاطر و حمار ص ۲۲۴

"قاطر" Mule

خچر ہندوستان اور پاکستان میں ایک معروف جانور ہے۔ گھوڑی اور گدھے یا گدھی اور گھوڑے کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے لیکن خود اس کی نسل یعنی خچر اور خچری سے نہیں چلتی۔

خچر سے دنیا میں آج تک دو کام لیے جا رہے ہیں، ایک سواری کا دوسرے یہ کہ وہ ایک ذریعۂ اظہار شان و تجمل ہے ایک طرف تو وہ مضبوط اور محنتی اتنا ہے کہ مشرق ہی نہیں فرنگی ملکوں کے فوجی حلقوں میں اس سے گاڑی کھینچنے کا کام کثرت سے لیا جاتا ہے۔ چنانچہ جنگ جرمنی میں، فرانس و برطانیہ وغیرہ نے، دوسری طرف عراق، عرب، شام و مصر وغیرہ میں گھوڑے ہی کی طرح اس کی سواری بھی عزت و راحت کی ایک سواری ہے بلکہ بیروت و دمشق وغیرہ میں بڑے حکام و امرا خچر کی سواری کو گھوڑے کی سواری سے زیادہ معزز خیال کرتے ہیں۔ اور انجیل میں تو یہاں تک ہے کہ حضرت داؤد نے جب حضرت سلیمان کو اپنے سامنے بادشاہ بنوایا ہے تو اس موقع پر سواری بجائے گھوڑے کے شاہی خچر کی کرائی ہے۔

خچر اپنی رفتار اور قد و قامت اور گردن کی ساخت کے لحاظ سے گھوڑے سے مشابہت رکھتا ہے اور سر، پیر، کان، اور ہاتھ کی ساخت میں گدھے کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کی آواز گھوڑے کے ہنہنانے اور گدھے کے رینگنے دونوں سے

الگ ایک کمزور قسم کی ہوتی ہے۔

خچر اپنے قدرتی طریقے سے ہمیشہ سے پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن جنگ اور امن دونوں زمانوں میں ان کی اہمیت خصوصی محسوس کر کے امریکا، فرانس، اٹلی، اسپین کی حکومتوں نے ان کی پیدائش کے مصنوعی طریقے بھی اختیار کیے ہیں اور اچھی خوش نسل گھوڑیوں اور نکرے تنومند گدھوں کے ملاپ کے لیے مستقل محکمے کھولے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکا میں اس کی پانچ قسمیں ہیں جو مختلف ناموں سے منسوب اور کام کرتی ہیں۔ خچر کی زیادہ سے زیادہ اونچائی ۱۶ سے ۱۷ ہاتھ اور وزن ۱۲ سے ۱۶ سو پونڈ تک ہوتا ہے اور چھوٹے سے چھوٹا خچر ۶ سو سے ۳۵۰ پونڈ وزنی ہوتا ہے جس کی اونچائی ۱۲ سے ۱۶ ہاتھ ہوتی ہے۔ اس کی بہترین قسم امریکا اور اسپین میں ہے۔ اس کے بعد پرتگال اور اٹلی ہیں۔ ۲۰ لاکھ تعداد ان کی تھی امریکا میں بیسویں صدی کے وسط میں لیکن ۱۹۲۰ء کے بعد سے ان کی نصف تعداد گھٹ گئی۔ ان کی بڑی تعداد اب جنوبی اور جنوب مشرقی ریاستوں میں ہے۔[۲۳]

”حمار“ Donkey

گدھا ہندوستان و پاکستان کا ایک معروف چوپایہ ہے۔ رنگ اکثر خاکستری اور کبھی سفید۔ اپنی بدفہمی اور بلادت ذہن کے لیے مشرقی قوموں میں ضرب المثل کا درجہ حاصل کیے ہوئے ہے۔ باربرداری بھی اس کا ایک امتیازی وصف ہے۔ مصر، شام، عرب، عراق وغیرہ میں باربرداری اور سواری دونوں کے کام آتا ہے۔ ان ملکوں میں شرفا و معززین بھی اس پر بے تکلف سوار ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی بڑی اور موٹی قسمیں دو ہیں ایک جنگلی یا وحشی۔ دوسرے اہلی یا پالتو اور پھر ان کی ضمنی اور قسمیں بہت سی ہیں۔

بعض قوموں میں اسے مقدس بھی سمجھا گیا ہے بلکہ رومی مشرکوں نے تو اس کی پرستش یہود کی جانب منسوب کی ہے۔ اور بعض یہود نے گدھے سے نہایت بیہودہ کام نے مسیحیوں کی جانب کیے ہیں اردو میں گدھے کو بیوقوف کے مترادف سمجھا گیا ہے۔ اور ”گدھا“ خفگی کے موقع پر بطور ہلکی گالی کے استعمال ہوتا ہے۔ دھوبی اور کمہار کے گدھے بھی ہمارے ہاں مشہور ہیں۔ بوجھ اٹھانے کی قوت اس میں بہت ہوتی ہے اور گرم ملکوں میں یہ باربرداری کے لحاظ سے گھوڑے سے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔

گدھی کا دودھ بقول اطبا ریونانی تاثیر میں بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور بعض امراض خصوصاً دق میں بہت مفید مانا گیا ہے ڈاکٹری تحقیق میں اس میں پانی اور شکر کا جزو کثرت سے ہوتا ہے۔ اس کے چمڑے سے جوتے بنتے ہیں، اور ڈھولکیں منڈھی جاتی ہیں۔ جنگلی گدھے کا گوشت ایران وغیرہ میں بہت لذیذ سمجھا گیا ہے اور اکثر اسی غرض سے اس کا شکار ہوتا ہے۔ اس کے بچے حمل میں پورے ایک سال کا زمانہ لیتے ہیں۔ اس کی غذا گھوڑے ہی کی طرح گھاس ہے لیکن گھوڑا اس سے لطیف تر قسم کی گھاس چاہتا ہے۔ اور یہ موٹی جھوٹی ہر گھاس پر بسر کر لیتا ہے۔ جنگلی گدھا اب صرف صحرائے افریقہ اور تبت اور

منگولیا میں پایا جاتا ہے، بلا کا تیز رو ہوتا ہے، اور چستی اور بے خوفی میں اپنی نظیر آپ۔ ان چیزوں میں اس اہلی گدھے کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

توریت و انجیل دونوں میں اس کا ذکر کثرت سے آیا ہے۔ سواری کے سلسلے میں بھی اور بار برداری کے سیاق میں۔ "خر عیسیٰ" فارسی اور اردو میں ضرب المثل کا درجہ اختیار کیے ہوئے ہے اور توریت کی روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے جب اہل و عیال سمیت مدین سے مصر کا سفر کیا تو سواری میں گدھا ہی تھا۔

گدھا نسبتاً گھوڑے کے خاندان سے ہے لیکن کوئی بھی گدھے کو گھوڑا نہیں سمجھتا۔ یہ چھوٹے قد اور بڑے کان والا جانور ہے۔ یہ مضبوط، پختہ قدم اور جسمانی اعتبار سے قابل اعتماد ہے۔

صدیوں سے انسان اس پر سواری کرتا آیا ہے اور بار برداری کا کام لیتا رہا ہے۔ اکثر گدھوں کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک حلیم الطبع جانور ہے جو مالک کے رویے کا شاکی نہیں ہوتا۔ چھوٹے چھوٹے گدھے بہت بوجھ اٹھاتے ہیں اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس حالت میں مر بھی جاتا ہے۔

گدھا گرم علاقوں میں بہتر کام کرتا ہے۔ یہ گھوڑے کے مقابلے میں کم پانی پیتا ہے۔ اور معمولی غذا پر گذارہ کر لیتا ہے۔ جبکہ اس حالت میں گھوڑے کے لیے گذارہ ممکن نہیں۔ یہ وہاں کام کرتا ہے جہاں گھوڑا کام نہیں کر سکتا۔ چونکہ یہ ایک مضبوط قدم جانور ہے اس لیے یہ پہاڑی اور دشوار گذار راستوں پر آسانی سے چلتا ہے۔ جہاں گھوڑے کے قدم پھسلنے اور اس کے گرنے کا احتمال رہتا ہے۔

شمالی افریقہ کے گدھے موجودہ گدھے کے مورث اعلیٰ ہیں۔ جنگلی طرز کا دوسرا اہم گدھا ہے۔ عام طور پر اس سے گدھا ہی مراد لیا جاتا ہے جبکہ یہ پالتو ہو۔ بعض وقت انسان گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے ایک نئی نسل کو جنم دیتا ہے جس میں بیک وقت دونوں کی خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔ اس طرح جو جانور پیدا ہوتا ہے اسے خچر کہا جاتا ہے اور یہ کام کاج کے لیے گھوڑے سے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں اسلحہ کی بار برداری کے لیے خچر بڑی تعداد میں استعمال کیے گئے۔

عام طور پر ایشیائی جنگلی گدھا، گھوڑے سے مشابہ ہوتا ہے بہ نسبت افریقی گدھے کے۔ یہ افریقی گدھے کے مقابلے میں دبلے پتلے اور چھوٹے کانوں کے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ گھوڑے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس کی اونچائی ۴ فٹ اور لمبائی ۸ فٹ ہوتی ہے۔

صومالیہ کا گدھا شمالی صومالیہ اور خلیج عدن کے ساحلی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ سخت جانی سے اپنا وقت گذارتا ہے پتھریلے اور ریتلے علاقے میں۔ غذا اس کی خاردار جھاڑیاں اور پتھریلی زمین کی پیداوار ہوتی ہے۔

گدھے کی ایک قسم صحارا میں پائی جاتی ہے، منتشر صورت میں۔ مدت مدید تک ان کے نسلی تفاخر کی بابت اختلاف رائے

رہا۔ اور عام طور پر یہ سمجھا جاتا رہا ہے کہ یہ ایک معصوم گھریلو گدھے کی نسل سے ہے ہیں لیکن اب عام خیال یہ ہے کہ گدھا نسلاً جنگلی جانوروں کی قسم سے ہے[۹۴]

رات مچھر نے کہہ دیا مجھ سے
ماجرا اپنی ناتمامی کا (ص ۲۸۹)

"مچھر" Gnat

مچھر یا پشہ ایک معلوم و معروف پروار کیڑا ہے جو چھوٹے کم جثہ ہونے کے باوجود انسان کے لیے موذی بھی ہے، راتوں میں کاٹ کاٹ کر اس کی نیند حرام کرنے والا اور بعض صورتوں میں امراض بھی پیدا کرنے والا۔ دنیا کے بیشتر حصوں میں پایا جاتا ہے اور اس کی بیشمار قسمیں ہیں۔ ماہرین نے اس کی ۲۰ سے زیادہ اقسام شمار کی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قطب شمالی جیسے سرد زمین ملکوں میں بھی۔ لیکن اس کی کثرت گرم ملکوں ہی میں ہے[۹۵]

زبورِ عجم

(کلیاتِ اقبال، فارسی، اشاعت چہارم ستمبر ۱۹۸۱ء)

شورہ بوم از نیشِ کژدم خار خار
مور را از ورگزد عقرب شکار (ص ۴۷۳)

"کژدم" Scorpion

بچھو گرم ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ رات کا جانور ہے، دن میں پوشیدہ رہتا ہے، سوراخوں میں پتھروں کے نیچے۔ رات میں اپنی معاش کی فکر میں نکلتا ہے اور مکڑوں اور کیڑے مکوڑوں کو اپنی غذا بناتا ہے۔ یہ اپنے پنجوں سے اپنے شکار کو پکڑتا ہے اور اسے ہلاک کر کے اس کا رس چوس لیتا ہے۔ یہ بہت زہریلا جانور ہے۔ بعض بچھو اتنے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کے کاٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ بچہ دینے والے جانور ہیں۔ ان کا بچہ مادہ کے پیٹ پر کوئی ہفتے بھر سوار رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کے پیٹ سے الگ ہو جاتا ہے اور خود چلنے پھرنے لگ جاتا ہے۔ عقرب کا بچہ تقریباً ۵ سال میں جوان ہو جاتا ہے!

گو قد و قامت کے اعتبار سے مختلف ہیں لیکن عادات و اطوار میں اس درجے یکسانیت ہے کہ انہیں اپنے قبیل کے دوسرے کیڑوں سے ممیز کیا جاتا ہے۔ یہ گرم ملکوں اور خطوں کا کیڑا ہے۔ یورپ میں یونان، اٹلی اور اسپین میں یہاں تک کہ جنوبی جرمنی میں بھی پایا جاتا ہے۔ خشک موسم میں کم یاب بلکہ نایاب اور تر موسم میں عام ہو جاتے ہیں۔ عقرب کو برباد کرنے میں بعض جانوروں نے بڑا کردار ادا کیا ہے۔ مثلاً چھپکلی، افریقی بندر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ الجیریا کے بعض افراد اسے

زندہ کو ناپسند کرتے ہیں ؎

شعلۂ آتش گیر زندہ چوں کلب عقور
ہولناک و زندہ سوز و مردہ نور (ص ۵۸۳)

"عقور" Biting Dog

گگنا کتا۔ جہاں انسان کا وجود ہے وہاں کتا موجود ہے۔ ان میں کچھ کتے بعض امور انجام دیتے ہیں اور کچھ پالتو جانور کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ کام کرنے والے کتے، بھیڑوں کی نگرانی، پاسبانی کے فرائض، برف گاڑی چلانے یا شکار کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ کتوں کی دو سو معروف اقسام دنیا میں ہیں۔ یہ نسلی صفات قائم رکھنے والا جانور کہلاتا ہے۔ کتا عام طور پر مخلوط اور مجہول النسل ہوتا ہے۔

گھریلو کتے سدھائے ہوئے ہوتے ہیں جو اپنے مالک کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور یہ صدیوں کے عمل کا نتیجہ ہے۔ گھریلو کتے کے مورث اعلیٰ جنگلی کتے تھے، لیکن کسی کو علم نہیں کہ ان جنگلی کتوں کو پالتو کب سے بنایا گیا۔

مدت مدید سے انسان کو یہ معلوم تھا کہ جنگلی کتا شکار کے کام آتا ہے اور اس کا گوشت چرا کر لے جاتا ہے۔ شاید اس نے یہ عمل ترک کرا دیا ہے حد یہ ہے کہ اب کتا اس بات سے خائف ہے لیکن کچھ شکاری یقیناً اس کے پلے کو گیند سے کھلا کر سدھانا پسند کریں گے۔ تب انسان کو معلوم ہوگا کہ پالتو کتا اس کے لیے مفید بن گیا ہے بلکہ وہ خطرے سے آگاہ کرتا ہے، جنگلی جانوروں کو بھگانے میں مدد دیتا ہے۔ اس طرح کتے اور انسان کے درمیان ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

اب بھی دنیا میں جنگلی کتے موجود ہیں اور فوری طور پر ان کی نشان دہی ممکن ہے۔ بھیڑیے، لومڑی اور گیدڑ۔ جنگلی کتے دنیا کے تقریباً تمام حصوں میں پائے جاتے ہیں بجز قطب جنوبی کے۔ سب سے قدآور جنگلی کتا قطب شمالی کا بھیڑیا ہے۔

آسٹریلیا کا ڈنگو کتا خاصا پریشان کن ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ آسٹریلوی کتا نہیں، لیکن کب اور کہاں سے آگیا، کچھ معلوم نہیں اغلباً پہلے آبادکاروں میں سے یہاں پہنچنے والے اسے اپنے ساتھ لائے۔ وقت گزرنے پر ان ڈنگو کتوں نے یہاں ایک جنگلی کتوں کی نسل کو جنم دیا۔ اب یہ ایک پالتو جانور ہے اور آسٹریلوی قبائل اسے ایک پالتو جانور کے طور پر رکھتے ہیں۔

افریقہ کے گرم خطوں میں ایک شکاری کتا پایا جاتا ہے۔ جو افریقی جانوروں میں بڑا خونخوار خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی پتلی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ یہ ۲½ و ۴۲ انچ لمبا اور ۶۰ پونڈ وزنی ہوتا ہے۔ یہ ریوڑ پر حملہ کرتا اور خوف و ہراس پیدا کرتا ہے شیر سے بھی زیادہ میدانی علاقے میں۔ یہ کتے چند سو مربع میل میں اپنی اجارہ داری رکھتے ہیں۔ یہ آدمی سے خوف زدہ نہیں ہوتا اور کھڑا رہتا ہے تاآنکہ شکار کا مرحلہ مکمل ہو جائے۔

ریکون کتا Recoon Dog اپنے خاندان کے دوسرے کتوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ رنگ اور شکل و شباہت میں۔

اس کی یہ نسل مشرقِ بعید، منچوریا، چین، کوریا اور جاپان میں پائی جاتی ہے۔ یہ اپنی قیمتی اون کے لیے مشہور ہے اور یہ پی ریجس میں بھی موجود ہے۔ یہ یورپ کے دوسرے علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن تاسف کے ساتھ، وہ دن دور نہیں جب یہ کتا ان یورپ کے لیے، مستقبل قریب میں ایک مسئلہ پیدا کرنے والا جانور ثابت ہوگا۔

کتا حیوانی حیثیت سے گیدڑ، بھیڑیے اور لومڑی کے خاندان کا جانور ہے اور دنیا کے ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ اس کی قسمیں صد ہا ہیں۔ صرف موٹی موٹی قسمیں ۲۰۰ تک پہنچی ہیں۔ قد و قامت، شکل و صورت اور رنگ کے لحاظ سے کتے کئی قسم کے پائے گئے ہیں۔ سرخ، سیاہ، سفید، ابلق، بھورے وغیرہ۔ بعض بالکل ننھے ننھے سے، بعض بڑے گراں ڈیل، بعض بالکل کھری صفاچٹ جلد کے، بعض اتنے جھبرے کہ بالوں سے بالکل لدے ہوئے۔ بعض بڑی ہیبت ناک شکل کے، بعض سیدھے سادے۔ دوڑ کے ساتھ قوت شامہ بھی کتے کی خاص طور پر تیز ہوتی ہے۔ اس کی اوسط عمر ۱۲ سے ۲۰ سال تک کا پایا گیا ہے۔ عادتوں کے لحاظ سے بھی اس کی نسلیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض بڑے شکاری، بعض صرف چوکیداری اور پاسبانی کے اور بعض اپنے شوقین مالکوں کی گود میں صرف کھلونا اور سامانِ زینت بننے کے قابل۔

جاوید نامہ

(کلیاتِ اقبال، فارسی، اشاعت چہارم ۱۹۸۱ء)

در گلو داری نوا ہائے خوب و نغز

چند اندر گل بنالی مثل چغز (ص ۶۱۱)

"چُغز" Frog

مینڈک آبی جانوروں میں مشہور جانور ہے۔ یہ دنیا کے مختلف خطوں میں پایا جاتا ہے۔ شمالی اور وسطی یورپ سے لے کر جزائر برطانیہ، ایشیا اور جاپان تک۔ بعض علاقوں میں اس کا وجود کم تر ہے پانی کی کمی اور اس کے ٹھکانوں کے ضیاع کی وجہ سے۔ تالابوں، اتھلی جھیلوں، دلدلی گڑھوں میں رہتا ہے افزائش نسل کے دوران۔ جوں ہی انڈوں سے فارغ ہوتا ہے اور ان کی پرورش ہو جاتی ہے یہ اپنی قیام گاہ تبدیل کرتا ہے اور میدانی علاقوں میں، سبزہ زار کے اطراف یا کھیتوں بلکہ باغات میں آ جاتا ہے۔ رنگ اور قد و قامت اس کا مختلف ہے۔ بھورا، پیلا، سبزی مائل، سرخی مائل اور گہرا بھورا رنگ عام طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ یہ چار انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور نومبر سے فروری تک بے حس و حرکت رہتا ہے۔ بعض مینڈک آٹھ انچ تک کا ہوتا ہے۔ مشرقی ریاست ہائے متحدہ امریکا میں ہوتا ہے۔ اسے کیلیفورنیا اور برٹش کولمبیا میں بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ اس کی غذا کیڑے مکوڑے اور چھوٹی چھپکلی ہے۔ مینڈک کا ٹرانا دن اور رات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ افزائش اور گرمی کے موسم میں۔ بعض مینڈک پھدک کر مکھی اور تتلی کو بھی پکڑ لیتے ہیں۔ دلدلی مینڈک قدرے بڑا ہوتا ہے۔ یہ چھوٹے دودھ پلانے والے جانوروں اور کبھی

کبھی چڑیوں کو اپنی خوراک بناتا ہے ۔؎

موز خاک تیرہ آید در خروش

زانکہ از بازان نیاید کار موش   ص ۶۵۱

"موش" Mouse

چوہے کاٹنے والے جانوروں میں سب سے بڑا خاندان ہے اور اس کی ان گنت اقسام ہیں۔ یہ تمام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ معتدل اور سرد علاقوں میں یہ ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ ان میں چھوٹا چوہا بھی ہے اور بڑا بھی۔ غالباً ان میں سب سے معروف گھریلو چوہا ہے۔ یہ اصلاً مغربی ایشیا کا باسی ہے۔ جہاں سے یہ یورپ پہنچا۔ یہ چوری چھپے جہازوں کے ذریعے دنیا کے مختلف حصوں میں وارد ہوا اور امریکہ میں انقلاب کے وقت داخل ہوا۔ جہاں کھانے کی وافر مقدار موجود ہو چوہا وہاں پورے سال نظر آتا ہے۔ کھیتوں میں رہنے والے چوہے گرمی میں جاکر سردی میں آجاتے ہیں۔ ہر دو ماہ کے بعد ان کی تعداد دوگنی ہو جاتی ہے۔ چوہے کا اپنا ایک علاقہ ہوتا ہے جس میں وہ دوسرے کی مداخلت، برداشت نہیں کرتا۔ وہ دو یا زیادہ مادہ کے ساتھ رہتا ہے۔ چوہے کی غذا میں بہت سی اشیا شامل ہیں خواہ وہ سبزیات ہوں یا حیوانیات۔

چوہا مشرق بعید میں کھلی فضا میں رہتا ہے۔ لیکن جوں ہی اس کا سابقہ انسانوں سے پڑتا ہے، یہ اپنے اندر بڑی تبدیلی پیدا کر لیتا ہے یا اس کی عادات واطوار میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ ان کے رحم وکرم پر زندہ رہتا ہے۔ اور بغیر ان کی توجہ کے اس کا زندہ رہنا مشکل ہے۔

جنگلی چوہا بظاہر گھریلو چوہے کی طرح ہوتا ہے لیکن اس کے پچھلے پیر اور کان بڑے ہوتے ہیں اور آنکھیں بہت بڑی اور سر بھی بڑا۔ اس کی اوپر کی کھال بادامی رنگ کی ہوتی ہے۔ جو سر اور گردن کی طرف جاکر زردی مائل ہو جاتی ہے۔ اس کی کھال کے نیچے کا حصہ سفید ہوتا ہے اور اس کے حلق کے قریب نارنجی حلقہ ہوتا ہے۔

یہ گھونسلے میں رہتا ہے یا پھر بھٹ یا بل میں، تین فٹ گہرے۔ بچے دینے کے وقت اس کا گھر گھاس پھوس سے آراستہ ہوتا ہے۔ زمین میں یا شاخوں کے جھنڈ میں۔ دوسرے گھونسلے یا گھر چھوٹے بل یا بھٹ ہوتے ہیں۔

چوہا پورے جزائر برطانیہ میں پایا جاتا ہے بجز انتہائی بلندی کے علاوہ چار ہزار فٹ کی بلندی تک دیکھا گیا ہے۔ یہ پورے یورپ، ایشیا، ہند، ایران اور شمالی افریقہ میں موجود ہے۔ اس کی خاص غذا پھل، مغزیات، بیج، مکوڑے اور پروار کیڑے ہیں۔ جب زیادہ مقدار میں غلہ ہو تو یہ مستقبل کے لیے جمع کر کے رکھتا ہے۔

یہ بل سے رات کو نکلتا ہے۔ اور تیز روشنی کو پسند نہیں کرتا۔ یہ ایک زندہ دل اور ماہر چڑھنے والا جانور ہے۔ یہ فضا میں ایک فٹ یا اس سے زیادہ کود سکتا ہے اور بعض علاقوں میں کودنے والا کہا جاتا ہے۔

یورپ کے بعض علاقوں میں اس نے اپنی کثرت تعداد کی بنا پر سنگین مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ برطانیہ میں اس

نے بعض مقامی مسائل پیدا کیے۔ مثلاً موسم سرما کی گندم کو ضائع کرنا اور بوئے ہوئے پودوں کو کھود ڈالنا۔

یہ چوہا الو، نیولے، لومڑی کا من بھاتا شکار ہے چونکہ اس کا شکار شب میں کیا جاتا ہے اس لیے یہ شکرے، باز وغیرہ کی دست برد سے محفوظ رہتا ہے کہ وہ دن کے شکاری ہیں جب اسے دن کے درمیانی حصے یا تیز دھوپ میں دیکھا جائے تو یہ عموماً مضمحل چوہا نظر آتا ہے

زرد گردن والا چوہا بڑی قسم کا ہوتا ہے۔ جو یورپ اور ایشیا میں پایا جاتا ہے۔ برطانیہ میں یہ وڈ ماؤس کے مقابلے میں کم تر دیکھنے میں آتا ہے۔ وڈ ماؤس اور زرد گردن والے چوہے میں امتیاز کرنا صرف ماہرین کے لیے ممکن ہے۔ عام آدمی کے لیے نہیں۔

چھوٹا فصلی چوہا Harvest Mouse صرف دو تین انچ کا ہوتا ہے۔ اور دم بھی تقریباً اتنی ہی لمبی ہوتی ہے۔ اس کا وزن ایک چوتھائی اونس سے کم ہوتا ہے۔ یہ ایک خوبصورت چھوٹا سا چوہا ہے لیکن چڑھنے میں ماہر جب یہ اوپر چڑھتا ہے وہ اپنی لمبی دم کو کام میں لاتا ہے جسے سبزیات کی ڈالیوں میں لپیٹ لیتا ہے۔ یہ درخت کے تنے میں اپنا گھونسلا بناتا ہے۔ زمین سے اوپر۔

شمالی امریکا میں بہت بڑی تعداد میں چوہے موجود ہیں۔ ایک عام قسم ان کی ڈیر ماؤس کہلاتی ہے جس کی بے شمار انواع ہیں اور جو تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان نازک اور خوبصورت چوہوں کو سفید پر والے چوہے کہا جاتا ہے۔ یہ بڑے مستعد اور پھرتیلے ہوتے ہیں۔ جب یہ خطرہ محسوس کرتے ہیں تو اگلے پیروں پر کھڑے ہو کر شور مچاتے ہیں۔

بھورا چوہا مشرق سے برطانیہ میں جہاز کے ذریعے چوری چھپے داخل ہوا۔ اس لیے کبھی کبھی یہ ناروے کا چوہا کہلاتا ہے۔ یہ ایک بڑا چوہا ہے۔ موٹی کھال (دبیز سمور والا) لمبی تقریباً ننگی چھپرت دار دم والا۔ یہ کثرت سے بچے دیتا ہے اور پوری دنیا کے لیے ایک آفت بن گیا ہے۔ یہ فضلہ کھاتا ہے اور ہر قسم کی غذا بھی خواہ تازہ ہو یا رکھی ہوئی۔ یہ انڈے اٹھا لیتا ہے اور چڑیوں کو مار ڈالتا ہے بجلی کے تاروں کو نقصان پہنچاتا ہے جس سے آگ لگ جاتی ہے۔ اس سے طرح طرح کے امراض پھیلتے ہیں بشمول طاعون کے۔

یہ بھورا چوہا اپنے تحفظ کی پوری صلاحیت رکھتا ہے آدمی اور کتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے۔ کتے، سموری جانور، الو، بجو اور دوسرے جانور اس کے دشمن ہیں۔ یہ چوہا ہر قسم کی عمارتوں میں گھس آتا ہے اور بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ لوگ اس کے خاتمے کے لیے جالی اور زہر کام میں لاتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک ایسا زہر تیار کیا گیا جو اس کی موت کا باعث بنے اور گمان یہ تھا کہ اس زہر سے اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ چوہے ہمیشہ کی طرح بڑی تعداد میں ہیں اور اس زہر کو بے خطر چکھ کر کھاتے ہیں۔

کالا چوہا زیادہ نازک اندام چوہا ہے۔ جس کی دم اس کے قد سے لمبی ہوتی ہے۔ بھورے چوہے کی طرح یہ بھی برطانیہ کا اجنبی رہا ہے جو جہاز کے ذریعے خفیہ طریق پر یہاں آیا۔ یہ چڑھنے میں ماہر ہے اور جہازوں اور اونچی عمارتوں میں رہ کر خوش ہوتا ہے۔ اس کے پسو سے بیماری پھیلتی ہے بلکہ انگلستان میں سیاہ وبا اسی کی وجہ سے رونما ہوئی۔

وڈچوہا امریکا کا بعض وقت پیک چوہا یا ٹریڈ چوہا کہلاتا ہے۔ اس کے بڑے کان اور بالوں والی لمبی دم ہوتی ہے۔ مغرب میں چوہے اپنا مکان بناتے ہیں جو سگ آبی یا اود بلاؤ کے مکان کے مشابہ ہوتے ہیں خواہ اس کا مکان زمین پر ہو یا درخت پر یا پہاڑی پر۔ وڈچوہا اشیا جمع کرتا ہے۔ وہ چمک دار اشیا کا شائق ہے۔ سکے، گھڑیاں، پین، شیشے کے ٹکڑے وغیرہ۔ وہ چمک دار اشیا اٹھا کر اپنے گھر لے جاتا ہے اگر راستے میں کوئی اور چمک دار شے ان کی پسند کی مل جائے تو پہلی چمک دار چیز کو چھوڑ کر دوسری چمک دار چیز کو اٹھا لیں گے۔ اس طرح انہیں بعض وقت "کاروباری" چوہا کہا جاتا ہے۔[۵۴]

مثل زنبورے کہ برگل می چرد

برگ را بگذارد و شہدش برد (ص ۶۵۴)

زنبور[۵۵]

شہد کی مکھی دو گروپ میں منقسم ہے۔ ایک ملنسار دوسری تنہائی پسند۔ تنہائی پسند مکھی صرف جنسی ضرورت کے وقت ملاپ کرتی ہے۔ ورنہ وہ الگ تھلگ رہنا پسند کرتی ہے۔ یہ اپنا چھتا کھوکھلے تنوں یا زمین میں بناتی ہے اور یہ بھی "سبزیات" کا ہوتا ہے۔ ملنسار مکھی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اپنی بنائی ہوئی بستیوں میں رہتی ہے۔ اور اس بستی کی آبادی کوئی تیس ہزار افراد (مکھیوں) پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ اپنا چھتا مربع شکل میں مل کر بڑے اہتمام سے بناتی ہے۔ اور یہ مربع خانے اس درجہ یکسانیت لیے ہوتے ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا حیرت زدہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور اس بستی پر قائم حکمرانی انڈے دینے والی ملکہ کی ہوتی ہے۔ یہ شہد کی مکھی ہی ہے جو مستقل طور پر اپنا چھتا بناتی ہے۔

علمائے حیوانیات نے شہد کی مکھیوں کی کوئی بیس ہزار اقسام بتائی ہیں۔ ہر چھتے میں تین طرح کی مکھیاں ہوتی ہیں۔ ایک مکھی سب کی ملکہ ہوتی ہے۔ اور سب اس کے حکم کی تابع ہوتی ہیں۔ کچھ نر ہوتی ہیں۔ ملکہ جس وقت اپنی پرواز عروسی میں اڑتی ہے۔ یہ نر بڑی تعداد میں اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ وہ اونچی سے اونچی ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ تھک تھک کر رہ جاتے ہیں۔ ان میں کامیاب صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ اس کے بعد ملکہ پھر نیچے آتی ہے۔ اور پھر اسی طرح یہ اڑان شروع ہوتی ہے۔ یہ ملکہ ایک دن میں ۳۰۲ ہزار انڈے دیتی ہے۔ مکھیوں کی بڑی تعداد کارکنوں کی ہوتی ہے۔ ان کا کام چھتے کی تعمیر اور اس کے انتظامات ہوتے ہیں۔ چھتے کے اندر ایک پوری دنیا آباد رہتی ہے۔ ایک بڑے چھتے میں ۵۰، ۶۰۔ ۷۰ ہزار مکھیاں پورے آرام کے ساتھ گزر کرتی ہیں۔ اور اس میں بڑھئی، معمار، کمہار وغیرہ کہنا چاہیے کہ ہر منظم انسانی پیشہ اختیار کیے ہوئے مکھیاں رہتی ہیں۔ موسم بہار آتے ہی ان میں حرکت اور زندگی از سر نو پیدا ہو جاتی ہے۔

شہد کی حلاوت اور لذت سے کون واقف نہیں۔ جنگلی مکھیوں کا شہد لذیذ تر ہوتا ہے۔ اس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ سفید، سرخ، ناکھی، سیاہی مائل وغیرہ۔ اس کے طبی منافع پر تمام طبیب متفق ہیں۔ شہد کے علاوہ دوسری چیز جو چھتے میں تیار ہوتی ہے یعنی موم وہ بھی اپنے طبی فوائد کے لحاظ سے کچھ کم قابل قدر نہیں۔ مماکھی کے ڈنک بھی بڑے سخت اور زہریلے

ہوتے ہیں اور جن ملکھیوں کے چھتے کو کوئی چھیڑ دیتا ہے اور ان کا جھنڈ غضبناک ہو کر اس پر حملہ کر دیتا ہے۔ تو یہ حملہ بعض اوقات مہلک ثابت ہو جاتا ہے۔ ایسی نیش زن مخلوق سے شہد جیسی پرحلاوت و شفا بخش مشروب کا نکلتے رہنا یقیناً عجائب فطرت میں سے ہے۔

بھڑیں دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہیں گو ان کی خراب شہرت ہے کہ مضرت رساں ہیں۔ یہ بہت سے جان لیوا حشرات کو تباہ کرتی ہیں۔ اس لیے ان کا وجود بنی نوع انسان کے لیے سود مند ہے۔ مکھیوں کی طرح یہ بھی دو اقسام پر منقسم ہیں۔ ایک ملنسار اور دوسری تنہائی پسند۔ ان کا معاشرتی نظام خاصا ترقی یافتہ ہے بشمول عام بھڑ، جرمن بھڑ اور زنبور کے یہ مکھیوں سے کئی طور پر مختلف ہیں اپنے رہن سہن میں خاص طور پر تعمیراتِ اشیاء، چھتا بنانے میں اور بچوں کی نگہداشت کرنے میں۔ ہر سال یہ نئی بستی آباد کرتی ہیں اور کبھی اس میں ہجوم نہیں ہوتا۔ پرانی بستی کا زندہ رہنے والا موسم سرما کا فردِ واحد ان کی ملکہ ہے جو موسم بہار میں رونما ہوتی ہے اور چھتے کی تعمیر کے لیے برگ و بار جمع کرتی ہے۔ وہ اپنے تیز جبڑے سے لکڑی کو ریزہ ریزہ کرتی ہے۔ پھر لکڑی کے ریزوں کو اپنے لعابِ دہن میں ملا کر غذا بناتی ہے۔ یہ اپنا چھتا کھلے درختوں یا عمارتوں کے کونے کھدروں میں بناتی ہے۔ پھر جب کاٹتی ہے تو اپنا ڈنک وہیں چھوڑ دیتی ہے۔ جب تک ڈنک نکالا نہ جائے متاثرہ مقام تکلیف سے محفوظ نہیں رہے گا۔ گو یہ تکلیف پہنچانے والا کیڑا ہے تاہم قدرت کے نظام میں اس کی افادیت مسلم ہے۔

رزقِ زاغ و کرگس اندر خاک گور

رزقِ بازاں در سوادِ ماہ و ہور (ص ۷۹۴)

"زاغ"

کوا ایک معلوم و معروف پرندہ ہے اور اس کا وجود دنیا کے ہر حصے میں پایا گیا ہے۔ شاید بجز جنوبی امریکا اور آسٹریلیا کے بعض علاقوں کے۔ اس کی متعدد اقسام ہیں اور مینا، طوری وغیرہ متعدد جانور جو اپنا مستقل وجود رکھتے ہیں، اس کے خاندان کے سمجھے گئے ہیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پرندوں میں سب سے بڑی آبادی دنیا میں کووں کی ہی ہے۔ ہمارے ملک میں کوے زیادہ تر ہلکے سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن کی گردنوں کے ارد گرد کا رنگ خاکستری ہوتا ہے۔ بعض یکلخت گہرے اور چمک دار سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں جو ڈوم کوے کہلاتے ہیں۔ کوے کی عمرِ طبعی سو سال ہے۔

کوے کی سوجھ بوجھ، سیانے پن اور حرص و طمع کے قصے عام طور پر زبان زد ہیں۔ بعض ماہرینِ حیوانات نے کہا ہے کہ کوا دنیا کا ذہین ترین پرندہ ہے۔ اپنی غذا کے لحاظ سے کوا ہمہ خور ہے۔ غلہ، سبزی، پھل، گوشت، مردار، ہڈی، کیڑے مکوڑے سب ہی اس کی خوراک کے کام آجاتے ہیں۔ اچھے بڑے کوے کی جسامت لمبان میں ۱۸ انچ ہوتی ہے۔ بعض اور پرندوں کی طرح یہ اپنی سحر خیزی کے لیے بھی مشہور ہے۔ تڑکے سے بولنے لگتا ہے اور بہت سویرے سے غذا کی تلاش میں نکل جاتا ہے اس کی بولی سے شگون لینے کا دستور مشرک قوموں میں عام رہا ہے۔ عرب جاہلیت میں خاص طور پر تھا۔ اسے ایک مقدس جانور

آج بھی امریکا کے شمالی مغربی ساحل کی آبادیوں میں سمجھا جاتا ہے۔ بعض روایتیں اس کی بھی ہیں کہ کوّے کو پال کر اور سدھا کر اس سے کام پہرے کا لیا گیا ہے۔

عہد عتیق میں اس کا ذکر چھ بار آیا ہے اور عہد جدید میں ایک بار۔ توریت میں ہے کہ حضرت نوح نے طوفان تھمنے پر سب سے پہلا پرندہ جو اپنے جہاز سے اڑایا وہ کوا ہی تھا۔

کوا چالاک، ہوشیار اور پُرشور پرندہ ہے۔ دنیا کے ادبیات میں اس کے قصے کہانی عام ہیں۔ بعض نے اس کی نحوست کے قصے بھی بیان کیے ہیں۔ موسم سرما میں یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ کوا بھی سرد مقامات سے گرم خطوں میں نقل مکانی کرتا ہے اور موسم تبدیل ہونے پر یہ پرندہ اپنے اصلی وطن کا رُخ کرتا ہے۔ کوّے کے پنکھ قدرے بڑے اور دم قدرے چھوٹی ہوتی ہے۔

کوا جسامت کے اعتبار سے زمینی پرندوں میں قد آور خیال کیا جاتا ہے۔ یہ اپنی عادات اور خصائل کے اعتبار سے دوسرے پرندوں سے ممتاز ہے۔ جہاں کہیں انسانی آبادی ہے وہاں کوا ضرور دیکھنے میں آتا ہے گویا حضرت انسان کے ساتھ ساتھ اس کا رہن سہن ہے۔ بغیر انسانی آبادی کے اس کا وجود مشکل ہو جاتا ہے۔ کوّے کا وجود زحمت بھی ہے اور رحمت بھی۔ رحمت اس لیے کہ کھیتی باڑی کے لیے مضر اور مہلک کیڑے مکوڑے اس کی غذا ہیں اور زحمت یوں کہ بعض لہلاتے ہوئے کھیت اس کی تاخت و تاراج سے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ کوّے کی آواز ایک خاص معنی و مفہوم رکھتی ہے۔ اس کی آواز کا اتار چڑھاؤ بتاتا ہے کہ اس وقت کوا کیا چاہتا ہے۔ حد یہ ہے کہ بچے تک اس کی آواز کے فرق کو سمجھتے ہیں۔ کوے میں نقل کا مادہ بھی ہوتا ہے چنانچہ بعض وقت اسے پنجرے میں رکھا بھی جاتا ہے اور یہ کچھ الفاظ سیکھ بھی لیتا ہے۔ لیکن اس میں نقل کی یہ خوبی مینا اور طوطے کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ کوے کا چھوٹے پرندوں کے معاملے میں جارحانہ رویہ اسے انسانی ہمدردی سے محروم کر دیتا ہے۔ چھوٹے پرندوں کے انڈے ضائع کرنا اور انہیں پریشان رکھنا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔

عام طور پر اس کا گھونسلا درختوں پر ہوتا ہے۔ وہیں تین سے پانچ تک انڈے دیتا ہے اور اپنے بچوں کی پرورش کرتا ہے۔ مادہ اس کے انڈے سیتی ہے اور نر اس کی غذائی ذمہ داری پوری کرتا ہے۔ اٹھارہ انیس دن میں اس کے بچے انڈے سے نکل آتے ہیں اور کم و بیش تین ہفتے میں اڑنا سیکھ لیتے ہیں۔

کرگس

گدھ، دن کا شکاری جانور کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے۔ مڑی ہوئی چونچ کے سرے پر گوشت کی موم جھلی ہے۔ شکرے، عقاب، گدھ اور ان کے قریبی عزیز، سب کے مضبوط طاقتور پیر، تقابل پذیر پچھلے انگوٹھے اور لمبے پنجے۔ یہ خصوصیات اُلّو میں بھی ملتی ہیں جسے پہلے انہیں کے ساتھ مخصوص سمجھا گیا تھا۔ اُلّو بنیادی طور پر رات کا پرندہ ہے۔ نرم پروں والا، اپنی ساخت کے اعتبار سے مختلف۔

شکرے اور ان کے ساتھی پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں بجز قطب جنوبی کے۔ یہ جانوروں کے گوشت پر گزر بسر کرتے ہیں۔ کچھ ان میں مردار کھاتے ہیں۔ یہ سب مضبوط پروں کے طاقتور اڑنے والے، کچھ قدرہ بلند پرواز ہیں۔ سب نسبتاً کم انڈے دیتے ہیں اور ان کی افزائش کا تناسب کم ہے اور یہ سب اپنے بچوں کی پرورش گھونسلوں میں کرتے ہیں۔ یہ پانچ خاندانوں میں منقسم ہیں۔

گو شباہت میں ظاہری مشابہت ہے، مردہ خور، عریاں سر، بغیر دلچسپ امر کے اور یورپ، ایشیا اور افریقہ کے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اصولی طور پر۔ قدیم دنیا کے گدھ عقاب کے خاندان سے متعلق رہے ہیں۔ امریکی گدھ زیادہ قدیم شجرے کے ہیں اور ان کا دور کا تعلق ہے لق لق اور حواصل سے۔ ان کے لمبے انگوٹھے کسی چیز کو مضبوطی سے گرفت میں لانے والے نہیں جیسے کہ دوسرے پرندوں کے ہوتے ہیں۔ اس کا پچھلا انگوٹھا کسی قدر اونچا اور تین انگوٹھوں کا اگلا حصہ بنیادی طور پر نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے نتھنوں کے سوراخ لمبائی میں ہیں، گول ہونے کے بجائے اور چونچ سے سانس لینے کا راستہ قدرے منقسم ہے۔ چونکہ ان میں حنجرہ زیریں نہیں۔ امریکی گدھ بے آواز (خاموش) ہیں اور صرف کمزور سی آواز پیدا کرتا ہے۔

امریکی گدھ بلا شبہ بلند پرواز پرندوں میں سب سے اعلیٰ ہیں۔ بے حد حریص اور بے تحاشا کھانے والے، مردار اور جانور کا فضلہ کچھ بھی ہوں لیکن کھانے میں پابند وضع ہیں۔ گو ان کا عام رجحان اصل شکاری جانور جیسا نہیں اور شاذ شکار پر جھپٹیں گے اگر وہ مزاحمت کرے۔ ان کی چونچ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ جب تک گوشت کسی طرح گل سڑ جائے وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتے۔ گو یہ کبھی کبھی دودھ پلانے والے جانوروں پر حملہ آور بھی ہوتے ہیں، تاہم ان کی عام غذا مردار ہی ہے۔

یہ خاندان اس بات پر فخر کرتا ہے کہ طویل ترین پرواز کرنے والے جانور ہمارے اسی خاندان کے فرد ہیں۔ ان میں کیلیفورنیائی کونڈر Condor اور اینڈین کونڈر Andean Condor قابل ذکر ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے پر کا پھیلاؤ ۱۰ فٹ کے لگ بھگ اور وزن ۲۰، ۲۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ اس خاندان کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ طویل ترین پرواز، طویل العمر پرندہ اسی خاندان کا فرد ہے۔ نویڈا میں پایا جانے والا گدھ سولہ سے سترہ فٹ پروں کا پھیلاؤ رکھتا ہے۔ ان میں چھوٹا گدھ گیارہ سے بارہ فٹ کا پھیلاؤ رکھتا ہے، جس کے حدود پرواز شمالی امریکا، فلوریڈا، کیلیفورنیا گلیشیری دور میں رہے ہیں۔

گدھ کی قدامت ان کے بڑی تعداد میں ڈھانچوں کے ریکارڈ سے ہوتی ہے۔ ان کی چھ موجودہ جنس یا اس سے زیادہ کی دریافت، تمام تر امریکی ہے۔

کیلیفورنیائی کونڈر شمالی امریکا کا سب سے بڑا پرندہ ہے جو بد قسمتی سے آج کل نہایت کمیاب ہے۔ برفانی دور کے بعد اس نے مراجعت کی مغربی بلند و بالا خطوں کی طرف جبکہ ۱۹۴۰ء میں پہلی مرتبہ مغرب کی طرف گیا۔ کیلیفورنیائی کونڈر کیلیفورنیا کے پہاڑوں میں بڑی تعداد میں موجود تھا لیکن آج اس کے چند جوڑے ہیں، جنوب وسطی کیلیفورنیا میں اور اس کے دیگر اطراف میں۔ ۱۹۴۰ء

اور ۱۹۵۰ء میں محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد ۶۰ پرندوں سے زیادہ نہ تھی اور اس وقت سے ان کی افزائش کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آئی۔

انسان کیلیفورنیائی کونڈر کا اصلی دشمن رہا ہے اور اس کا ہر قیمت پر شکار کرنا چاہتا ہے۔ گو اس کا شکار شوقیہ طور پر کبھی نہیں کیا گیا لیکن پھر بھی شکاری للچائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھتا رہا ہے۔ اس کا شکار کیا جانا ہی اس کی نسل کشی کا ضامن نہیں ہے بلکہ یہ خود بھی شکاری کی زد سے باہر رہتا ہے کہ بڑا شرمیلا جانور ہے۔ بہت سے کھلاوے کھارے گئے، جیسے مویشی خانوں کے مالکوں نے مویشیوں میں داخل کرا کے بھیڑیے اور اس کے دوسرے جانوروں کو ختم کیا۔ دو اسباب اور ان کی نایابی کے ایک تو یہ کہ مغرب میں آبادی بڑھی تو ان کی تعداد گھٹی اور ان کی افزائش رفتار بھی متاثر ہوئی۔ کیلیفورنیائی کونڈر صرف ایک انڈا دیتا ہے اور وہ اسے سیتا نہیں جب تک کہ چھ سال پورے نہ ہو جائیں۔ اس کی تلافی کی یہی صورت رہی کہ طویل العمر ہیں۔ حادثات سے بچتے ہوئے۔ گدھ چڑیا گھروں میں پچاس سال تک زندہ رہتا ہے۔ تاہم ہمارے پاس ابھی تک مصدقہ اطلاعات نہیں ہیں جس پر ہم اس کے اعداد و شمار کا انحصار کر سکیں۔

عظیم اینڈین کونڈر بھی کمیاب ہے۔ لیکن بظاہر اس کے ختم ہونے کا کوئی خطرہ نہیں جیسا کہ اس کے شمالی ہم وطن کو ہے۔ وہ بلند و بالا اینڈیز میں رہتا ہے۔ وینزویلا اور کولمبیا سے پٹاگونیا تک اور اس کا حلقۂ پرواز اتنا وسیع و عریض ہے کہ اس کے زندہ و باقی رہنے کے امکانات روشن ہیں۔

تیسرا سب سے بڑا امریکی گدھوں کا سلسلہ، اور یقیناً سب سے نمایاں اور دلکش، اگر یہ صفات اس کے لیے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ سیاہ و سفید شاہ گدھ King Vulture ہے جو جنوبی میکسیکو سے گرم بارش زدہ جنگلات سے گزرتا ہوا ارجنٹائن تک محو پرواز رہتا ہے۔ اس جانور کا عریاں سر شوخ رنگوں، قرمزی، سبز اور زرد سے مزین ہوتا ہے جبکہ یہ عنفوان شباب میں بال و پر کی منزل میں داخل ہوتا ہے، اپنی عمر کے تیسرے یا چوتھے سال میں۔ اس کے گلے کا لٹکا ہوا گوشت گومڑی چہرہ بشرہ پر اکثر خالص ہندوستانی رنگ میں نمودار ہوتا ہے۔

مشہور و معروف گدھ اس خاندان کے سیاہ گدھ اور ٹرکی گدھ ہیں جو شمالی ریاست ہائے متحدہ امریکا سے جنوبی امریکا تک پھیلے ہوئے ہیں اور اس کے اطراف میں دیہاتی علاقوں پر بلند پروازی سے خاموشی سے گزرتے ہوئے، جنوبی ریاستوں میں عام طور پر دیکھے جاتے ہیں جہاں وہ زیادہ تر غلطی سے "بوزرڈس" Buzzards کہلاتے ہیں۔ بوزرڈس، شکرے کی قسمیں۔ ہر نوع، ہر جنس کی، متعدد جغرافیائی "اقوام" میں بٹ جاتی ہیں۔ شمال اور جنوب دونوں کی دائرتی آبادی نقل مکانی کرتی ہے۔

گدھ اپنی تیز نظری کے لیے مشہور ہے۔ وہ اپنی غذا کو نہایت بلندی سے اس طرح بھانپ لیتا ہے جس طرح کہ درخت پر بیٹھا ہوا پرندوں کو پھڑپھڑاتے ہوئے۔ اس کی بلندی پروازی موسمی حالات پر موقوف ہے۔ وہ گرم پانی کے چشموں یا حرارت سے

متعلق فضائی حالات میں منڈلاتا ہے گا۔ جبکہ صحیح معنوں میں گدھ غول پسند جانور نہیں۔ وہ اکثر مل جل کر رات بسر کرتا ہے۔ اور بڑی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں جہاں غذا میسر ہو۔ ایک منڈلاتا ہوا گدھ، ایک میل یا اس سے زیادہ فاصلے پر، دفعتہً نیچے اُتر آئے گا۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس نے اپنی غذا کو دیکھ لیا ہے شاید اشراقی طور پہ Telepathic جیسے ہی گدھ غذا کی تلاش میں اترتا ہے اس کے پیچھے آنے والوں کا تانتا بندھ جاتا ہے[۳۲]

بالِ جبریل

(کلیاتِ اقبال، اردو، اشاعت ششم، ستمبر ۱۹۸۴ء)

چیتے کا جگر چاہیے، شاہیں کا تجسس
جی سکتے ہیں بے روشنیٔ دانش و فرہنگ — ص ۳۶۸

"چیتا" Panther

چیتا چھوٹی بلیوں میں سے ایک ہے لیکن یہ تمام بلیوں سے مختلف ہے اس کی لمبی اور پتلی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اس کے جبڑے کتے کی طرح ہوتے ہیں اس کے دانت باہر کی طرف نکلے ہوتے ہیں اس سے وہ بآسانی نظر آتے ہیں۔ چیتا ایک طرح کتے سے مشابہ ہے۔ یہ آدمی کے ساتھ کام کرنے کے لیے سدھایا جا سکتا ہے۔

برصغیر ہند و پاکستان میں اسے ہرن کے شکار کے لیے سدھایا جاتا ہے۔ ہرن تیز رفتار جانور ہے لیکن چیتا اس سے بھی تیز رفتار ہے۔ یہ دنیا کا تیز ترین رفتار والا جانور ہے۔ اس کی رفتار ستر میل فی گھنٹہ ریکارڈ کی گئی ہے۔ لیکن یہ تیز رفتاری چار سے پانچ سو گز تک کے فاصلے کے لیے ہے۔ اس مقررہ فاصلے کے اندر چیتا یا تو اپنا شکار حاصل کرے گا یا پھر اس کے حصول سے قاصر رہے گا لیکن بالعموم یہ اپنا شکار پکڑ لیتا ہے۔

مشرقی افریقہ اور جنوبی ایشیا میں اب بھی جنگلی چیتوں کا وجود ہے۔ انہیں دن میں یا چاندنی رات میں شکار کیا جاتا ہے جبکہ ہرن، چڑیوں اور دوسرے چھوٹے دودھ دینے والے۔ مثلاً خرگوش کا تعاقب کر رہا ہو۔ مادہ چیتا کے دو سے چار تک بچے ہوتے ہیں۔

پالتو چیتا ایسا ہی محبت کرنے والا جانور ہوتا ہے جیسا کہ کوئی اور گھریلو جانور!

چڑیا گھروں میں افزائش نسل کے لیے شیروں سے بھی اس کے ہاں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر باپ چیتا ہے تو بچہ ٹائیگون Tigon کہلائے گا اور اگر باپ شیر ہے تو بچہ لائگر Liger کے نام سے پکارا جاتا ہے[۳۳]

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ — ص ۳۶۸

"طاؤس"

مور کی قدیم تاریخ اور اس کا انسان سے ابتدائی رابطہ بوجوہ موجود ہے۔ اصلی مور ایک جانا پہچانا چرند یا گھر کا مقیم، مدت سے ایک نیم گھریلو پرندے کی حیثیت سے معروف ہے۔ یہ برصغیر ہند و پاک اور سری لنکا کا باسی ہے اسے بظاہر قدیم یونانی اور رومی مبارک خیال کرتے تھے بایں معنی کہ یہ ان کے دیو مالائی ادب کا ہر دلعزیز حصہ رہا ہے اور اسے جونو Juno اور ہیرا Hera دیوی کا پرندہ کہا جاتا تھا۔ متعدد جگہ انجیل میں اس کا ذکر ہے شہنشاہ سلیمان نے اپنا عظیم الشان ہیکل بنایا تو اسے تقریباً ایک ہزار سال قبل مسیح برآمد کیا گیا تھا ارض مقدس کے لیے۔

گو انہیں خوبصورت نقش و نگار والا پرندہ کہہ کر یہاں اور امریکہ میں تحفظ دیا گیا ہے، یہ مزاجاً جھگڑالو واقع ہوا ہے اور دوسرے گھریلو پرندوں میں مل کر رہنا پسند نہیں کرتا جیسے آرائشی پر اپنی مادہ کے سامنے بڑے دلکش انداز میں پھیلاتا ہے۔ وہ واقعی دم کے پر نہیں بلکہ دم کے اوپر کے مخفی پر ہوتے ہیں

مور کی دوسری جنس جاوائی مور جو رہتا ہے برما کے بارش زدہ جنگلات، ملائی جزیرہ نما، ہند چینی سے جاوا تک۔ یہ اصل عام مور سے بہت ملتا جلتا ہے، قد و قامت میں، لیکن اس کا سر، گردن اور زیریں حصہ سبز ہے بجائے نیلے کے۔ جنگلی مور خشک جنگلات میں رہتا ہے اور چھوٹے جھنڈوں میں سفر کرتا ہے۔ زمین میں خوراک تلاش کرتا ہوا۔ یہ زور و شور کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ اور بسیرا کرتا ہے۔ رات میں درختوں پر۔ اس کی آواز کرخت، ناخوشگوار چیخ ہے اس کے حسن و جمال کے بالکل منافی ہے[۴۳]

پس چہ باید کرد

(کلیات اقبال، فارسی، اشاعت چہارم، ستمبر ۱۹۸۱ء)

ہر کہ سازد آشیاں در دشت و مرغ

او نہ باشد ایمن از شاہین و چرغ ص ۸۳۱

"چرغ" Hyena

چرغ تمام گوشت خور جانوروں میں بدترین شہرت رکھتا ہے، اپنی بزدلی اور مذموم حرکات کی بنا پر، اپنی جابرانہ بدبودار ظاہری شباہت کی وجہ سے۔ حقیقت میں لکڑ بھگا ایک ذہین و ہوشیار شکاری ہے جو عام طور پر مردار کھاتا ہے۔ یہ جھنڈ میں رہتا ہے اور شکار کرتا ہے بیمار و لاچار جانوروں کا جب وہ زخمی ہو گئے ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دھاری دار، اس پر ہلکے پیلے دھبے ہوتے ہیں، دم چھوٹی اور اگلے پیر پیٹ سے لمبے ہوتے ہیں، نمایاں طور پر پیچھے کی طرف جھکی ہوئی۔ دوسرے چرغ کے مقابلے میں اس کے جبڑے مضبوط اور دانت نہایت تیز ہوتے ہیں۔ یہ عادتاً رات میں شکار کرتے ہیں اور دن میں پہاڑی گپھاؤں میں یا اپنے بھٹوں میں آرام کرتے ہیں۔ دھاری دار چرغ قد و قامت میں ۴۲ انچ لمبا ہے۔ دم کی ۲۴ انچ لمبائی

کے ساتھ۔ وسطی اور جنوبی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ جھاڑیوں اور پہاڑی علاقوں میں۔ اس کے بچے ۹۰ دن کی مدت میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک سے دو اور کبھی تین کی تعداد میں۔ اس کی غذا تازہ گوشت اور کبھی کبھی مردار پر مشتمل ہوتی ہے۔ دھاری دار چرغ اور بھورا چرغ دونوں بہت قریبی عزیز ہیں۔ دھاری دار چرغ وسطی افریقہ اور ایشیا کے بعض علاقوں میں ملتا ہے جبکہ بھورا چرغ صرف جنوبی افریقہ میں۔ دونوں کے استادی ایال ہیں۔

اگر چرغ کو بچپن سے پالا جائے تو وہ بہت مانوس ہو جاتا ہے اور مالک کا خیر خواہ بھی۔ کتے کی وفا شعاری کے قصے زبان زدِ عام ہیں۔ اگر چرغ کو صحیح طور پر سدھایا جائے تو یہ بھی بڑا وفادار ثابت ہوتا ہے۔ خاص طور پر دھاری دار چرغ۔ ایک پالتو چرغ زیادہ قابلِ اعتماد ہے ایک پالتو شیر کے مقابلے میں پہلے ایک سال یا دو سال میں۔ چرغ کی "ہنسی" انسانی ہنسی سے مشابہ ہے اور یہ اس وقت مشاہدے میں آتی ہے جبکہ وہ بہت بھوکا ہو اور اسے گوشت پیش کیا جائے۔ صرف دھبے دار چرغ "ہنستا" ہے جو نسلاً افریقی ہے۔ دھاری دار چرغ افریقہ اور ایشیا میں پایا جاتا ہے جو نہیں ہنستا لیکن وہ سمجھتا ہے کہ میں ہنس رہا ہوں لیکن اس کی آواز تو ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا اسے سولی پر لٹکایا جا رہا ہے۔[۵۸]

ضربِ کلیم

(کلیاتِ اقبال، اردو، اشاعت ششم ستمبر ۱۹۸۴ء)

معدوم نہیں ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہہ دے کوئی اُلّو کو اگر رات کا شہباز (ص ۶۰۰)

اُلّو Owl

دنیا میں اُلو کی ۱۳۲ قسمیں ہیں جو پرندوں کی دنیا میں اپنے بعض خصائص کی بنا پر بہت معروف ہیں۔ ان کی نہایت نمایاں خصوصیت ان کی باہر کی طرف نکلی ہوئی آنکھیں ہیں وہ اپنے گول چہرے کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ ان کے بڑے سر، اور چھوٹی گردن اور پروں سے پھولا ہوا جسم جو ان کی آسان پرواز کو پُرسکون بناتا ہے۔ اُلّو جانوروں کے شکار پر گذارہ کرتا ہے وہ زندہ جانور پکڑتا ہے، اپنی مڑی ہوئی چونچ اور مضبوط پنجوں کی مدد سے۔ ایک زمانے میں انہیں باز اور عقاب میں شامل کیا جاتا تھا جو اس طرح شکار کرتے ہیں لیکن الو کی بظاہر مشابہت دن کے شکاری پرندوں سے ایک متوازی موقع ہے ان کے مطالعے کا ساخت کے اعتبار سے اُلو کا قریبی تعلق ایک قسم کے پرندے Goatsucker سے ہے جبکہ شکرے کا تعلق نگلے سے ہے۔

اُلّو دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں بجز قطبِ شمالی اور کچھ الگ تھلگ جزائر کے۔ انھوں نے اپنے آپ کو حیوانات معیشت سے اس طرح ہم آہنگ کر لیا ہے کہ وہ دنیا کے کم و بیش تمام علاقوں میں جم کر بیٹھ گیا ہے خواہ وہ گرم ہوں یا بارش زدہ جنگلات۔ اُلّو دو

خاندانوں میں منقسم ہیں۔ ایک گُگّو دوسرا اصلی اُلو۔ اور یہ فرق بھی ایسا اور اتنا کم ہے کہ ماہرین، یورپی ماہرین انہیں ایک ہی خاندان کے خیال کرتے ہیں

تمام اُلوؤں میں گُگّو کا انسانوں سے بہت قریبی رابطہ رہا ہے۔ اس کے قدرتی گھونسلے کھوکھلے درخت، چوٹیاں یا شگاف کے پرانے گھونسلے ہوتے ہیں۔ اب اس کی قیام گاہ، عمارات، خاص طور پر غیر آباد کی ہوئی یا کم استعمال شدہ ہیں۔ یا پھر گرجا کے میناروں یا غلّہ بھرنے کی جگہوں میں نظر آتا ہے (قیام کرتا ہے) ویران عمارات اس کی محبوب قیام گاہیں ہیں کسی اور جگہ گُگّو جوڑے کا پایا جانا طرح طرح کے وسوسوں کو جنم دیتا ہے کہ کسی قدیم عمارت میں اُلو کا وجود اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ جہاں اس کا سایہ ہے اور جس عمارت پر اس کا سایہ پڑ جائے تو پھر وہ ویران ہو جاتی ہے۔ اور جہاں یہ اکثر ہوتا ہے وہاں ویرانی کے آثار پیدا ہونا ایک ناگزیر امر ہے یہ اس کی نحوست کی بین دلیل ہے۔

گُگّو اصلی اُلو سے قدرے مختلف ہوتا ہے، اپنے چہرے کی گولائی اور سینے کی ساخت کے اعتبار سے۔ ان کی دیگر خصوصیات میں ان کی لمبی ٹانگیں، جو ان کی دم سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں اور جو پیروں تک پروں سے ڈھکی ہوتی ہیں اور ان کے زیریں حصے پر تھوڑے چھوٹے سے پر۔ ایک اور نمایاں خصوصیت اس کی یہ ہے کہ دندانہ دار کلغی درمیانے انگوٹھے پر جو بگلوں اور ابابیلوں میں پائی جاتی ہے۔

گُگّو ۱۲ سے ۱۸ انچ لمبا ہوتا ہے اور اس کی مادہ نر سے زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ عظیم الجثہ گُگّو کے ڈھانچے بہاماز اور جزائر غرب الہند میں پائے گئے ہیں۔ آج سے صدیوں پہلے یہ جزائر بڑے جزائر تھے آج کے مقابلے میں اور بہت قریب۔ گُگّو نقل مکانی نہیں کرتا اور وہیں رہتا ہے جہاں پایا جاتا ہے یہ اپنی زاد بوم کے پرستار ہیں اور سالہا سال وہاں قیام کرتے ہیں۔ وہیں ان کی نسل کشی کا عمل بھی ہوتا ہے۔ ایک عام گُگّو جغرافیائی اعتبار سے، دنیا کے مختلف خطوں میں گھومتا پھرتا ہے۔ سنہری، بھورا اور ہلکے رنگ کا گُگّو جس پر سفید، سیاہ اور خاکستری نشانات ہوتے ہیں خوبصورت خیال کیا جاتا ہے۔ دوسرے نو اقسام کے خاندان یورپ اور امریکا اور افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور منقسم ہیں افریقہ، مڈغاسکر، جنوبی ایشیا، جزائر شرق الہند اور آسٹریلیا میں۔ نیوزی لینڈ میں اس کا فقدان ہے۔ یہ زیادہ تر کھلے گھاس کے میدان کو اپنی قیام گاہ بناتے ہیں اور اسی لیے انہیں "گھاس اُلو" Grassowls کہا جاتا ہے۔ یہ سب زمین پر قیام کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک قسم ایسی ہے جو گھنے جنگلات میں رہتی ہے اور اتنی شرمیلی ہے کہ صرف رات میں نکلتی ہے جس کے رہن سہن کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

عام طور پر گُگّو رات کو نکلتا ہے اور دن میں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ گو کبھی کبھی یہ اپنی آواز سے حیرت میں ڈال دیتا ہے جب وہ کھیتوں کے اوپر صبح کے وقت منڈلاتا ہوا نظر آتا ہے اس کی خاص غذا چوہے اور اسی قسم کے جانور ہیں اور یہ کسانوں کا بہترین دوست خیال کیا جاتا ہے۔ یہ اپنا شکار زیادہ تر آواز کے ذریعے سے کرتا ہے بمقابلے اس کو دیکھنے کے۔ اور اپنے شکار کا پتہ چلا لیتا ہے گھپ اندھیرے میں بھی محض آواز کے ذریعے۔ اگر ایک کمرے میں چوہے خاموشی سے بیٹھے رہیں تو وہ مجھے

ہیں کہ محفوظ ہیں لیکن جوں ہی انھوں نے حرکت کی اور کمرے میں ادھر اُدھر آئے گئے تو بس ان کی خیر نہیں اور اُلّو کی غذا بن گئے ۔
آواز پر اپنے شکار کو پکڑنا اُلّو کی خصوصیت ہے اور اس میں وہ غلطی نہیں کرتا ۔

شاید اُلّو ہی ایک ایسا پرندہ ہے جسے عام طور پر سمجھا نہیں گیا ۔ یہ رات کے جانور صدیوں سے انسان کی غلط فہمی کا شکار رہے ہیں خوف ، شک و شبہ اور خرافیات کا ۔ یہ قصے کہانیوں میں اکثر آتے ہیں ۔ شاید ہی کسی ملک کی کوئی کہانی ایسی ہو جس میں ان کا ذکر نہ آتا ہو ۔ عہد قدیم سے یہ پرندے نحوست کی علامت خیال کیے گئے ہیں ۔ ان پر ناپاک روحوں کا سایہ دیکھا گیا ہے اور بھوت پریت کی آماجگاہ سمجھا گیا ہے ۔ آج بھی اُلّو کی بابت یہ بات عام ہے کہ اس کی آواز اس بات کا پیش خیمہ ہے کہ کوئی مصیبت یا موت کی آمد آمد ہے ۔ اُلّو کی بابت سب سے خوش آئند بات یہ ہے کہ اسے ایک عقلمند پرندہ خیال کیا گیا ہے کہ یہ دیکھنے میں عاقل و فرزانہ معلوم ہوتا ہے اور خاموش رہتا ہے ۔

اس کی نمایاں خصوصیت کے بارے میں صرف اتنا ہی نہیں کہا جاتا بلکہ اس کی شہرت یہ بھی ہے کہ اس کی آواز ناخوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے ۔ شروع میں اس کی آواز شیریں معلوم ہوتی ہے ، بتدریج یہ آواز ایک تکلیف دہ آواز میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دکھ کا مارا ، دکھ بھری داستان بیان کر رہا ہے اور ظاہر ہے ایسی آواز سے انسان کا تکلیف ہو جانا ایک لابدی امر ہے ۔ بعض الوؤں میں ان کی مادہ اور نر کی آواز ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور آواز کا زیر و بم ایک کا دوسرے سے بالکل مختلف ہوتا ہے ۔ اس میں یکسانیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ رات میں یہ ایک دوسرے کے ساتھ دوگانے میں مصروف پائے گئے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں نے مل کر کوئی راگ چھیڑ رکھا ہے ۔ جب یہ اپنی چونچ سے کھٹ کھٹ کرتا ہے تو یہ علامت اس کی ناراضگی اور غیظ و غضب کی خیال کی جاتی ہے ۔

اُلّو میں دیکھنے اور سننے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے ۔ اس کی آنکھیں عجیب و غریب ہوتی ہیں ۔ دیکھنے میں اتنی بڑی معلوم نہیں ہوتیں جتنی فی الواقع وہ ہوتی ہیں ۔ برفانی اُلّو Snowy Owl دو فٹ کا ہوتا ہے اس کی آنکھ انسانی آنکھ کے برابر ہوتی ہے ۔ کچھ تعجب نہیں کہ یہ اندھیرے یا تاریکی میں خوب دیکھتا ہے ۔ یہ خیال غلط ہے کہ اُلّو دن میں اندھا ہوتا ہے ۔ بہت سے اُلّو ایسے بھی ہیں جو دن میں شکار کرتے ہیں ۔ اس کی آنکھ کا پردہ قدرت نے اس نوع کا بنایا ہے کہ اُلّو دن کی چکاچوند سے محفوظ رہتا ہے حساس طریق پر ۔

اُلّو کی سماعت غیر معمولی ہوتی ہے ۔ اور اس کا شکار بھی دیکھنے کی بجائے آواز پر منحصر ہوتا ہے ۔ اس کے چہرے کا گول حصہ ہوائی گل میں بہت نمایاں ہوتا ہے جس کو ہم تمثیلی کہہ سکتے ہیں ۔ اس کے کان گو وہ پورے طور پر پردے میں چھپے ہوتے ہیں ۔ اور ایک طور پر کھال کے پردے سے ڈھکے رہتے ہیں ۔ بہت سی اقسام میں دایاں اور بایاں جسامت میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے ۔ لیکن بلا استثنیٰ یہ دو کانوں والی غیر معمولی صلاحیت آواز کے ذریعے پرندوں کے شکار کی باقی رہتی ہے ۔
اُلّو کی پرواز بے آواز ہوتی ہے جسے وہ اپنے شکار کے کام میں لاتا ہے ۔ اور اس سے اس کی قوت سماعت میں اور

اضافہ ہوتا ہے۔

اُلو کے لمبے پھیلے ہوئے پر انہیں چھوٹی گردن والا پرندہ ظاہر کرتے ہیں۔ فی الواقع ان کی گردن لمبی ہوتی ہے۔ اُلو کی آنکھیں دوسرے پرندوں کے مقابلے میں کم حرکت کرتی ہیں جس کے نتیجے میں انہیں کسی چیز کے دیکھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس طرح الو اپنا سر چیزوں کو دیکھنے کے لیے گھماتا ہے اور پیچھے بھی کر سکتا ہے۔ وہ اپنے سر کو ۱۸۰ کے زاویے سے گھما سکتا ہے۔ اس سے اس پرانی بات کو تقویت ملی ہے کہ درخت پر بیٹھا ہوا اُلو انسان کو ہر زاویے سے دیکھتا ہے تا آنکہ وہ اپنی گردن کو پورے طور پر موڑ نہیں لیتا۔

اُلو عام طور پر اپنا شکار جڑوں کا توں نگل لیتا ہے اور جب اس کا معدہ ہضم اس کو جزو بدن بناتا ہے اور یہ اجزا اس کے لیے مقوی بن جاتے ہیں۔ ہضم نہ ہونے والے اجزا مثلاً ہڈیاں، سموراور پر، چھچھڑے کی گولی کی طرح اگل دیتا ہے۔ الو اپنے شکار کو بالعموم اپنی شکار گاہ میں لے آتا ہے جہاں وہ اسے سکون سے کھاتا اور باقی ماندہ کو تیز دھار کے ساتھ واپس کر دیتا ہے۔ بعض وقت کا غذ یا روئی وغیرہ کی شکل میں سیکڑوں کی تعداد میں گولیاں زمین پر بکھری ہوتی ہیں جنہیں متجسس فطرت پرست شائق جمع کرتا ہے تحلیل و تجزیے کے لیے۔ چونکہ الو اپنی قیام گاہ سے چند میل کے فاصلے پر ہی شکار کرتا ہے۔ اس لیے یہ چھچھڑے اور گولیاں شائقین کے لیے خوش آئند معلومات کا درجہ رکھتی ہیں جو قریب کے چھوٹے دودھ پلانے والے جانوروں کی ہوتی ہیں۔

دائرہ قطب شمالی میں چونکہ موسم سرما میں روشنی عام ہوتی ہے۔ اس لیے برفانی اُلو روشنی میں بھی شکار کرتا ہے۔ موسم سرما میں بھی یہ ایک حد تک دن میں شکار کرتا ہے۔ چونکہ یہ تیز رفتار شکاری ہوتے ہیں اس لیے بطخوں کو پکڑنا اور مارنا ان کا مشغلہ ہے۔ برفانی اُلو اپنے ہر قسم کے شکار کو کھا لیتا ہے لیکن اس کا اصل شکار قطب شمالی کا ایک چھوٹا کترنے والا جانور لیمنگ Lemming اور خرگوش ہی ہیں۔ وقفے وقفے سے جب ان کی تعداد اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے تو یہ برفانی اُلو سات عدد سے دس تک انڈے دیتا ہے اور جب ان غذائی جانوروں کی قلت ہوتی ہے تو برفانی اُلو دو سے تین انڈے ایک دفعہ میں دیتا ہے اور جب غذائی صورت حال ناگفتہ بہ ہو جاتے تو یہ اُلو سرے سے انڈے دیتا ہی نہیں۔ اس قلت غذا کے دوران جو ہر مرتبہ پانچ سے سات سال میں آتی ہے۔ برفانی اُلو غذائی ضرورت کے پیش نظر جنوب کی جانب چلے جاتے ہیں۔

گندمی یا چینی اُلو Tawry Owl پورے یورپ اور مغربی ایشیا میں پایا جاتا ہے۔ برطانیہ عظمیٰ میں یہ ہر جگہ ملتا ہے بجز بیرونی جزائر اسکاٹ لینڈ کے ماورا سے متعارف کرایا گیا ہے آئرلینڈ میں بھی۔ گویا اصلاً جنگلات کا باسی ہے، یہ درختوں اور باغات میں بھی بسیرا کرتا ہے۔ یہ رات میں شکار کرتا ہے اور دن میں آرام کھوکھلے درخت کی شاخ میں۔ یہی اُلو ہے جس کے برطانیہ میں عام چرچے ہیں، اسے بھورا اُلو بھی کہا جاتا ہے۔

پستہ قد اُلو گٹھیلا جسم گول مٹول ۶ سے ۱۰ انچ لمبائی کا ہوتا ہے۔ بارہ قسمیں شمالی اور جنوبی امریکہ میں عام ہیں۔ افریقہ ...

جنوبی یوریشیا میں۔ یہ چھوٹا جانور (پرند) دن میں باہر بھی نظر آتا ہے۔ لیکن عام طور پر شکار شام کے جھٹپٹے ہی میں کرتا ہے یہ جنگلوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔ ان کی خوراک بڑی حد تک کیڑے مکوڑے اور چھوٹے پرند اور رینگنے والے جانور ہیں۔ یہ بلند حوصلہ سرگرم پرندہیں جو دورانِ پرواز چھوٹی چڑیوں کو پکڑنے میں مشہور ہیں۔

نہایت چھوٹے الوؤں میں ایک صرف ۵ ½ انچ کا ہوتا ہے، میکسیکو اور جنوبی امریکا کا، اگرچہ یہ زیادہ تر بیابان میں رہتے ہیں۔ یہ الوانا سس کے جنگلوں اور بلوط کے علاقوں میں بھی پایا گیا ہے۔ ان کی غذا کا تمام تر انحصار کیڑے مکوڑوں پر ہے جنہیں یہ شاخوں اور زمین سے پکڑتے ہیں۔ یہ اتنے چھوٹے پرند کی آواز حیرت انگیز حد تک تیز ہوتی ہے۔ ان کے جوڑے چاندنی رات میں دوگانے گاتے ہیں، جبکہ یہ انڈوں پہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان کی نمایاں آواز کتے کی آواز سے مشابہ ہے۔ ان کا محبوب گھونسلا ہدہد کے بنائے اور چھوڑے ہوئے، درختوں میں سوراخ ہیں۔

نقالی کرنے والے الوؤں میں ایک قسم مشتمل بر ۱۰ انچ جنوبی فلوریڈا، جزائر غرب الہند، مغربی ریاستوں، وسطی اور جنوبی امریکا میں پائے جاتے ہیں۔ یہ لمبے پروں والے چھوٹے الو، پریری کے میدانوں (گیاہستان) میں اور اپنے بنائے ہوئے گھونسلوں میں، اکثر چھوٹی آبادیوں میں، اپنے گھونسلوں کی نگہداشت بڑی مستعدی سے کرتے ہیں۔ یہ اپنا شکار تاریکی میں یا جھٹ پٹے میں کرتے ہیں یا صبح سویرے کرتے ہیں۔ یہ کبھی کبھار چھوٹے دودھ پلانے والے جانوروں کو بھی کھا لیتے ہیں لیکن ان کی اصل غذا کیڑے مکوڑے ہی ہیں۔ خاص طور پر مکڑی اور سانپ بچھو۔ ان کی آواز زیادہ تر تیز نہیں ہوتی۔[۵۵]

(باقیاتِ اقبال، طبع سوم ۱۹۷۸ء)

سن کر یہ بات خوب کہا شاہ لوا نے
بلی چوہے کو دیتی ہے پیغامِ اتحاد (ص ۲۰۹)

"بلی"

بلیوں کے دو بڑے خاندان ہیں۔ ایک میں بڑی بلیاں۔ شیر، پلنگ اور جیگوار شامل ہیں اور یہ سب دھاڑتے ہیں دوسرا خاندان چھوٹی بلیوں کا ہے، ان میں سے کوئی بھی دھاڑ نہیں سکتی۔ اس گروپ میں پوما، لی نیکس، چیتا، جنگلی بلی اور تمام گھریلو بلیاں شامل ہیں۔

افریقی چھوٹی بلیوں میں ایک بلی مصری یا کا فربلی کہلاتی ہے۔ یہی بلی غالباً گھریلو بلیوں کی مورثِ اعلیٰ ہے۔ قدیم مصری کا فربلی کو سدھاتے تھے اور بعد میں اس کو دوسرے ممالک میں متعارف کیا بشمول یورپ کے کچھ حصے۔ یورپ میں کا فربلی کی پرورش وہاں کی جنگلی بلی کے ساتھ ہوئی۔ بعد ازاں یورپی گھریلو بلی تمام دنیا میں عام ہو گئی۔

لو قسم کی گھریلو بلیاں ہوتی ہیں جن میں سب سے معروف چھوٹے بالوں والی گھریلو بلی ہے جو کسی خاص نسل کی نہیں ہوتی لیکن ان میں نمایاں بلیاں آٹھ قسم کی ہیں۔ ان میں دو بلیاں لمبے بالوں والی ہیں، ایرانی اور ہمالیائی بلیاں۔ چھ ان میں چھوٹے

بالوں والی ہیں۔ ان میں برمی اور سیامی بلیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

یورپی جنگلی بلیاں اب بھی شمالی اسکاچستان میں پائی جاتی ہیں لیکن انگلستان، ویلز اور آئرلینڈ میں نہیں جنگلی بلی گھریلو بلی کے ساتھ افزائش نسل کے عمل کو جاری رکھے ہوئے ہے لیکن ان کی اولاد جنگلی بلی سے زیادہ مشابہ ہے لیکن ان کی دم مخلوط النسل مبالغہ آمیز ہے۔ ان کی دم نکیلی ہوتی ہے۔ جبکہ جنگلی بلی کی دم سیدھی اور گھنی۔

اسکاچستانی جنگلی بلی پہاڑوں اور جنگلوں میں رہتی ہے۔ جہاں وہ چوہے، خرگوش اور دوسرے چھوٹے جانوروں سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے۔ یہ درختوں کی جڑوں اور پہاڑی کونے کھدروں میں رہتی ہے۔ بلی کے بچے موسم بہار اور موسم گرما میں پیدا ہوتے ہیں۔ جنگلی بلی کی کھوپڑی چوڑی ہوتی ہے، کھڑے کھڑے کان، گھنی دم، نمایاں کالے نشانوں کے ساتھ۔ یہ خونخوار جانور کے طور پر مشہور ہے لیکن آدمی سے ہمیشہ خوفزدہ رہتی ہے۔

مآخذ

(1) The Look it up Book of Mammals by Patricia Lauber, published Collins, London, 1970 p. 69

(2) Ibid pp 48-49

(3) Birds of the World by Oliver L. Austin published by THE HAMLYN, London, 1971 pp 92-95

(4) Encyclopaedia Britanica, ed. 1953 vol. 11 page 274

(5) Book of Mammals pp 12-13, 35

(6) Ency Brit vol. 15 p 852

(7) Book of Mammals, p 29

(8) Birds of the World, 1971 pp 243-244

(9) Book of Mammals, Collins, London, 1920, pp 52-53, III

(10) Ibid pp 131-132

(11) Ibid pp 68, 120

۱۲۔ حیوانات قرآنی، عبدالماجد دریاآبادی، مکتبہ اندوۃ المعارف، بنارس، جون ۱۹۰۰ء، ص ۵، ۱۵، ۳۷، ۹۶، ۱۱۵

(13) Birds of the World, pp 83-84

(14) Ibid pp 92, 95

(15) Book of Mammals p 233

(16) Ibid pp 236-240 اور حیوانات قرآنی ص ۴۳، ۴۴

(17) Birds of the World pp 263, 264

۱۸۔ فرہنگ آصفیہ ج ۲ ص ۲۹۳ طبع ۱۹۰۸ء

۱۹۔ نوراللغات کراچی، ج ۲ ص ۲۱۲، جنرل پبلشنگ ہاؤس، کراچی اور فرہنگ آصفیہ ج ۱ ص ۵۰۷

(20) Birds of the World p 80

(21) Zoo Ways and Whys, by T.H. Gillespie, Herbert Jenkenis Ltd, London, 1930 pp 57-66

۲۲۔ حیوانات قرآنی ص ۸۵، ۱۵۶

(23) Birds of the World p 141-145

(24) Ibid pp 92-95

(25) Ibid pp 271-275

(26) Ibid pp 92-95, 215

(27) Ency. Brit vol. 21 p 630, ed 1955

(28) Ibid vol, 21, p 170 ed 1959

(29) Birds of the World pp 64-71

(30) Ibid pp 141-145

۳۱۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ج ۱۷، ص ۷۷۰، طبع ۱۹۵۹ء، نور اللغات ج ۴ ص ۸۷۵-۶

۳۲۔ لغات کشوری ص ۳۲۸، سولھویں بار، مطبع نولکشور، لکھنو

۳۳۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا طبع ۵۳ء، ج ۱۳، ص ۸۶۶

(34) Book of Mammals pp 45-46 اور حیوانات قرآنی ص ۱۲۸

(35) Animal Encyclopaedia, Octopus Books Ltd, London, 1980 p 319

(34) Ibid, p 329

(37) Birds of the World pp 115-117

۳۸۔ حیوانات قرآنی ص ۳۴

۳۹۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ج ۱۰، ص ۴۴، طبع ۵۳ء

(40) Birds of the World pp 150-154

(41) Animal Encyclopaedia pp 261-263 حیوانات قرآنی

(42) Birds of the World pp 20-22

۴۳۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ج ۱۵ ص ۹۴۲-۳ طبع ۵۹ء، اور حیوانات قرآنی ص ۳۱

(44) Book of Mammals pp 43-44 اور حیوانات قرآنی ص ۵۰

۴۵ ۔ حیوانات قرآنی ص ۲۹

۴۶ ۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ج ۲۰ ص ۱۳۷ طبع ۵۳ء

(47) Book of Mammals pp 40-41

(48) Animal Encyclopaedia pp 250-258

(49) Book of Mammals pp 74-76

(50) Ibid pp 321, 322-323

(51) Birds of the World pp 223-226 اور حیوانات قرآنی ص ۱۳۷

(52) Ibid pp 72-73 اور حیوانات قرآنی ص ۱۲۲

(53) Book of Mammals p 32

(54) Birds of the World pp 92-95

(55) Zoo ways and Whys pp 172-177

(56) Birds of the World pp 156-159

(57) Book of Mammals pp 30-31

ترے ہنگاموں کی تاثیر پھیلی بن میں
بے زبانوں میں بھی پیدا ہے مذاقِ گفتار